



مقامِ عالیہ کے محققین
مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی
مفتی کتب خانہ محمد معاذ خان
مقامِ عالیہ کے محققین
مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

عین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی
مفتی کتب خانہ محمد معاذ خان

بیت الاحیاء



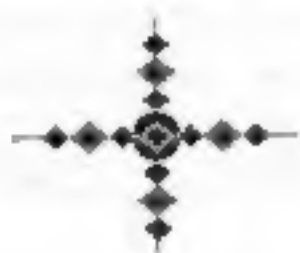
ناشر

بیت العمار کراچی

0333-3136872

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاضی

دارالافتاح جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

بیت العمارت کراچی

0333-3136872

طاہر یونس کے علوم کا احسان
دینی و ملی کتابوں کا عظیم مرکز لئبریریہ مفتی
حقی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نکالی کیلئے ایک مفید ترین
لائبریری مفتی

جَنَہِ حَقُّوقِ بَحَقِّ مُؤَلَّفِ مَحْفُوظِ ھِیَہِ

نام کتاب: عیسین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع اول: ۱۳۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بَیْتُ الْعِمَارِ کراچی

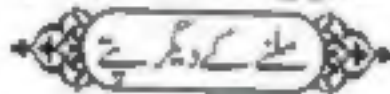
نورانی مسجد گل بازار، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0333-3845224 0302-2205466 0333-3136872

baitulammar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ای میل:



دہلی:

042-37224228

0333-4101085

0321-9233714

0333-8335011

کتبہ رحمانیہ -
انتھاراج پبلشرز -
کتبہ یاسک -
دارالانشور -

کراچی:

0314-2139797

021-34727159

0334-2659744

0324-2855000

021-34856701

021-32729089

0321-8936511

021-35032020

انجمن پبلشرز ماہوری ناگوان -
اسلامی کتب خانہ ماہوری ناگوان -
دارالافتاء ماہوری ناگوان -
دارالافتاء ماہوری ناگوان -
کتبہ اہل حق ماہوری ناگوان -
اسلام پبلیکیشنز ماہوری ناگوان -
کتبہ ماہوری ناگوان -
کتبہ المعارف دارالعلوم کراچی -

کتبہ پاکستان (KPK):

0311-8845717

0336-9731158

0334-8825488

0337-7445290

0312-9430416

0313-8680501

0334-8414660

کتبہ عراقی پبلیکیشنز ماہوری ناگوان -
کتبہ ماہوری ناگوان اکی سروس -
کتبہ کاروانی، بنو -
کتبہ حقایقہ ماہوری ناگوان -
کتبہ محمودیہ، ماہوری ناگوان -
کتبہ الحرفین ماہوری ناگوان -
ماہوری ناگوان -

کراچی:

081-26622631

0333-7434142

کتبہ رشیدیہ، ماہوری ناگوان -
کتبہ ماہوری ناگوان -

Printed By: (KPK)

PASSIONI QUALITY INNOVATION

+92-321-428 3199



فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	
۲۹	حرف آغاز	❁
۳۳	مقدمہ	❁
۳۳	عید	❁
۳۳	عید کا لفظ قرآن مجید میں	❁
۳۶	عیدین کی ابتداء	❁
۳۷	عید الاضحیٰ بڑی عید ہے	❁
۳۸	خوشی منانے کا انداز	❁
۳۹	اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں	❁
۳۹	عید الفطر	❁
۴۰	عیدین کا دن امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہے	❁
۴۲	عید کا دن انعام کا دن ہے	❁
۴۲	عید کا پیغام	❁
۴۳	عید اور جوڑ	❁
۴۵	فرشتوں کی عید	❁
۴۵	جنت میں ایمانداروں کی عید	❁
۴۷	دنیا کی عید کے ایام میں جنت میں بھی عید ہوگی	❁
۴۸	دوسری قوموں کی عید	❁

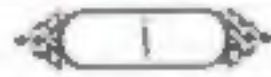


عیدین کے مسائل کا افسانہ پیدیا

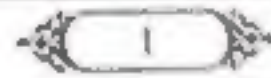




سوال نمبر	عنوان	
۴۹	مسلم اور غیر مسلم کی عیدوں میں فرق	✳
۵۰	مذہبی	✳
۵۱	عید یا عید	✳
۵۲	پانچ وقت کی نمازیں عید کی نماز سے زیادہ اہم ہیں	✳
	کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی وجہ سے صرف ایک دن مبارک	✳
۵۳	ہوا؟	✳
۵۵	گناہ کے دس نقصانات	✳
۵۷	حکایت	✳
۵۹	عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟	✳
۵۹	رمضان میں کھانا کھانا	✳



۶۱	آرامتہ کرے	✳
۶۲	آمدورفت میں راستے کی تبدیلی	✳
۶۲	”آمین“ کہنا خطبہ کا بیہ میں	✳



۶۳	اجرت پر امامت	✳
۶۳	اذان	✳
۶۳	ارواح کا انتظار	✳

میں نے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



صفحہ نمبر	عنوان	
۶۳	اشراق کی نماز	❁
۶۵	امام	❁
۶۶	امام بدعتی ہے	❁
۶۶	امامت پر اجرت	❁
۶۶	امامت دو دفعہ کرنا	❁
۶۷	امام تکبیرات زوائد بھول گیا	❁
۶۸	امام تکبیر بھول جائے	❁
۶۹	امام صاحب کا عید کی نماز مکرر پڑھنا	❁
۶۹	امام کے لئے مکروہ ہے	❁
۷۰	امام نے بے وضو عید کی نماز پڑھا دی	❁
۷۰	امام نے دوسری رکعت میں جھٹی ہوئی تکبیر کہی، اس وقت مقتدیوں	❁
۷۰	نے رکوع کر لیا	❁
۷۰	امام نے رکوع سے سر اٹھالیا	❁
۷۱	انتظار کرنا مقتدیوں کا	❁
۷۱	انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے	❁
۷۱	انعام کا دن	❁
۷۲	انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا	❁
۷۳	اوپرچی چیز پر خطبہ دینا	❁



صفحہ نمبر	عنوان	
۷۳	اہل خانہ کے ساتھ عید گاہ جانا	۱۰
۷۴	ایک سے زائد جگہ عید کی نماز	۱۱
۷۴	ایک شہر میں متعدد عید گاہ	۱۲
۷۴	ایک ہی امام کا دو جگہ عید کی نماز پڑھانا	۱۳

ب

۷۵	بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا	۱۴
۷۵	باہر کا آدمی بھی عید کی نماز پڑھا سکتا ہے	۱۵
۷۵	بچوں کو شرارت سے روکنا خطبہ کے دوران	۱۶
۷۵	بچوں کے ساتھ عید گاہ جانا	۱۷
۷۶	بچے کہاں کھڑے ہوں	۱۸
۷۶	بعد میں نماز میں شریک ہوا	۱۹
۷۶	بقرہ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے	۲۰
۷۶	بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا	۲۱
۷۸	بقرہ عید کے دن کے اعمال	۲۲
۷۸	بقرہ عید میں کچھ کھائے بغیر عید گاہ جانا	۲۳
۷۹	بے وضو پڑھا دی	۲۴

پ

۸۰	پارک میں عید کی نماز پڑھنا	۲۵
----	----------------------------	----

06

میرین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

عالم



صفحہ نمبر	عنوان	
۸۱	پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم	✽
۸۱	پگڑی	✽
۸۱	پہلا کام عید کے دن	✽
۸۱	پہلی رکعت کی تکبیرات زوائد چھوٹ گئیں	✽
۸۲	پہلی رکعت کی تکبیر بھول کر قراءت شروع کر دی	✽
۸۳	پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول جائے تو	✽
۸۳	پیدل جانا	✽



۸۴	تارک عیدین	✽
۸۴	ترجمہ خطبہ	✽
۸۴	تشہد میں شریک ہوا	✽
۸۴	تکبیرات دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے کہہ دیں	✽
۸۵	تکبیرات زوائد بھول جائے	✽
۸۵	تکبیرات زوائد بھول گیا	✽
۸۶	تکبیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں	✽
۸۷	تکبیرات زوائد چھوڑ دیں	✽
۸۷	تکبیرات زوائد رکوع میں	✽
۸۷	تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ	✽

07

میدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا





صفحہ نمبر	عنوان	
۸۸	تکبیرات زائد کے بعد رکوع میں شامل ہوا	۱۰
۸۹	تکبیرات زائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں	۱۰
۸۹	تکبیرات زائد میں ہاتھ چھوڑنا	۱۰
۹۰	تکبیرات عیدین	۱۰
۹۲	تکبیر بھول جائے	۱۰
۹۲	تکبیر تشریق	۱۰
۹۳	تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے	۱۰
۹۳	تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ	۱۰
۹۴	تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا	۱۰
۹۴	تکبیر تشریق پڑھنا عید کی نماز میں	۱۰
۹۴	تکبیر تشریق خطبہ عید میں	۱۰
۹۴	تکبیر تشریق عید کی نماز کے بعد	۱۰
۹۴	تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے	۱۰
۹۵	تکبیر تشریق کہنا بھول گیا عید کی نماز کے بعد	۱۰
۹۵	تکبیر زائد دوسری رکعت میں بھول جائے	۱۰
۹۵	تکبیر زائد میں ہاتھ اٹھانا	۱۰
۹۶	تکبیر زائد کے درمیان وقفہ	۱۰
۹۶	تکبیر کثرت سے پڑھنا خطبہ میں	۱۰

۵۵
مذہب کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا





۹۶	تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ جانا	۱۰
۹۷	تکبیر کہنا خطبہ عید میں	۱۰
۹۸	تکبیر کے بغیر خطبہ	۱۰
۹۹	تکبیر میں ہاتھ اٹھانا	۱۰
۱۰۰	تکبیروں کے درمیان وقفہ	۱۰

ج

۹۹	جماعت	۱۰
۹۹	جمعہ کے دن عید ہو	۱۰
۱۰۰	جنازہ گاہ میں عید کی نماز پڑھنا	۱۰
۱۰۰	جنازے کی نماز پر عید کی نماز مقدم ہے	۱۰
۱۰۰	جہاد کے لئے چندہ کرنا	۱۰
۱۰۰	جیل میں عید کی نماز	۱۰

ج

۱۰۱	چادر	۱۰
۱۰۱	چندہ کرنا	۱۰
۱۰۲	چھت ڈالنا عید گاہ پر	۱۰
۱۰۲	چھ تکبیرات سے زائد کہیں	۱۰





۱۰۳	• جان لڑائے کے عید الاضحیٰ کی نماز
۱۰۳	• لٹا عید کی نماز کے لیے
۱۰۳	• حدیث الحق: وجہ ہے
۱۰۳	• حنفی امام شافعی کو عید کی نماز پڑھنا سنا ہے یا نہیں؟
۱۰۳	• حنفی، شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے

خ

۱۰۵	• خطبوں کے درمیان بیٹھنا
۱۰۵	• خطبوں کے درمیان کا جلسہ
۱۰۵	• خطبہ بلند آواز سے دینا
۱۰۶	• خطبہ پڑھنے کا طریقہ
۱۰۸	• خطبہ ثانیہ میں ہاتھ اٹھ کر ”آمین“ کہنا
۱۰۸	• خطبہ دراز کرنا مکروہ ہے
۱۰۹	• خطبہ دوسرے شخص نے دیا
۱۰۹	• خطبہ سنت ہے
۱۱۰	• خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے
۱۱۰	• خطبہ سے پہلے منبر پر نہ بیٹھے
۱۱۱	• خطبہ عید الاضحیٰ (اولیٰ)



صفحہ نمبر	عنوان	
۱۱۴	خطبہ عید الاضحیٰ (ثانیہ)	۱۵۰
۱۱۴	خطبہ عید الفطر (اولیٰ)	۱۵۱
۱۱۵	خطبہ عید الفطر (ثانیہ)	۱۵۲
۱۱۶	خطبہ عید سے پہلے اقامت نہیں	۱۵۳
۱۱۶	خطبہ عید کا مختصر ہونا چاہیے	۱۵۴
۱۱۶	خطبہ عید کی تکبیرات	۱۵۵
۱۱۸	خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھ لیا	۱۵۶
۱۱۸	خطبہ عید میں تکبیر پڑھنا	۱۵۷
۱۱۸	خطبہ عید میں عصا لینا	۱۵۸
۱۱۸	خطبہ عید نماز سے پہلے پڑھنا	۱۵۹
۱۱۸	خطبہ عیدین کی ابتداء تکبیر سے کرنا	۱۶۰
۱۱۸	خطبہ کا ترجمہ	۱۶۱
۱۱۹	خطبہ کسی ادبچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا	۱۶۲
۱۲۰	خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے	۱۶۳
۱۲۰	خطبہ کھڑے ہو کر دے	۱۶۴
۱۲۱	خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا	۱۶۵
۱۲۲	خطبہ کے درمیان بیان کرنا	۱۶۶
۱۲۲	خطبہ کے دوران بات چیت کرنا	۱۶۷





صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۳	خطبہ کے دوران حاضرین کا درود شریف پڑھنا
۱۲۳	خطبہ کے دوران خاموش بیٹھنے
۱۲۳	خطبہ کے دوران خطیب کو پیسہ دینا
۱۲۳	خطبہ کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا
۲۵	خطبہ کے دوران سونا
۲۵	خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھنا
۱۲۶	خطبہ کے دوران لاشمی ہاتھ میں لینا
۱۲۶	خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا
۱۲۷	خطبہ کے دوران نبی عن المنکر کرنا
۱۲۸	خطبہ کے شروع میں دو مرتبہ الحمد للہ پڑھنا
۱۲۸	خطبہ میں تکبیر پڑھنا بھول گیا
۱۲۸	خطبہ میں بھی الفاظ استعمال کرنا
۱۲۸	خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا
۱۲۹	خطبہ میں کیا بیان کرے
۱۳۰	خطبہ میں لوگوں کی طرف رخ کرنا
۱۳۰	خطبہ میں جواب کا نام لینا
۱۳۱	خطبہ نہ سننا
۱۳۱	خطیب عسا کس بات میں پکڑے

12

میں نے اس سے مسائل کا سا بیانیہ

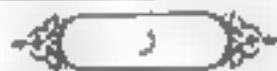
پیش کیا



۱۳۱	خطیب کو خطبہ کے دوران پیسہ دینا	۹۰
۱۳۱	خوشبو	۱۰



۱۳۲	دعا	۱۰
۱۳۵	دعا خاص عید کی	۱۰
۱۳۵	دعا نماز کے بعد ہو یا خطبے کے بعد	۱۰
۱۳۵	دو تکبیروں کے درمیان فاصلہ	۱۰
۱۳۶	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۱۰
۱۳۶	دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنے	۱۰
۱۳۷	دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھ کر دعا کرنا	۱۰
۱۳۸	دوسری رکعت میں تکبیر بھول کر رکوع میں چلا گیا	۱۰
۱۳۸	دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی	۱۰
۱۳۹	دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہہ دیں	۱۰
۱۳۹	دیہات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد	۱۰



۱۳۲	رات عیدین کی	۱۰
۱۳۲	راستہ	۱۰
۱۳۳	راستہ پر بلا سترہ عید کی نماز پڑھنا	۱۰



مذہب و ملت کا دفاع





صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۳	رشتہ داروں کے ساتھ عید گاہ جانا	۱۳۳
۱۳۳	رکوع رو جائے	۱۳۳
۱۳۶	رکوع میں تکبیرات عید	۱۳۶
۱۳۵	رکوع میں شامل ہوا	۱۳۵
۱۳۶	رمضان میں کھانا کھانا	۱۳۶
۱۳۶	رنجش کی بناء پر دوسری عید گاہ بنانا	۱۳۶
۱۳۶	روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا	۱۳۶
۱۳۷	روزہ رکھنا عید کے دن	۱۳۷

ز

۱۳۸	زائد تکبیر کو "زائد" کہنے کی وجہ	۱۳۸
۱۳۸	زیارت قبور	۱۳۸

س

۱۳۸	سترہ	۱۳۸
۱۳۹	سرمہ	۱۳۹
۱۳۹	سلام پھیر دیا مسبوق نے امام کے ساتھ پھر تکبیر تشریق کہی	۱۳۹
۱۵۰	سختیں عید کے دن کی	۱۵۰
۱۵۰	سورۃ	۱۵۰
۱۵۱	سونا خطبہ کے دوران	۱۵۱



عید گاہ کی تیاری





صفحہ نمبر	عنوان	
۱۵۱	ہوٹیاں	
۱۵۱	سوجدہ کا حکم عیدین میں	

ش

۱۵۲	شفعی امام کی اقتداء میں عید کی نماز پڑھنا	
۱۵۲	شریک ہوا نماز شروع ہونے کے بعد	
۱۵۲	شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز	

ص

۱۵۳	صدق فطر ادا کرنا	
۱۵۳	صدقہ کرے	
۱۵۵	صدقہ کی تاکید	
۱۵۶	صف سیدھی ہوتی ہے	
۱۵۷	صفیں سیدھی کرے	

غ

۱۵۸	غصہ کس ہاتھ میں پکڑے	
۱۵۸	غصا لینا خطبہ عید میں	
۱۵۹	عطر	
۱۵۹	غلامہ	
۱۵۹	عورت عید کے دن کیا کرے	



صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۰	عورتوں پر تکبیر تشریق
۶۰	عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں
۱۶۱	عورتوں کا عید گاہ میں جانا
۶۳	عورتوں کے عید کے احکام
۱۶۳	عورتوں کے لیے عید کی نماز میں شریک ہونا
۱۶۵	عید الاضحیٰ کی نماز بے وضو پڑھی تو قربانی کا کیا ہوگا
۱۶۵	عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا
۱۶۶	عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے
۱۶۶	عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے
۱۶۶	عید الاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہو سکتی ہے
۱۶۶	عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا
۱۶۷	عید الاضحیٰ کے دن اول نماز پھر خطبہ
۱۶۷	عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کھانا
۱۶۷	عید الاضحیٰ کہنا
۱۶۷	عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھنا
۱۶۸	عید الفطر کی نماز سے پہلے مجبور و غیرہ کھ کر جانا
۱۶۸	عید الفطر کی نماز مؤخر کرنا
۱۶۹	عید کا جوڑا دینا



ردیف	عنوان	صفحہ نمبر
(۱)	عید کا جھنڈا	۱۶۹
(۲)	عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے	۱۶۹
(۳)	عید کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا	۱۷۰
(۴)	عید کا معنی	۱۷۱
(۵)	عید کا وقت	۱۷۱
(۶)	عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے	۱۷۱
(۷)	عید کی تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ	۱۷۲
(۸)	عید کی تکبیرات کے لئے رکوع سے قیام کی طرف موٹنا	۱۷۲
(۹)	عید کی تیاری	۱۷۲
(۱۰)	عید کی جماعت کے لئے صرف دو آدمی کافی ہیں	۱۷۳
(۱۱)	عید کی خاص دعا	۱۷۳
(۱۲)	عید کی دوسری رکعت میں تکبیر زائد بھول جائے	۱۷۴
(۱۳)	عید کی رات بڑی رات ہے	۱۷۴
(۱۴)	عید کی راتوں میں عورتوں کا مہندی لگانا	۱۷۴
(۱۵)	عید کی مشروعیت	۱۷۴
(۱۶)	عید کی نماز امام صاحب نے دو دفعہ پڑھا دی	۱۷۶
(۱۷)	عید کی نماز انفرادی پڑھنا	۱۷۶
(۱۸)	عید کی نماز ایک جگہ متعدد بار پڑھنا	۱۷۶



۱۷۷	• عید کی نماز باندھنا پڑھنا کی
۱۷۷	• عید کی نماز پڑھنا روزہ اور نماز
۱۷۷	• عید کی نماز پڑھنا کہاں جائز ہے؟
۱۷۸	• عید کی نماز پڑھنے قربانی نہ کرنے والا بھی
۱۷۸	• عید کی نماز پہلے پڑھے پھر خطبہ دے
۱۷۸	• عید کی نماز ترک کرنا
۱۷۸	• عید کی نماز تیسرے دن
۱۷۸	• عید کی نماز جنازے کی نماز پر مقدم ہے
۱۷۹	• عید کی نماز جیل میں
۱۷۹	• عید کی نماز دوبارہ پڑھنا
۱۷۹	• عید کی نماز دو جگہ پر پڑھنا
۱۷۹	• عید کی نماز دو رکعت ہے
۱۸۰	• عید کی نماز دوسرے دن
۱۸۰	• عید کی نماز دیہات میں پڑھنے کے مفاسد
۱۸۰	• عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں
۱۸۰	• عید کی نماز سے پہلے اقامت نہیں
۱۸۰	• عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی اور نماز نہ پڑھے
۱۸۲	• عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا



۱۸۲	• عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا
۱۸۲	• عید کی نماز فوت ہو جائے
۱۸۲	• عید کی نماز کا حکم
۱۸۳	• عید کی نماز کا رکوع رو جائے
۱۸۳	• عید کی نماز کا وقت
۱۸۳	• عید کی نماز کو مؤخر کرنا
۱۸۵	• عید کی نماز کی ایک رکعت نہیں ملی
۱۸۵	• عید کی نماز کی بجائے غسل کی جماعت کرنا
۱۸۶	• عید کی نماز کی جگہ پاک ہو
۱۸۶	• عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے پہلی تکبیر کہے
۱۸۷	• عید کی نماز کی قضا نہیں
۱۸۷	• عید کی نماز کی نیت
۱۸۸	• عید کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق
۱۸۸	• عید کی نماز کے بعد دعا
۱۸۹	• عید کی نماز کے بعد دعا مانگے یا خطبہ کے بعد
۱۸۹	• عید کی نماز کے لیے جانے والوں کو نماز سے روکنا
۱۸۹	• عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے
۱۹۰	• عید کی نماز سے لیے حجرہ کرایہ پر لینا



صفحہ نمبر	مناوان	
۱۹۰	عید کی نماز کیلئے کس وقت نکلنا چاہیے	۱۹۰
۱۹۱	عید کی نماز کے لئے منبر عید گاہ لے جانا	۱۹۱
۱۹۱	عید کی نماز کے واجبات	۱۹۱
۱۹۱	عید کی نماز متعدد جگہوں پر	۱۹۱
۱۹۱	عید کی نماز مسبوق کس طرح پوری کرے	۱۹۱
۱۹۱	عید کی نماز میں تین دفعہ تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑنا	۱۹۱
۱۹۲	عید کی نماز میں حدیث لاحق ہونا	۱۹۲
۱۹۲	عید کی نماز میں سہو جہد نہیں	۱۹۲
۱۹۲	عید کی نماز میں قعدہ میں شریک ہوا	۱۹۲
۱۹۲	عید کی نماز میں کوئی سورت پڑھے	۱۹۲
۱۹۲	عید کی نماز میں وضو ٹوٹ گیا	۱۹۲
۱۹۳	عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا	۱۹۳
۱۹۳	عید کی نماز نہیں ملی	۱۹۳
۱۹۵	عید کی نماز نہیں ہوئی	۱۹۵
۱۹۶	عید کے خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا	۱۹۶
۱۹۶	عید کے دن خوشی کا اظہار کرنا	۱۹۶
۹۷	عید کے دن روزہ رکھنا	۹۷
۱۹۷	عید کے دن زیارت قبور	۱۹۷



سوال نمبر	سوال	نمبر
۱۹۸	عید کے دن سب سے پہلا کام	۱۹۸
۱۹۸	عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟	۱۹۸
۱۹۸	عید کے دن کھانا کھانا	۱۹۸
۱۹۹	عید کے دن قبر کی زیارت کرنا	۱۹۹
۱۹۹	عید کے دن کی سنتیں	۱۹۹
۲۰۰	عید کے دن میت کی ارواح انتظار نہیں کرتیں	۲۰۰
۲۰۱	عید کے دن نوافل	۲۰۱
۲۰۱	عید کے لیے جانے کی فضیلت	۲۰۱
۲۰۲	عید مبارک کہنا	۲۰۲
۲۰۲	عید میلاد النبی	۲۰۲
۲۰۳	عید گاہ آبادی میں آجائے	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ بنانا قبرستان میں	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ پر چھت ڈالنا	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ پیدل جانا	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ تکبیر کہتے ہوئے جانا	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ جانے سے قبل صدقہ فطرا کرنا	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ جانے سے قبل مسنون عمل	۲۰۳
۲۰۳	عید گاہ سے پیدل آنا	۲۰۳



۲۰۵	• عید ۱۰۰ سالے کے وقت تیسری تشریق
۲۰۵	• عید گاہ شہر سے ترقی دور ہو
۲۰۵	• عید گاہ کا وقف ہونا
۲۰۶	• عید گاہ دشت کے زمین پر
۲۰۶	• عید گاہ میں آواز ملا کر تکبیر کہنا
۲۰۷	• عید گاہ میں تکبیر تشریق پڑھنا پڑھنا
۲۰۸	• عید گاہ میں دوبارہ جماعت کرنا
۲۰۸	• عید گاہ میں دوبارہ عید کی نماز پڑھنا
۲۰۸	• عید گاہ میں سترہ
۲۰۸	• عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا
۲۰۹	• عید گاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں
۲۱۰	• عید گاہ میں کھیلنا
۲۱۰	• عید گاہ میں نماز شروع کرنے کے لیے لوگوں کا انتظار کرنا
۲۱۰	• عید میں دوسرا خطبہ چھوڑ دیا
۲۱۰	• عیدی
۲۱۱	• عیدی دینا
۲۱۱	• عیدین کا خطبہ
۲۱۱	• عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے



صفحہ	عنوان
۲۱۱	عیدین کا وقت
۲۱۲	عیدین کی چھ تکبیروں کا ثبوت
۲۱۳	عیدین کی رات
۲۱۴	عیدین کی شرائط
۲۱۵	عیدین کی نماز کا طریقہ
۲۱۸	عیدین کے دن غسل کرنا
۲۱۹	عیدین میں خطبہ کہاں کھڑے ہو کر دے



۲۲۰	غسل کرنا
۲۲۰	غیر مقدس عید گاہ میں پہلے نماز پڑھ لیں



۲۲۱	فاتحہ پڑھنے کے بعد تکبیرات یاد آئیں
۲۲۱	فجر کی قضا
۲۲۲	فجر کی نماز نہیں پڑھی عید کی نماز پڑھ لی



۲۲۳	قبرستان
۲۲۳	قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا
۲۲۴	قبر کی زیارت



ردیف	عنوان
۲۲۳	قرآن بلند آواز سے پڑھے
۲۲۴	قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کھانا
۲۲۵	قربانی کے گوشت سے کھانا
۲۲۵	قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں
۲۲۷	قعدہ میں شریک ہوا
۲۲۷	قیام کی طرف لوٹنا
۲۲۸	قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم

ک

۲۲۹	کھجی
۲۲۹	کھانا کھانا عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے
۲۲۹	کھجور

گ

۲۳۰	گوشت
-----	------

ل

۲۳۱	لاٹھی ہاتھ میں رکھنا خطبہ میں
۲۳۱	لباس

م

۲۳۲	مبارک باد دینا
-----	----------------



۲۳۲	• مبارک باد سے احتیاط
۲۳۳	• متعدد خیموں پر عید کی نماز
۲۳۴	• مختلف مسجدوں میں عید کی نماز
۲۳۵	• مسبوق پر تکبیر تشریق واجب الادب ہے
۲۳۶	• مسبوق عید کی نماز اس طرح پوری کرے
۲۳۷	• مسبوق نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر تکبیر تشریق کی
۲۳۸	• مسجد کا فرش
۲۳۹	• مسجد میں عید کی نماز پڑھنا
۲۴۰	• مسنون عمل عید گاہ جانے سے قبل
۲۴۱	• مصافحہ
۲۴۲	• معائنہ
۲۴۳	• مفادات
۲۴۴	• مقتدی نماز میں اس وقت شامل ہو واجب امام تکبیرات زیادہ کہہ چکا تھا
۲۴۵	• مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا
۲۴۶	• مقتدیوں کا اتنا کرنا
۲۴۷	• ملاقات
۲۴۸	• منبر عید گاہ لے جانا
۲۴۹	• مہندی لگانا



ردیف	عنوان	
۲۳۱	میشی چیز	۱۰
۲۳۱	میدان میں عید کی نماز پڑھنا	۱۰



۲۳۲	نشر کی حالت میں عید گاہ میں آئے	۱۰
۲۳۲	نفل نماز عید کے دن	۱۰
۲۳۲	نماز شروع کرنے کے لیے انتظار کرنا	۱۰
۲۳۲	نماز عید اور جنازہ جمع ہو جائیں	۱۰
۲۳۲	نماز عید دوبارہ پڑھنا	۱۰
۲۳۳	نماز عید دو جگہ پر پڑھنا	۱۰
۲۳۳	نماز عید دوسرے دن	۱۰
۲۳۳	نماز عید سے پہلے تکبیر تشریق پڑھنا	۱۰
۲۳۳	نماز عید کا وقت	۱۰
۲۳۴	نماز عید کا وقت مقرر کرنے کا معیار	۱۰
۲۳۳	نماز عید کو مؤخر کرنا	۱۰
۲۳۳	نماز عید کے بعد تکبیرات تشریق	۱۰
۲۳۵	نماز عید کے بعد دعا مانگنا	۱۰
۲۳۵	نماز عید متعدد جگہوں پر	۱۰
۲۳۵	نماز عید میں بعد میں شریک ہونا	۱۰

28

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم



صفحہ نمبر	عنوان	ردیف
۲۳۶	نماز عید میں سہو کا حکم	(۱۹)
۲۳۶	نماز عید نہیں ملی	(۲۰)
۲۳۶	نماز عید واجب کی نیت سے پڑھے	(۲۱)
۲۳۶	نماز عیدین کے واجبات	(۲۲)
۲۳۶	نمازی خطبہ کے دوران بلند آواز سے تکبیر نہ کہیں	(۲۳)
۲۳۷	نمازیوں کا انتظار کرنا	(۲۴)
۲۳۷	تمکین اشیاء	(۲۵)
۲۳۸	نواب کا نام لینا خطبہ میں	(۲۶)
۲۳۸	نہی عن المنکر کرنا خطبہ کے دوران	(۲۷)
۲۳۸	نیا جوڑا	(۲۸)

۹

۲۳۹	واجبات	(۲۹)
۲۳۹	وضو کے بغیر عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی قربانی کا کیا ہوگا؟	(۳۰)
۲۵۰	وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھادی	(۳۱)
۲۵۱	وضو نہیں اور عید کی نماز شروع ہوگئی	(۳۲)
۲۵۱	وقفہ عیدین کی تکبیروں کے درمیان	(۳۳)

۱۰

۲۵۲	ہاتھ اٹھانا تکبیر زدائے میں	(۳۴)
-----	-----------------------------	------



ردیف	عنوان	
۱۵۲	ہر محلہ میں الگ الگ عید کی نماز	۱۵۲
۱۵۳	ہوائی جہاز میں عید کی نماز کا حکم	۱۵۳



تقریریں سے مشاعرہ لکھنا سیکھو پیریا





حرف آغاز

عید الفطر:

رمضان المبارک کا برکت والا مہینہ آتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتے ہیں، اور نیک اعمال کا جذبہ اور شوق عطا فرماتے ہیں پورا مہینہ ہم روزے رکھتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پانچ وقت کی نمازیں اور بیس رکعات تراویح کی نماز جماعت سے اخلاص کے ساتھ ثواب کی نیت سے پڑھتے ہیں، قہر کی نماز بھی آسانی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، اور صدقہ خیرات بھی دل شمول کر کرتے ہیں، زکوٰۃ اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے ہیں، غریبوں کا تعاون بھی کرتے ہیں، اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی شکر بھی ادا کرتے ہیں، اور نثری ہوئی زندگی میں ہم سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتے ہیں، اور رحمت، مغفرت اور جہنم سے خدائی کا پر دانہ لے کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں اور جنت جیسی عظیم نعمت والی جگہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، یہ ساری ایسی نعمتیں ہیں جن کی کوئی مثال اور متبادل نہیں ہے، اور یہ اتنی بڑی خوشی ہے اس سے بڑھ کر خوشی دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے تو یہ عید ہے، اس لئے رمضان کا مبارک مہینہ گزر جانے کے بعد شوال کا پہلا دن عید کا دن ہوتا ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ میں حاضر ہوتے ہیں، اور عید کی نماز کی نیت سے دو رکعت نماز شکرانہ کے طور پر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا "وَلْتَكْسِرُوا لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ



وَلَعَدَّكُمْ نَشْكُرُونَ" (اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کر، اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کا راستہ دکھایا، اور تاکہ تم شکر ادا کرو)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وَلَعَدَّكُمْ نَشْكُرُونَ" سے عید کی تکبیرات زوائد اور "لَعَدَّكُمْ نَشْكُرُونَ" سے عید کی نماز کے حکم کو نکالا ہے، پھر تکبیرات زوائد کو عید کی نماز میں شامل فرمایا، اور عملی طور پر سمجھایا کہ رمضان المبارک کے ختم پر دو رکعت شکرانہ کی نماز ادا کرنا لازم ہے، اور اس نماز میں خاص طور پر اللہ اکبر کا اضافہ کیا، پہلی رکعت میں تین تکبیرات اور دوسری رکعت میں تین تکبیرات کا اضافہ کیا، یہ چھ زوائد تکبیریں واجب ہیں، اور جب گھر سے عید کی نماز کے لئے آئے تو بھی تکبیر کہتا ہوا آئے، یہ تکبیر کہنا سنت ہے۔

عید الاضحیٰ:

عرفات کے میدان میں اسلام کا عظیم رکن حج کا نچوڑ وقوف عرفہ مکمل ہوتا ہے، عرفات کے میدان میں اتنے لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے کہ پورے سال میں کسی اور دن اتنے لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی۔

عرفات کے دن اللہ کا دشمن، اللہ کے رسول کا دشمن، تمام ایماندار مسلمانوں کا دشمن، جنت کا دشمن، نیکوں کا دشمن، گمراہوں کا سربراہ دجال کا دوست، فتنہ و فساد کی جزا، قتل و قتل کا بازار گرم کرنے والا، میاں بیوی کے درمیان اختلاف اور جھگڑا کرانے والا، بے پردگی عریانی، انار کی فحاشی، مادر پدر آزادی، روشن خیالی، سود، رشوت و دھوکہ فریب اور جھوٹ وغیرہ کو فروغ دینے والا، بنی آدم کو جہنم کی آگ میں ڈال کر جلانے کی فکر اور سازش کرنے والا بدنام زمانہ شیطان ابلیس ملعون اتنا ذلیل و خوار ہوتا ہے اس جیسا ذلیل و خوار پورے سال میں کسی اور دن نہیں ہوتا ہے، وہ روتا



ہے، پریشان ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عام مغفرت اور پورے سال کی محنت کو ضائع ہوتا دیکھ کر غم کے مارے پکھل کر بالکل کمزور مرل ہو جاتا ہے، جس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اتنی عام بارش ہوتی ہے، اس دن کی عبادت مکمل ہونے کے بعد شکرانہ کے طور پر اجتماعی طور پر دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قربانی کا حکم دیا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "فصل لربک و اسحر" البتہ تاج کرام پر عید کی نماز واجب نہیں ہے تاکہ حج کا بقیہ کام انجام دینے میں مشقت نہ ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف لہو لعب، کھیل کود نہیں بن سکتا تھا بلکہ ملت ابراہیمی کے شعائر اور مذہبی نشانوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سر بلندی اور طاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ خوشی کی انتہا یہی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقہ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور بہمدردی کا اظہار کرے۔ (حجۃ اللہ الباقی، ج ۲، ص ۳۰)

غرض کہ عید الفطر اور عید الفصحی کی نماز شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں میں رہنے والے عاقل و باغ مردوں پر واجب ہے، اور یہ عید الفطر چونکہ سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے اس لئے اس کے مسائل عام طور پر ذہن میں موجود نہیں ہوتے، اور ضروری مسائل یکجا موجود نہ ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مراجعت کرنا آسان بھی نہیں ہوتا اس لئے بندہ نے عیدین کے ضروری مسائل کو حروفِ جمعی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو، اور کم وقت میں مطلوبہ مسئلہ تک پہنچنا آسان ہو۔



آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جن کی محنت اور تعاون اس کتاب کی تیاری میں شامل رہا ہے، خاص طور پر مفتی نجم الاسلام صاحب، اور مفتی یوسف انور صاحب اور مفتی ولی اللہ حسین صاحب کا جو خرچ کے کام میں شامل رہے، اور مفتی ذوالقرنین صاحب کا جنہوں نے کمپوزنگ کا کام انجام دیا، اور عزیز موصوفی محمد مرزوق انعام کا جنہوں نے پوری کتاب کی سیٹنگ کی، اور مفتی حمزہ منصور کا جو پروف ریڈنگ کے کام میں شریک رہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی کوشش اور خدمات کو قبول فرمائے اور سب کو جز عظیم عطا فرمائے، اور آخرت میں نجات اور عید کا ذریعہ بنائے اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول ہو، دنیا میں ہدایت کا وسیلہ ہو اور آخرت میں صدقہ جاریہ اور کامیابی کا ذریعہ ہو۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

اجمعین

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۵۱۴۳۸/۵/۲۵

۲۰۱۷/۲/۲۳ء

32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم



یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا پروردگار ہمارے لئے آسمان سے نعمتیں بھیجے۔
 ایک دسترخوان اتارے؟ یوں ایمان اور اس کی باطنی رزق اور آخری نعمت
 سے اور مادہ خواہ کی رزق اور دنیا کی نعمت ہے۔

اس درخواست کا مطالبہ یہ ہے کہ ہم تو اس قابل نہیں کہ ہمارے لئے آسمان
 سے دسترخوان اتارا جائے یاں یہ ممکن ہے کہ آپ علیہ السلام جیسی برگزیدہ ذات اللہ
 کے دربار میں یہ سال کرے اور قبول ہو جائے تو آپ کے طفیل میں آپ کے خادموں
 اور غلاموں کے سے اپنے عام دستور و عادت کے خلاف آسمان سے مختلف نعمتوں
 سے بھرا ہوا کوئی دسترخوان اتار سکتا ہے اس طرح ہماری یہ آرزو پوری ہو جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی درخواست کے جواب میں کہا کہ اللہ سے
 ڈرو، اگر تم میری نبوت و رسالت پر یقین رکھتے ہو، یعنی تمہارا یہ سوال، اول تو ادب
 کے خلاف ہے، عادت کے خلاف چیزوں کی فرمائش کرنا بھی ادب کے خلاف ہے،
 اس قسم کی فرمائشیں مخالفین اور دشمنوں کا طریقہ ہے۔

مزید یہ کہ اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں میری نبوت اور رسالت
 میں شک ہے، جب ہی تو تم نے مجھ سے اس معجزہ اور خارق عادت کام کی فرمائش کی،
 اس سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم اپنے ایمان کو معجزات اور قدرتی قانون کے خلاف
 خوارق عادت کے مشابہہ پر موقوف رکھنا چاہتے ہو، یہ شک اور تردید کی علامت ہے،
 نیز مجھ کو یہ ڈر ہے کہ وہ دسترخوان تمہارے لئے فتنہ کا سامان نہ بن جائے، ہذا تم اللہ
 سے ڈرو اور ایسی چیز کا سوال نہ کرو جو تمہارے لئے فتنہ کا سبب بنے، اور میری نسبت
 شک میں پڑ کر اپنے ایمان کو متزلزل نہ کرو، حواشی بن بولے ہم آپ پر پورا ایمان
 رکھتے ہیں اور ہمیں ڈر و برابر شک نہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس دسترخوان میں
 سے کھائیں جو آسمان سے نازل ہو، کیونکہ جو رزق آسمان سے نازل ہوگا وہ سراسر

94

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله



مبارک ہوگا اور اس کے کھانے سے ظاہری اور باطنی شفاء اور صحت حاصل ہوگی، اور اللہ کی عبادت اور اطاعت میں قوت کا ذریعہ بنے گا، دنیا کے رزق سے بخش مرتبہ دل میں معصیت اور گناہ کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، مگر جو رزق آسمان سے نازل ہوگا وہ اس میں تیری اطاعت اور بندگی کا ایسا جوش اور ولولہ پیدا کرے گا کہ ہم کو عبادت اور بندگی میں مانگہ کا ہرنگ بنا دے گا، اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس آسمانی دسترخوان سے کھا کر ہمارے دل مطمئن ہو جائیں، یعنی ہمارے دل ایمان و سکون سے ایسے ہریز ہو جائیں کہ ہمارے ایمان میں شک اور تردد کا امکان ہی ختم ہو جائے، اور آنکھوں سے دیکھ کر حسی طور پر یہ جان لیں کہ آپ نے جنت کی نعمتوں کے بارے میں جو خبریں دی ہیں اس میں آپ نے ہم سے سچ بولا ہے، کہ جنت اور اس کی نعمتیں حق ہیں اور یہ آسمانی دسترخوان جنت کی نعمتوں کا ایک نمونہ ہے، اگرچہ استدلالی اور برہانی طریقہ پر ہمیں آپ کی صداقت کا پہلے ہی سے علم حاصل ہے، مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں ہم استدلالی کے ساتھ علم شہودی اور آنکھوں دیکھا علم بھی حاصل ہو جائے تاکہ کفر، نفاق اور مرتد ہونے کے خطرہ سے ہم نکل جائیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس معجزہ پر گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں کہ ہم بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ ہم نے یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تاکہ جن لوگوں نے یہ معجزہ نہیں دیکھا ان کے سامنے گواہی دیں اور آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کر سکیں، ہمیں تبلیغ اور دعوت کا اجر ملے، اور ان کو ہدایت ملے، عیسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اس درخواست سے ان کی غرض صحیح ہے تو بولے اور یہ دعا کی بار خدا یا! اے ہمارے پروردگار، ہماری ظاہری اور باطنی تربیت کے لئے آسمان سے ایک دسترخوان اتار جو ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید بنے یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہیں اور جو وقت بعد کے زمانے میں آئیں گے سب کے لئے خوشی کا سامان ہو، اور تیرا یہ انعام



صاف سے لے کر خف تک جاری رہے، اور تیری طرف سے ایک نشانی، کہ جنت کی نعمتوں میں شک اور شبہ نہ کر سکیں۔

ترندی، غیرہ میں کربن یا سررضی اللہ عنہ سے حرفوفا اور موقوفہ مروی ہے کہ وہ مائدہ آسمان سے اتر اور اس میں گوشت تھا اور روٹی تھی، اور اس کے متعلق یہ حکم آیا گیا کہ اس میں خبیثت نہ کریں، اور چھپا کر نہ رکھیں اور دوسرے دن کے لئے ذخیرہ نہ کریں، پس جن لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی وہ بندہ اور سور کی صورت اور شکل بنادئے گئے اور تین دن کے بعد وہ ہدک ہو گئے۔

(تفسیر قرطبی تفسیر ہی کثیر (۱۰۰) طرف القرآن کا ماحول ۱۰۲ء ۱۰۳ء ۱۰۴ء ۱۰۵ء)

عیدین کی ابتداء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے، تو مدینے والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی حقیقت کیا ہے؟ (یعنی تمہارے ان تہواروں کہ اصلیت اور تاریخ کیا ہے؟) انہوں نے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے (پس وہی رواج اب تک چل رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا حَيْرًا مَهُمَا يَوْمَ الْأَصْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دئے ہیں، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن (اب یہی تہوار قومی اور مذہبی عید کے دن ہیں) (سنن ابی داؤد ۱۴۳۱)

اس طرح دین اسلام میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی ابتداء ہوئی، نبی کریم ﷺ،

38
بَابُ عِيدِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ
عِيدِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ



صحیہ کرام، تابعین، تابع تابعین اور سمر مجتہدین کے دور میں یہی دو عیدیں تھیں، تیسری اور چوتھی کوئی عید نہیں تھی، قیامت تک مسلمانوں کی عیدیں دو ہی رہیں گی، عید الفطر اور عید الاضحیٰ^(۱)۔

عید الاضحیٰ بڑی عید ہے

بقرہ عید بڑی عید ہے، عید الفطر سے بڑی اور افضل ہے اس میں تباہ کرام کے سب سے مکان اور زمان کی شرافت جمع ہو جاتی ہے، ۱۰ ارذی الحجہ سے پہلے ۹ ارذی الحجہ کو عرفہ کے دن حاجیوں کے لئے عید ہے، اور ۱۰ ارذی الحجہ کے بعد ایام تشریق بھی عید میں شامل ہیں۔ حاجیوں کے لئے یہ تمام ایام عید کے ایام ہیں جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے:

قَالَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْمَحَرِّ وَايَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْمَلٍ وَشَرِّ

چونکہ عرفہ کا دن حاجیوں کے لئے عید کا پہلا دن ہے اور دنیا کا سب سے بڑا مجمع ہے اس لئے تباہ کرام کے لئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے خاص طور پر حجاج کرام میدان عرفات میں اللہ کے مہمان و راتہ سے ملاقات کرنے والے ہیں، نخی اور کریم کے لئے اپنے مہمان کو بھوکا رکھنا مناسب نہیں ہے، یہ وجہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی موجود ہے، چونکہ ان ایام میں دنیا کے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں خاص طور پر بقرہ عید میں اللہ کے مہمان ہیں، اپنی قربانی کے گوشت سے کھاتے ہیں، تباہ کرام بول یا نہ بول دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، قربانی کے گوشت

(۱) عن حمید بن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد ابدلكم بهما خيرا، يوم الفطر (سنن ابی داود ۱۸۱۶) (۱۶۱) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: سعید

37
مذہب اہل بیت علیہم السلام



سے جاتے ہیں، اور ایامِ ربیٰ کی عید میں شامل ہیں، اس لئے ان ایام میں بھی روزہ رخصت ہے۔^۱

خوشی منانے کا انداز

اسلام نے عید کے دن دو رکعت عید کی نماز واجب کر کے مسلمانوں کو واضح طور پر بتا دیا کہ خوشی منانے کا طریقہ کیا ہے، مسلمانوں کے خوشی منانے کا انداز، غیر مسلموں سے نوکھ اور سب سے نرا ہے، مسلمان خوشی سے بے قیود و گرفت نیست، معصیت، اور مستی کا راستہ اختیار نہیں کرتا، بلکہ خوشی میں اپنے رب کی کبریائی کی حمد انہیں بند کرتا ہے۔

30

عیدین کے مسائل کا جامع و مفصل مجموعہ

۱) ولما كان عيد السحر اكبر العیدین وافصلهما ويجتمع فيه شرف المكان والزمان لاهل الموسم كان لهم فيه عباد قبه و بعده ، فقبه يوم عرفة وبعده ايام الشریع ، وكل هذه الاعیاد اعیاد لاهل الاسلام كما في حديث عفة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : يوم عرفة و يوم المحر و اباد الشریع عیدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل و شرب خرج اهل اسی و صحاح الترمذی و لهذا لا یشرع لاهل الموسم صوم يوم عرفة ، لانه اول اعیادهم و اكبر مجامعهم و لقد انظره صلى الله عليه وسلم بعرفة و الناس یظفرون له وروى انه یبوی عن صوم يوم عرفة بعرفة و رو عن سید بن عریبة انه سئل عن النبی عن صوم يوم عرفة بعرفة فقال لا ینهم و رو الله و احیاه و لا یسعی للکرم ان یخرج احیاه

و خدا سعی بر حد فی العیدین و ايام بشری بیتا فان الناس کتبهم فیها فی صیافه الله عز و حل ، لا یسما عبد المحر ، فان الناس یا کفون من لحوم سکتهم ، اهل الموقف و غیرهم و اباد الشریع انه کتبه هی ايام عید بیتا و لهذا بعث انبی صلى الله عليه وسلم من بادی سکتہ ایما اباد اکل و شرب و ذکر الله عز و حل فلا یصوم احد (لطائف المعارف لهما لموسم عید من لطائف لاهل رحب الحسی (ص ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵) الفصل الثانی ، المجلس الثانی فی يوم عرفة مع عبد المحر اعیاد المؤمنین فی لحد ، ط دار الحديث ، القاهرة)
عن عفة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة و يوم النحر و اباد الشریع عیدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل و شرب (سنن الترمذی ۱۰۷۱) ، و اباد الصوم باب ما حرم ، فی کراهة الصوم ايام لشریع ، ط الصیران ، لاهور)



اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں

اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحی، ان دونوں سے ماوا کسی اور دن کو اپنی طرف سے عید منانے کے لئے مقرر کرنا جائز نہیں۔ امام عید الفطر بن احمد بن رجب حنبلی رحمہ اللہ اپنی کتاب "لطائف المعارف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رتمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم کسی مہینے کو عید نہ بناؤ، اور نہ کسی دن کو عید بناؤ، اصل بات یہ ہے کہ شریعت نے جس دین کو عید کا دن بنانے کا حکم دیا ہے، اس دن کے علاوہ کسی اور دن کو عید بنانا شریعت میں جائز نہیں ہے، چنانچہ ان دنوں میں یوم الفطر، یوم الاضحی، ورا یا م تشریق ہیں، یہ سالانہ عیدین ہیں، جبکہ جمعہ کا دن، ہفتہ وار عید کا دن ہے، ان کے علاوہ باقی کسی دن کو عید یا کوئی جشن کا موسم بنانا بدعت ہے، اس کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں۔^(۱)

عید الفطر

پورے سال میں رمضان المبارک کا مہینہ سب سے افضل اور بہتر ہے، اور یہ

(۱) عن معمر عن اس طاؤس عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسعدوا شهرا عيدا ولا تسعدوا يوما عيدا (مصنف عبد الرزاق (۲۹۱/۳)

ومن هذا أنه لا يشرع أن يسعد المسلمون عيدا إلا ما جاء به الشريعة من تسعيد عيدا وهو يوم الفطر ويوم الأضحية وأيام التبريق وهي أعياد العام ويوم الجمعة وهو عيد الأسبوع وما عدا ذلك فالتسعيد عيدا وموسما بدعه لا أصل له في الشريعة (لطائف المعارف ص ۱۳۳) الإمام ابن طوطب للإمام الحافظ ابن رجب الحنبلي (ص ۱۶۵) وطبعة شهر رجب، احکام شهر رجب قبل ما جاء في صلاة الرغائب، ط دار الحديث القاهرة)

عن ابن طاؤس عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسعدوا شهرا عيدا ولا تسعدوا يوما عيدا (مصنف عبد الرزاق (۲۹۱/۳) كتاب الصيام، باب صيام شهر

الحرم، رقم الحديث: ۷۸۵۳، ط مجلس علمي)



عید الفطر اور عید الاضحی





ایک بہت بڑی اور عظیم نعمت ہے، بلکہ بہت ساری نعمتوں کا مجموعہ ہے، اور اس مہینہ میں سب سے زیادہ رمتیں نازل ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے رات دن عبادت کرتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، رات کو اضافی عبادت تراویح پڑھتے ہیں، اور ذکر واذکار رات، تسبیح کل اور درود شریف وغیرہ کا ورد کرتے ہیں، اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک خوشی جو اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔^(۱)

یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک ختم ہوتے ہی اگلے دن عید الفطر کا دن ہوتا ہے، رمضان المبارک میں ہر دن ایک ایک روزہ کا افطار ہوتا ہے، اور اس کی خوشی ہوتی ہے، مگر عید الفطر کے دن پورے مہینے کا افطار ہوتا ہے، اور پورے مہینے کے افطار کی آٹھنی خوشی ہوتی ہے، اس لئے اس کو ”عید الفطر“ کہتے ہیں۔

مہینہ کا دن امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہے

عید الفطر کا دن تمام امت مسلمہ کے لئے عید اور خوشی کا دن ہوتا ہے، کیونکہ اس دن روزہ داروں میں سے جو کبیرہ گناہ کے مرتکب تھے ان کو جہنم سے آزاد کر کے نیک لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل کیا جاتا ہے، اس سے بڑھ کر خوشی کا دن ہر کیا ہو سکتا ہے، اس لئے رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد عید الفطر کا دن آتا ہے۔

(۱) اس میں اس حدیث میں ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرِحَةٌ حِينَ يَنْفُصُ رَحْمَةً حِينَ يُلْقَى رَحْمَةً. (مسند احمد، ۱/۵۹۸) أبواب الصوم، باب ما جاء في فضل شهره، ط: مكتبة المصنف، لاہور۔



اسی طرح بقرہ عید بڑی عید ہے اس سے پہلے ۹ رزی الحج عرفہ کے دن عالم اسلام کے مسلمان ایک عظیم الشان اجتماعی عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے عرفہ کا دن بہت ہی عظیم دن ہے، اس جیسا دن دنیا والوں نے دیکھا ہی نہیں، اس دن سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے، عید کے ان دونوں میں جن لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے واقعی ان کے لئے عید الفطر اور عید الضحی کے دن عید کے دن ہیں، اور جو لوگ بد قسمتی اور بد نصیبی سے ان دونوں دنوں میں اپنے آپ کو جہنم سے آزاد نہ کر سکے ان کے لئے یہ دو دن عید اور خوشی کے دن نہیں، بلکہ وعید اور غمی کے دن ہیں۔^(۱)

41

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

عیدین

یس عید المحب قصد المصلی

وانظار الأمير والسلطان

أما العید ان تكون لدى الله

کریمًا مقربًا فی امان

ترجمہ: عاشق کی عید، عید گاہ کا قصد کرنا اور امیر اور بادشاہ کا انتظار کرنا نہیں،

عید تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا، مقرب بندہ ہو اور امن میں

ہو، ناکامی کا ڈرنہ ہو۔

(۱) (۱) اسم کان يوم الفطر من رمضان عیدًا لجميع الأمة، لأنه تعقی فیہ اهل الکبائر من الصالحین من لیسار، فینحق فیہ المدبون بالابرار، کما ان یوم النحر هو العید الاکبر، لأن فیہ یوم عرفه وهو اليوم الذي لا یرى فیہ یوم من الدنیا اکثر عتقاء من النار مه، فمن اعتق من النار فی الیومین فقد یوم عید، ومن فاته اعتق فی الیومین فله یوم وعید الخ (لطائف المعارف فیما لمواسم العام من المؤلف للإمام الحافظ ابن رجب الحبلی (ص ۲۸۹) المعنی السادس فی وداغ رمضان، حدیث المنبر، ط دار الحدیث القاهرة)



عید کا دن انعام کا دن ہے

عید خود آتی ہے، اور خود جاتی ہے، وگ عید میں یہ نہ کریں، عید منا میں یا نہ
منا میں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوتے ہی شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر آ جاتی
ہے، اپنے ساتھ خیر، خیریت، خوشی، خوشخبری، رحمتیں اور برکتیں لاتی ہے۔ عید منے
کپڑے، نئے زیورات، نئے پردے، نئے قالین، نئے صوفے، نئے جوتے، نئی
گاڑی، نیا مکان، خاص پکوان، ہلکا گلا، شور شراب، اور کھیل کود وغیرہ کا نام نہیں ہے،
عید کا دن، رمضان المبارک کے مہینہ کو اچھی طرح نماز تلاوت، روزہ، تراویح،
عبادت اور صدقہ خیرات کر کے اچھی طرح گزارنے والے خوش قسمت مسلمانوں
کے لئے انعام کا دن ہے، عید کی صبح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سب کی مغفرت کر دی
جاتی ہے، اور انہیں اجر و ثواب عطا فرمایا جاتا ہے، یوں ان لوگوں کے لئے عید کا دن
عید ہو جاتی ہے، اور زمین سے آسمان تک بلکہ آسمان سے عرش تک ان کی عید چمکتی
ہے اور اللہ کی معصوم مخلوق فرشتوں میں ان کے تذکرے ہوتے ہیں۔

اور جو لوگ عید کے دن غلط رسومات، کھیل کود اور گناہوں کے کام میں مبتلا
ہو کر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں، ان کے لئے عید کا دن انعام کا دن
نہیں ہے، بلکہ حسرت اور افسوس کا دن ہے، اللہ تعالیٰ سب کو عبادت اور نیک کام
کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

عید کا پیغام

عید کے بہت سارے پیغامات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں
۱۔ ہر آدمی عید کے دن اپنا محاسبہ کرے، ایک سال کے اپنے اعمال کا جائزہ
لے لے کر اعمال اچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا مندی کا سبب ہیں تو اللہ تعالیٰ کا



شرعاً ہے، اور مزید ہمیں یہ علم بتاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ مال پر ہے، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا سبب ہیں، تواضع کے دربار میں عاجزی، انکساری، ندامت اور توبہ و توبہ کے ساتھ بہت جاتے، وہ تعالیٰ مانگے، اور رحمت کا خواتکار بنے، اور اس سے بچنے کا مہر ہے اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کی توفیق مانگے۔

۲۔ عید کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ خوشی میں نے اباس، اٹھنے بھانے، زیب، زینت، دوست احباب اور رشتہ داروں کے میل ملاقات میں اس قدر رست اور دیوانہ نہ ہو کہ دین و شریعت سب کچھ بھول جائے، اللہ و رسول یاد ہی نہ رہیں، اور ایسے ضرورت مند بھائی وغیرہ یاد ہی نہ رہیں جو اپنی ضرورت، غربت اور مجبوری کی وجہ سے عید کی خوشیوں میں شریک نہیں ہو سکتے، اپنے رب کو یاد رکھیں، اور اپنے بھائیوں کو بھی یاد رکھیں۔

۳۔ عید کے دن ہر آدمی خود غنیمت سے اٹھتا ہے خود غسل کرتا ہے خود کپڑے بدلتا ہے، اور خود خوشبو لگاتا ہے اور خود چل کر عید گاہ جاتا ہے اور اپنی نماز خود پڑھتا ہے، غنیمت سب پر ایک دن ایسا آ رہا ہے کہ نہ خود غسل کر پائے گا نہ خود کپڑے بدل سکے گا، نہ خوشبو لگا سکے گا، نہ خود چل کر جنازہ گاہ تک جاسکے گا، بلکہ سب کچھ زندہ لوگوں پر انجمن و یتیم ہونگا، عید کے دن اس دن کو بھی یاد رکھیں۔

اعید اور جوڑ

اسلام عبادت، اطاعت، وحدت، اخوت بھائی چارگی اور ہمدردی کا مذہب ہے وہ انسانیت کے لئے نجات کا پیغام ہے، دنیا اور آخرت کی کامیابی اور کامرانی کا ضامن ہے، اسلام کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ مساوات اور انصاف کا علمبردار ہے، عرب غم میں، کالے گورے میں، امیر اور فقیر میں، آقا اور غلام میں امتیاز اور فرق کا قائل نہیں ہے، البتہ جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوگا اس کا مقام اللہ کے



نزدیک زیادہ دقت۔

اسلام نے دنیا کے تمام رقبے، سل کے مسلمانوں کو جوڑ کر ایک جسم کے مانند کر دیا، جس طرح پانچ مختلف قسم کی لکڑیوں کو پتیلی نے جوڑ کر ایک سرو یا تپوٹی، بڑی، لمبی اور مختصر میں کوئی فرق نہیں رکھا سب کو ایک جیسا ہی جوڑا ہے، اسی طرح اسلام نے بھی مشرق و مغرب، جنوب و شمال کے مسلمانوں کو ایک ہی دین پر جوڑا ہے، اب جوڑ کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں، کہ محلہ کے لوگوں کو جوڑنے کے لئے پانچ وقت کی نمازوں کو جمعیت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا، پھر چند محلوں اور مختلف علاقوں کو آپس میں جوڑنے کے لئے جمعہ کی نماز کے اجتماع کو لازم کیا اور مسلسل تین جمعہ تک جمعہ کی نماز میں شرکت نہ کرنے کو نفاق کی علامت کہا، اور اس میں جلد از جلد شرکت کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیاں کی، اور بہت سارے عداوتوں اور محلوں کے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے سال میں دو دفعہ عید کی نماز مقرر کی تاکہ سب اس میں اکٹھے ہو جائیں پھر ہر سال پوری دنیا کے مسلمانوں کو جوڑنے کے لئے حج مبارک کے اجتماع کو لازم کر دیا، چنانچہ جب ان اجتماعات میں مسلمان عبادت کرنے کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، تو بادشاہ اور عوام مالک و مملوک، بندہ اور آقا، امیر و غریب، عربی و عجمی، کالے گورے، عالم اور جاہل، بچے اور بوڑھے کی تمام تر تمیزیں اور فرق ختم ہو جاتے ہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز

قبلہ رو ہو کے زمین ہوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

یاد رہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کو منانے کے لئے پانچ وقت کی نماز کی

بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ جوڑ کا مطلب ہے جوڑنا، لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ جوڑ کا مطلب ہے جوڑنا، لیکن یہ غلط فہمی ہے۔



برکت و معبود عید یحییٰ و یحییٰ میں بتو کی طور پر کئے جاتے ہیں۔ تو اس وقت امتداد کی
کی خاص رستہ نارس ہوتی ہے، تاہم وہ فائدہ دیتے ہیں، اور ماہ میں قبول ہوتی ہیں۔
غرض کہ عید کا اجتماع مسلمانوں کے اسی کا منظر ہے، رستہ نارس ہونے کا
درجہ ہے، اور خیر و برکت سے ماہ ماہ ہونے کا عید ہے۔^(۱)

فرشتوں کی عید

روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نصف
شعبان کی رستہ ہوتی ہے، تو اللہ اپنی مخلوق کو جہان کما ہے، مومنوں کو تو بخش دیتا ہے،
کافروں کو تھیل دیتا ہے، اور کینہ رکھنے والوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھتا ہے کہ وہ
کینہ و ترکہ کر دیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس طرح زمین پر مسلمانوں کے لئے عید کے
وہ دن ہیں اسی طرح آسمان پر فرشتوں کے لئے دو راتیں ہیں، شب برأت اور شب
قدر، اور مسلمانوں کے لئے وہ دن عید النضر اور عید النجی ہیں۔ مسلمانوں کی عید دن
میں ہوتی ہے، اور مکہ کی عید رات میں، فرشتے سوتے نہیں ہیں، اس لئے ان کی عید
رات کو ہوتی ہے، اہل ایمان سوتے ہیں اس لئے ان کی عید دن میں ہوتی ہے۔^(۲)

جنت میں ایمانداروں کی عید

ماہ طور پر دو سمجھتے ہیں کہ عید صرف دنیا میں ہے، اور دنیا ختم ہونے کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
۱۔ الدرر النوری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ما کان لیحد النصف من شعبان اطلق اللہ علی
جنتہ منامہ فیکثر السجود و یسبحون و یدبحون و یصلون و یسبحون حتی یدعوا فی ان
یصلوا لکعبی عید لی۔" (مسلسلین یومی عید فی الارض، عید الملائکۃ لیلۃ البراءۃ و لیلۃ
النضر و عید البسمی یوم النضر و یوم الاصلی و عید الملائکۃ باللیل۔ لا ینہ لایامیوم، و عید العزیز
بالنصر لایہم یوم، و عید العزیز طریق الحق، ۱۰۲۰) الفصل فی لیلۃ البراءۃ و ما خصت بہ من
برحمۃ و نکر من غنم و لیلۃ الفصل فی ما یصل فی سبب تسبیح لیلۃ البراءۃ، ط، مکتبہ خاور (لاہور)



یہ سالہ تم ہو جائے گا، پھر بھی عید کا وقت نہیں آئے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ نیا تم
 ہونے کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہو جائے گی، اور میدانِ شہر میں بانٹے ہوئے
 سے لے کر موت تک کے یک ایک لمحہ اور ایک ایک منٹ کا حساب و کتاب دیا دینا
 پڑے گا، اور حساب و کتاب میں جو کامیاب ہوں گے ان کو جنت ملے گی، اور جنت
 میں صرف ایماندار جائیں گے، غیر مسلم، کفار، منافق جنت میں نہیں جائیں گے، غیر
 مسلموں کے ساتھ جنت کا کوئی تعلق نہیں، نہ جنت غیر مسلموں کے لئے ہے، نہ غیر
 مسلم جنت کے لئے ہے جنت صرف اور صرف مسلمان ایمانداروں کے لئے خاص
 ہے، اور غیر مسلم دوزخ کے لئے اور دوزخ غیر مسلموں کے لئے ہے۔

اور جنت کی نعمتوں کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے، دل جو چاہے
 گا، وہ حاضر ہو جائے گا، اس کے لئے محنت، مشقت اور انتظار، صاف بندی اور نکلتا نوکن
 کی ضرورت نہیں ہوگی، دل میں خیال آتے ہی وہ چیز حاضر ہو جائے گی کوئی نعمت
 ایسی نہیں ہوگی جو جنت میں نہیں ہوگی، کوئی خواہش ایسی نہیں ہوگی جو اس میں پوری
 نہیں ہوگی، لیکن ان تمام نعمتوں میں سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا،
 ایمانداروں کو جنت میں جس دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور زیارت ہوگی، اس دن اللہ
 تعالیٰ ایمانداروں کا انتہائی درجہ اکرام کریں گے، اپنی تجلّی سے نوزیں گے اور
 رضامندی اور خوشنودی کا پروانہ بھی دیں گے، اور یہ دیدار صرف اور صرف اپنے فضل
 و کرم سے کرائیں گے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور زیارت کو "زیادۃ" کے
 لفظ سے تعبیر کیا ہے ۝ لَنَدْبِسْ أَحْسَنَ الْحَسَنِ وَرَبَادۃ ۝

اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور دیدار کا دن جنت میں ایمانداروں کے لئے عید کا
 دن ہے، عاشق کو جس دن اپنے محبوب کا قرب حاصل ہوتا ہے، وہ دن اس کے لئے
 عید کا دن ہوتا ہے۔

وَلَنَدْبِسْ أَحْسَنَ الْحَسَنِ وَرَبَادۃ ۝



شاعر کہتا ہے

ان یوم حامعاً شمی بہم داک عید لبس لی عید سواہ
ترجمہ جو دن مجھے ان کے ساتھ لڑایا، وہ دن میرے لئے عید کا دن ہے،
اس دن کے علاوہ کوئی اور دن میرے لئے عید نہیں ہے (یونان، وہ دن محبوب
کے قریب ہونے کا دن ہے) ^(۱)

دنیا کی عید کے ایام میں جنت میں بھی عید ہوگی

مسلمانوں کے لئے دنیا میں جس دن عید ہوتی ہے جنت میں بھی انہی ایام میں
مسلمانوں کے لئے عید ہوگی، جس طرح عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے لئے عید گاہ
میں مسلمان جمع ہوتے تھے، اسی طرح ان ایام میں مسلمان اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے
ایک جگہ پر جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سب کے سامنے ظاہر ہوں گے، اور سب اللہ تعالیٰ
کی زیارت کریں گے، دنیا کے جمعہ کے دن کو جنت میں یوم المزید کہتے ہیں، دنیا کے
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جنت والے جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے جمع
ہوں گے، اور سب اللہ تعالیٰ کی زیارت کر کے عید منائیں گے، اور ان دونوں دنوں میں
مردوں کے ساتھ خواتین بھی شریک ہوں گی، یہ دونوں عیدیں عام جنت والوں کے

(۱) أعياد المؤمنین فی الجنة

وأما أعياد المؤمنین فی الجنة فهي أيام زیار بہم لربہم عزوجل فی درودہ، ویکرمہم
عیادہ مکرمة، ویتحنن لہم ویظرون إلیہ، فلما أعطاهم شینا ہو أحب إلیہم من ذلک، وهو
الربادة التي قال لله تعالیٰ فیہا ۛ للذین أحسنوا الحمی وریادة ۛ لبس للمحب عید سوی
لرب محبوبة

داک عید لبس لی عید سواہ

ان یوم حامعاً شمی بہم

(تعارف المعارف فیما لیس المومنین من الوظائف للإمام الحافظ ابن رجب الحبشی (ص
۳۰۲) لفصل الثانی فی فصل عشر دئی الجنة الخ، المجلس الثانی فی یوم عرفة مع عید
النحر أعياد المؤمنین فی الجنة ط دار الحدیث القاهرة)



دنیا کی عید کے ایام میں جنت میں بھی عید ہوگی





لئے ہیں، البتہ خاص۔ تہ اولوں کی عید ہر روز ہوگی، اور چار۔ تہ تمام مسلمانوں کی عید ہر روز ہوگی۔
تعالیٰ کی زیارت کریں گے، خاص اور قریب لوگوں کے لئے دنیا میں ہر روز عید تہی
جنت میں بھی ہر روز عید ہوگی۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جن دنوں میں بزم اللہ کی بات کی جائے
نہیں کرتا ہے، وہ تمام ایام اس کے لئے عید ہیں، مؤمن جس دن کو بھائی کی بات،
ذکر اور شکر میں گزار دیتا ہے، وہ دن اس کے لئے عید ہے۔^(۱)

دوسری قوموں کی عید

غیر مسلم قومیں اپنے تہوار اور جشن کے دن کھیل کود، فضول بات اور گنہ گار
کام میں گزار دیتی ہیں، مگر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے
دن کو بھی عبادت کا دن بنادیا، چنانچہ رمضان المبارک عبادت میں خیر و خوبی کے
ساتھ گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید عبادتیں مقرر فرمائیں،
ایک تو عید کی نماز، دوسرے صدقہ فطر، نماز سے اللہ کو راضی کیا اور صدقہ فطر سے
غریبوں کی دعا نہیں لیں، روزے کی کمی کی تلافی بھی ہوگئی، اور غریبوں کو خوشی میں
شریک بھی کر لیا، یہ فرق ہے مسلمانوں اور دوسری قوموں کی عید میں۔



۱۔ کل يوم كان للمسلمين عيدا في الدنيا لانه عيد لهم في الجنة . يجتمعون فيه على ربهم
لهم وينحلي لهم فيه . ويوم الجمعة يدعى في الجنة يوم المريد . ويوم الفطر والاصحى .
يجمع اهل الجنة اليهما للزيارة . وروى انه يشارك النساء الرجال فيهما كما كان يشهدون
لعبهم مع الرجال دون الجمعة فهذا اليوم اهل الجنة . فاما حواصم فكل يوم لهم عيد
بأزواجهم كل يوم مرتين بكرة وعشا

لحراس كاست أيام الدنيا كلها لهم أعيادا . فصاروا أيامهم في الآخرة كلها عيدا
لأن الحسن . كل يوم لا يمضي الله فيه فهو عيد . كل يوم بقطعة السور في طاعة
مولاه ذكره وشكره فهو له عيد . الطائف المعارف لاسرحب الحسني (ص ۳۷۲ الفصل
الثاني في يوم عرفة مع عيد الحمر اعياد المؤمنين في الجنة . ط دار الحديث لقاخرة . و (ص
۳۱) المجلس الثاني في يوم عرفة مع عيد الحمر ط دار الكتب العلمية . بيروت)



مسلم اور نبیہ مسلمین میں فرق

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند یہودی مسلمان
ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے قرآن میں ایک ایسی آیت نہ دیکھی ہے جو یہودیوں پر
نازل ہوتی تو وہ اس آیت کے نازل ہونے پر اس میں یہ لکھا ہوتا کہ "ما تات
نہ پوچھا وہ کوئی آیت ہے" تو انہوں نے جواب میں سورہ مدہنی آیت "السد
کملت لکم دینکم" تلاوت کی، آپ نے فرمایا ہاں ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت
کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ دن
ہمارے لئے دوہری عید کا دن تھا، ایک عرفہ، دوسرے جمعہ۔



مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر "معارف
القرآن" میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جواب میں ایک
اسلامی اصول کی طرف بھی اشارہ ہے، جو تمام دنیا کے اقوام و مذاہب میں اسلام ہی
کی طرہ امتیاز ہے، وہ یہ کہ ہر قوم اور مذہب و ملت کے لوگ اپنے خاص خاص تاریخی
واقعات کے دنوں کی یادگاریں مناتے ہیں، اور ان ایام کو ان کے یہاں ایک عید یا
تہوار کی حیثیت حاصل ہوتی ہے، لیکن اسلام نے ان تمام رسوم جاہلیت اور شخصی
یادگاروں کو چھوڑ کر اصول و مقاصد کی یادگاریں قائم کرنے کا اصول بنادیا۔



حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا خطاب دیا گیا اور قرآن میں ان کے
امتحانات اور ان سب میں مکمل کامیابی کو سراہا گیا ہے، لیکن نہ ان کی، نہ ہی ان کے
صحابہ و اولاد کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش یا موت کا دن منایا گیا، مگر ان کے
اعمال میں جو چیزیں دین کے مقاصد سے متعلق تھیں ان کی یادگاروں کو نہ صرف محفوظ
رکھا گیا، بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے دین و مذہب کا جز اور فرض و واجب قرار دیا
گیا، جیسے قربانی، ختنہ، صغائرہ کی سعی وغیرہ۔



یہاں ہر دھرم کے ایسے افعال لی یا ہمارے ہیں، یہاں نے اپنے نہایت
جذبات اور طبعی تہنوں کو اللہ کی رضا دہی کے مقابلے میں چلتے ہوئے اسے اس
میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اپنی محبوب سے محبوب تیرے اللہ کی رضا کے لئے قربان
کر دینا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جواب نے یہ بتا دیا
کہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہماری عیدیں تاریخی واقعات کے تابع نہیں ہیں۔

نہایت

موجودہ زمانے میں بعض لوگ عید کے مقدس اور مبارک دن کو کرمس، ہولی،
دیوالی اور بسنت جیسا کوئی تہوار سمجھے بیٹھے ہیں، ایک مسلمان اور کافر کے درمیان عید
کے دن اور بڑے دن منانے میں واضح فرق ہوتا ہے، غیر مسلم کافروں کے خیال میں
تہوار کا مطلب شہوت، لذت، آزادی، بے راہ روی، انارکی، ماور پیر آزادی، غفلت
، تجشی، فخر، نمائش اور درندگی ہے، وہ اس دن شراب کباب میں اور دل بھر کے گناہ
میں مبتلا ہوتے ہیں، اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کاری سے بھرتے ہیں، اور ان کے
مالدار لوگ اپنے مال و دولت کی نمائش کر کے غریبوں کا دل دکھاتے ہیں اور اپنی
مصنوعی شان بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

غیر مسلم کے ہاں تہوار کے دن عقل، اخلاق اور ہر ضابطے سے آزادی ہوتی
ہے اور وہ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود اس دن ایک ایسے جنگلی اور وحشی جانور
کی طرح ہو جاتے ہیں، جتے پتھر سے تباہ نکال دیا گیا ہو۔

آج کل اکثر لوگوں پر کافروں کے ساتھ دوستی اور صحبت کی وجہ سے اتنا برا اثر
ہوا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے پاکیزہ، برکت اور رحمت والے عید کے دن کو





کافروں کے تہوار جیسا سمجھا گیا ہے، اور عید کے دن مسلمانوں نے باوجود ان تمام کاموں کی نقل اتارنے کی کوشش کرتے ہیں جو کافرا اپنے تہوار میں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

عید یا وعید

عید ایک پر لطف اور مبارک دن ہے، مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ واقعی عید کا دن ہمارے لئے عید ہی کا دن ہے یا وعید کا دن ہے۔

جو لوگ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے سراپا اطاعت گزار بنے رہے، دن میں روزے رکھے اور رات میں تراویح وغیرہ عبادات کرتے رہے، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار، درود شریف اور استغفار کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے، اور ان کے گناہوں کو معاف کر دیا، اور ہر قسم کی روحانی بیماریوں سے دل کو صاف کر دیا، ان کے لئے عید کا دن واقعی عید کا دن ہے۔

اور جو لوگ رمضان المبارک جیسا رحمت اور مغفرت کا عظیم مہینہ ملنے کے باوجود اپنے رب کو راضی نہیں کرتے، توبہ اور گریہ زاری کر کے اپنے گناہوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتے، اور جہنم جیسے خطرناک جیل خانہ سے آزادی کا پروانہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور انتہائی درجہ کی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑتے ہیں، اور اذلی دشمن شیطان ملعون کی پیروی کرتے ہیں، اور اس کے آلہ کار اور نمائندے بنے رہتے ہیں ان کے لئے عید کا دن عید اور خوشی کا دن نہیں ہے، بلکہ وعید کا دن ہے، ہاں اگر یہ لوگ موت سے پہلے پہلے اپنے گناہ اور نافرمانیوں پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے اور اپنے عمل کو درست کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ بے انتہا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔



یادداشتیں نماز سے زیادہ اہم ہیں

میدی نماز واجب ہے اور سال میں صرف دو مرتبہ میدی نماز پڑھنے کا موقع آتا ہے، اور روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، اور فرض کی اہمیت واجب سے بہت زیادہ ہے، اس لیے روزانہ کی پانچ وقت کی نمازوں کی اہمیت میدی نماز سے بہت ہی زیادہ ہے، قیامت کے دن تمام عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوگئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگئی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔^(۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوگی تو وہ کامیاب ہوگا اور نجات مل جائے گی، اور اگر نماز خراب ہوگی تو وہ برباد ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔^(۲)

نماز مومن کی معراج ہے، نماز قبر کی تاریکی دور کرنے کے لئے روشنی ہے، اور آخرت میں کامیاب ہونے کی جہت اور گواہ ہے، بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور منافقوں کے سردار ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے، آدمی خواہ سفر میں ہو خواہ گھر میں ہو،

۱۱۔ عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ما يحاسب به العبد يوم القيمة الصلاة فإن صلح له سائر عمله، وإن فسدت فسد سائر عمله (المعجم الأوسط ۴/ ۵۱۲) باب الألف، من مسند أحمد رقم الحديث ۱۸۸۰، مكتبة المعارف، الرياض، الأولى ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء

۲۱۔ ان أول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله صلاته، فإن صلح فقد اظبح وان فسد فقد حارب (مسند الإمام أحمد رقم الحديث ۹۴۱۱) أبواب الصلاة، باب ما جاء إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، المعبران، (لاهور)



نہ ہو، رشتہ پر ہو، خواہ فضا، اور حال، میں، خواہ گاڑی میں ہو، خواہ جہاز میں، خواہ چاند پر ہو، خواہ مریخ پر، خواہ جنگی میں ہو، خواہ سمندر میں، بیمار ہو یا تندرست ہو، ہر حال میں نماز فرض ہے، یہاں تک کہ مجاہدین جو کافروں سے آٹے سائے لڑتے ہیں، اس حال میں بھی نماز معاف نہیں ہے، اور لڑائی کے دوران نماز ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے، اس کو صلاۃ الخوف کے نام سے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، تب بھی نماز معاف نہیں، اس لئے اس بات کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے، اور اس بات پر خوب غور کرنا چاہیے کہ سال میں صرف دوسرے عید کی نماز پڑھنے سے کام نہیں بنے گا، اور آخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، بلکہ پانچ وقت کی نمازوں کو اپنے اپنے وقتوں پر پابندی سے ادا کرنا ضروری ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور تمام اولیاء کرام نے رکھی، اگر بالغ ہونے کے بعد نماز ادا نہیں کی تو وہ نمازیں ذمہ میں رہ گئی ہیں، جب تک ان نمازوں کی قضا ادا نہیں کریں گے اور تاخیر سے ادا کرنے پر توبہ واستغفار نہیں کریں گے تب تک گناہ معاف نہیں ہوگا، اور دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، نقصان اور خسارہ ہوگا، اس لئے آج زندگی میں تلائی کا وقت ہے تلائی کر لیں، کل موت کے بعد تلائی کی کوئی صورت نہیں ہوگی، کوئی موقع نہیں ملے گا، اور کوئی ساتھ دینے والا نہیں ہوگا، دنیا کی تجارت، کاروبار، کارخانہ کام نہیں آئے گا۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی وجہ سے صرف ایک دن مبارک ہوا؟
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ رحمت اور برکت کا
 دہشت ہے، اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا، بلکہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مشق و محبت اور الفت میں زیادتی اور ترقی کا ذریعہ ہے، لیکن سوچنے کی بات یہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم





ہے۔ امام غزالی، فخر رسل تاجدار مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر سب سے پہلے صاف ایک دن مبارک ہوا کہ اس میں تو جشنِ عید منایا جائے مگر اہل ایمان میں نہ منایا جائے، حالانکہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے صرف وہی دن نہیں بلکہ وہ ہفتہ، وہ مہینہ، وہ سال وہ صدی وہ زمانہ سب مبارک ہیں، لیکن دن منانے کا طریقہ صرف ان قوموں میں بڑی بات ہوئی، جن میں حیرت انگیز کارناموں کے اعتبار سے باکمال افراد کثرت کے چند آدمی ہوں، اسلام میں اگر دن منانے کا سلسلہ شروع کیا جائے تو کوئی دن، دن منانے سے شکی نہیں ہوگا، ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ سے زائد تو صرف انبیاء کرام ہیں، جن میں سے ہر ایک نبی کی پیدائش بلکہ ان کے حیرت انگیز کارناموں کی ایک لمبی چوڑی فہرست ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو دیکھا جائے تو آپ کی زندگی کا کوئی دن بھی ایسے کارناموں سے خالی نہیں ہے، بچپن سے جوانی تک کے وہ تمام کمالات جو سیرت، تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں وہ بے مثال ہیں، یہاں تک کہ پورے عرب نے آپ کو "امین اور صدوق" کا لقب دیا، کیا یہ واقعات اور کمالات ایسے نہیں کہ مسلمان ان کی یادگار منائیں، اسی طرح آپ کے ہزاروں معجزات یا کارمنانے کی چیزیں ہیں، اگر عقیدت اور بصیرت کے ساتھ آپ کی زندگی پر غور کریں تو آپ کی مبارک زندگی کا ہر دن، ہر گھنٹہ، ہر لمحہ یادگار منانے کے قابل ہے، اس لئے صرف ایک دن کو یادگار یا عید منانے کے لئے خاص کرنا اور باقی ایام کو چھوڑ دینا یہ صرف ایک دن کو مبارک سمجھنے اور باقی ایام کو مبارک نہ سمجھنے کے مترادف ہے، اور یہ بہت ہی بڑی زیادتی اور نا انصافی ہے۔

چراں نے بعد اٹھ سے زیادہ صحابہ کرام ہیں، اور ہر صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا زندہ جزو ہے، ان کی ولادت اور ان کے کارنامے اور یادگاروں کا



دن بھی منانا چاہیے، ورنہ نانا انصافی ہوگی۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بڑے بڑے علماء مشائخ اولیاء اللہ، محدثین، مفسرین، مجتہدین، فقہاء کرام، لاکھوں نہیں، بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں، اور سب کے بڑے بڑے کارنامے اور یادگاریں ہیں، ان کے دن کو بطور یادگار نہ منانا نانا انصافی اور ناقدری ہونی چاہیے۔

اور اگر سب کے یادگار دن منائیں جائیں تو پورے سال میں ایک دن بھی یادگار منانے سے خالی نہیں ہوگا، بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ ہر دن کے ہر گھنٹے میں ایک سے زائد یادگاریں اور ایک سے زائد عیدیں منانی پڑیں گی، تو یہ امت نہ عبادت کر سکے گی اور نہ کوئی ضروری کام کر سکے گی، صرف یادگار اور عیدیں مناتے ہوئے پوری زندگی گزر جائے گی، تو زندگی کا اصل مقصد حاصل نہیں ہوگا، اور موت آجائے گی، اور موت کی تیاری کا بھی وقت نہیں ملے گا، اس لئے دن منانے میں کیا قباحت ہے، اور کیا نقصان ہے، اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

گناہ کے دس نقصانات

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رمضان المبارک کا مہینہ، جمعہ کا دن، اور عرفہ کے روز اور ان کی راتیں، شب قدر اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اور ان کی راتوں کو بڑی فضیلت بخشی ہے، ان اوقات کو خاص خاص عبادتوں سے مخصوص فرمایا ہے، اور عبادات کا ثواب، رحمت کا نزول بھی زیادہ مقرر فرمایا ہے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا ہے، اس لئے ان اوقات کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت اور اطاعت میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور ان اوقات کی حرمت اور اہمیت کو اچھی طرح پہچاننا چاہیے، ان مبارک دنوں اور راتوں کو طرح طرح کے گناہ معصیت اور نافرمانیوں میں گزار کر ضائع اور برباد کر دینا یقیناً بہت بڑا



نقصان ہے، اپنے لوگ نہتہ اور درنا ب مذاہب نے تقویٰ سے ہیں۔

اس لیے ایمانداروں پر لازم ہے کہ ان عظمت اور رحمت والے اوقات کی تعظیم کریں تاکہ اللہ کے نزدیک عزت والے بنیں، اور ان اوقات کی تعظیم یہ ہے کہ ان میں نیک اعمال کی زیادتی کی جائے، اور اگر نیک اعمال کرنے سے عاجز ہیں تو کم از کم حرام اور مکروہ کاموں سے احتراز کریں، بدعات، تمام خرافات، تمام نازیبا اور ممنوعات اور بری باتوں کو ترک کر دیں، لیکن موجودہ دور کے الشراؤکوں نے ان بڑے بڑے دن اور بڑی بڑی راتوں کی قدر نہیں کی اور ان سے فائدہ نہیں اٹھایا، جنت کے حصول کو یقینی نہیں بنایا بلکہ عیدین کے ایام اور ان کی راتوں میں ابواب، تاشا گانے، موسیقی، بھرے وغیرہ طرح طرح کے گناہوں سے تھوڑی دیر کے لئے لذت حاصل کرتے ہیں، بعض تو خود یہ گناہ کرتے ہیں، اور بعض صرف تماشائی ہوتے ہیں۔ حالانکہ گناہ کے بعد گناہ کی لذت ختم ہو جاتی ہے، لیکن گناہ ساتھ رہتا ہے، قبر میں بھی عذاب کا سبب بنتا ہے، اور میدانِ حشر میں بھی تختی کا، یہاں تک کہ گناہ، گناہگار کو جہنم میں لے جا کر دم لیتا ہے، اور عبادت میں مشقت ہوتی ہے، لیکن عبادت کے بعد مشقت ختم ہو جاتی ہے، اور عبادت کا ثواب ساتھ باقی رہتا ہے، قبر میں بھی، میدانِ حشر میں بھی، یہاں تک کہ ثواب نیک عمل کرنے والے کو جنت میں داخل کر کے دم لیتا ہے۔

امامہ فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ نے تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ ایک گناہ کے دس نقصانات ہیں:

۱۔ اپنے خالق کو اس کے حکم کے خلاف کر کے ناراض کرنا۔

۲۔ الیس لو خوش کرنا جو خود اس کا اور اللہ کا دشمن ہے۔

۳۔ جنت سے دور ہو جانا۔



۴۔ جہنم کے قریب اور نزدیک ہو جانا۔

۵۔ اپنی جان پر ظلم کرنا جو اپنے جسم میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۶۔ اپنی جان کو ناپاک کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے پاک پیدا کیا ہے۔

۷۔ محافظ فرشتوں کو ایذا دینا جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، ایذا نہیں دیتے۔

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں غمگین اور پریشان کرنا۔

۹۔ زمین اور رات دن کو اپنے گناہ اور برائی پر گواہ بنانا۔

۱۰۔ تمام مخلوق کے ساتھ خیانت کرنا، کیونکہ گناہوں کی شامت کی وجہ سے

ہارن کم ہوتی ہے۔

جب صرف ایک گناہ کرنے والے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو
ذمہ طور پر عید کے ان مبارک دنوں میں طرح طرح کے گناہ کرتا رہتا ہے، حالانکہ
غلا حضرت منبروں پر وعظ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

عید اس کی نہیں ہے جو نئے کپڑے پہن لے، عید تو اس کی ہے جو وعید سے
بچ رہے، عید اس کی نہیں جو خوشبو میں بے، عید تو اس کی ہے جو توبہ کر کے دوبارہ
گناہ کی طرف نہ لوٹے، عید اس کی نہیں جو دنیا کی زینت سے آراستہ ہو، بلکہ عید تو اسی
کی ہے جو توبہ شریعتی کو اپنے ساتھ لے لے، عید اس کی نہیں جو اونٹنیوں پر سوار ہو، بلکہ
عید تو اسی کی ہے جس نے گناہ چھوڑ دیا، عید اس کی نہیں جو فرش پر بہترین چادر
پٹھائے، بلکہ عید تو اسی کی ہے جو ہل صراط سے صحیح سلامت گزر جائے۔^(۱)

حکایت

بعض مارتوں سے حکایت ہے کہ عید کے دن ایک قوم پران کا گزر رہا جو کہیں

۱۔ بحسب الواحۃ عشر اشیاء من الضرر علی ما ذکرہ الفقہ ابو اللیث فی تہ العالی
لازل اسماطہ حلقہ بمخالفة امرہ۔ الذی نمرج ابلس الذی ہو عدوہ و عدو اللہ تعالی
الثالث بعد من الجہ، والرابع فریہ من جہم، والخاص حفاء من هو احب الیہ وهو نعمہ،



رہے تھے اور ہنس رہے تھے تو اس عارف نے کہا کہ اگر ان کی امید قبول ہوئی تو ان پر شکر ادا کرنا لازم ہے اور یہ بھیل کو دماغ مستی شکر گزاروں کا کام نہیں۔

اور اگر ان کی عید قبول نہیں ہوئی تو ان پر اللہ سے ڈرنا اور خوف کرنا لازم ہے، اور یہ کھیل کود اور مذاق مستی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا کام نہیں۔^(۱)

= والسادس نحسب معه التي جمعها الله تعالى طاهرة. والسابع إيداء الحفظة الذي لا يودعه. والثامن احراق النبي صلى الله عليه وسلم في قبره. والتاسع إشفاد الأرض والليل والنهار على نفسه. والعاشر خيانه لجميع الخلائق لأن المطر يقل بالذهب فإذا كان حال من فعل سبعة واحدة هذا فإذا يكون حال من يفعل قوماً من المينات؟ لا سيما في هذه الأيام المباركات مع أن الخطباء ينادون على الصابر ويقولون

لجس العيد لمن لبس الجديد إنما العيد لمن لبس أمي الوعيد

ثيس العبد لم يـ تخـر بالمرء
إنما العبد لثائب الذي لا يعود

ليس العهد لمن تربيته اللهها إنما العهد لمن تزود بهاد التقوى

لبي العهد لمن ركب الخطايا انما العهد لمن ترك الخطايا

ليس العبد لمن يسطر البساط إنما العبد لمن حاور الصراط

١٠٣٣

٢٦٢، ٢٦١) المجلس الثاني والثلاثون في بيان صدقة الفطر وأحكام العيدين، وبيان
البدع فيه، ط: سهيل الكيخمي (لاهور)

١٥ وان الميتة واحدة. ولكن لها عشر من العيوب اولها ان الصدا اذا عمل ميتة فقد اسخط خالقها على نفسه. وهو قادر عليه في كل وقت. والثاني انه فرح من هو أبغض إليه. وهو إبليس عدو الله وعدوه. والثالث تباعده من أحسن المواضع وهو الجنة. والرابع تفرقه الى شر المواضع وهو جهنم. والخامس انه جفاء من هو أحب إليه وهي نفسه. والسادس يحس نفسه وقد حلقها الله ظاهرة. والسابع أدى أصحابه الذين لا يوردونه وهم الحفظة. والثامن أحرى السي ملئ الله عليه وسلم في قبره. والتاسع اشهد على نفسه الليل والنهار واداهم بذلك وأحرهم. والعاشر انه حار جميع الخلائق من الاعميين وغيرهم

فإنما خيانة الأديس فإنه لو كان لأحد عده شهادة ، فإنه لا تقبل شهادته لأجل دبه
فيطلب حق صاحبه لأجل دبه وإن الخيانة لجميع الخلائق . فإنه يعل الحظر إذا أدب فكان في
ذلك خيانة لجميع الخلائق ، إياك والدب فإن في الدب هذه العيوب وفي ذلك كنه ظلم
نفسه بمحبة (نبي القائلين باحاديث الآباء والمرسلين للمسلمين) (ص ٢٠١) ٢٤٠
غالب عاجاء في الدروب . ط مكتبة رشيد كوند

(١) وقد حكى عن بعض العرب أن في يوم العيد يقوم بالعبور ويضحكون =



عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟

عید کے دن یہ فکر ہونی چاہیے کہ ہمارے رمضان المبارک کے روزے، تراویح، تلاوت، عبادات اور صدقہ خیرات قبول ہو جائے، ہماری کمی کوتاہی کی وجہ سے رد نہ ہو جائے، حضرت جبریل بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے "تقبل اللہ منکم" اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔^(۱)

رمضان میں کھانا کھانا

حضرت امام حماد رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز پانچ سو افراد کو کھانا کھاتے تھے، اور عید کے دن ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا اور ایک ایک سو درہم عنایت کرتے۔^(۲)

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

قال ان كان قد تقبل من هؤلاء لزمهم ان يشكروا وليس هذا فعل الشاكرين. وان كان لم تقبل منهم لزمهم ان يخطئوا وليس هذا فعل الخائفين (مجالس الأبرار (ص ۲۶۳) المجلس الثاني (اللاحق) في بيان صدقة الفطر وأحكام العيدين، وبيان البدع فيه، ط: سهيل اكيثمي لاهور)

(۱) دليل الحافظ في الفتح وروينا في المعاملات بإسناد حسن عن جبريل بن نفير قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انفكوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنك (فتح الباري (۴/۳۳۶) باب سنة العيدين لأهل الإسلام - ط: دار المعرفة، بيروت)

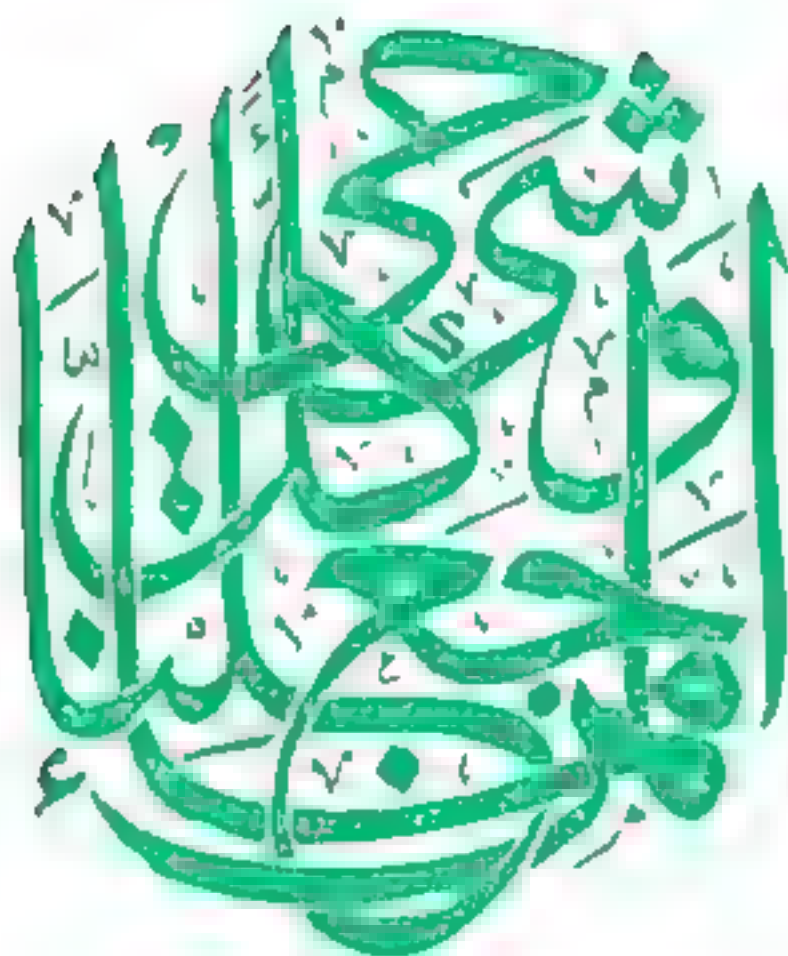
(۲) وقال احمد بن عبد الله المعجلي كان أفقه أصحاب إبراهيم وكانت رتبته عشرة مائة وهو يحدث ابنا أن حمادا كان ذا دية متبعة، وأنه كان يفطر في شهر رمضان خمس مائة دينار، وأنه كان يعطيهم بعد العيد لكل واحد مائة درهم. (سير أعلام النبلاء (۵/۲۳۳) حماد بن أبي سليمان مسلم الكوفي، الطبعة الثالثة، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

وعن الصلست بن بسطام، قال وكان يفطر كل يوم في رمضان خمسين إنساناً، فإذا كان ليلة الفطر، كما هم ثوباً ثوباً (سير أعلام النبلاء (۵/۲۳۳) حماد بن أبي سليمان مسلم الكوفي، الطبعة الثالثة، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة)



پیش کشی: خانہٴ کتب و تحقیقات اسلامیہ







آراستہ کرے

عید الفطر میں عید کی نماز سے پہلے ناخن کاٹ کر اور بال، نینہ دینا، اور شال پچھل دور کر کے اپنے آپ کو آراستہ پیراستہ کریں۔

اور عید الاضحیٰ میں ناخن اور بال وغیرہ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد

کاٹیں۔^(۱)

(۱) المستحب التطيب و اظهار النعمة والمساواة ، و ذكر السروجي عن الحواضر قال بحضرة بعد العجر فان فعل قبله أجره و يتطيب بإزالة الشعر و قلم الاظفار و من الطيب (حلی کبیر (ص ۵۶۶) فصل فی صلوة العید ، ط سہیل اکیڈمی لاہور)

۲۷ الترمذی مع الرد (۱۶۸/۴) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط سعید

۲۸ البحر الرائق ، (۱۵۸/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط سعید

۲۹ فی المصنوعات عن ابن المبارک فی تلطیم الاظفار و حلق الرأس فی العشر قال لا تحرم السنة ، وقد ورد ذکک فلا یجب التأخیر و ما ورد فی صحیح مسلم قال رسول اللہ ﷺ دا دخل العشر و اراد بعصکم ان یضحی فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا فهذا محمول علی الذب عن الحرب (حلی کبیر (ص ۵۷۳) ط سہیل اکیڈمی لاہور)

۳۰ عن ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأى هلال ذی الحجة و آرات ان یضحی فلا یأخذ من شعره ولا من اظفاره (جامع الترمذی (۲۷۸/۱) أبواب الاضاحی ، باب یرک أحد الشعر لمن اراد ان یضحی ، ط سعید)

۳۱ و مسألة حدیث الباب مستحبة و العرض التاکل بالحجاج (العرف الشدی علی جامع الترمذی ، (۲۷۸/۱) ، ایضا ، ط سعید)

۳۲ الصحیح لمسلم (۱۶۰/۲) باب بھی من دخل علیہ عشر ذی الحجة و هو مرید التصحیة ، ط لمبمی



آمدورفت میں راستے کی تبدیلی

نبی کریم ﷺ عید کی نماز کے لیے جس راستے سے عید گاہ تشریف لے جاتے تھے، واپسی میں اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے اس لیے عید گاہ کی آمد و رفت میں راستہ کی تبدیلی سنت ہے۔^(۱)



اجرت پر اقامت

اجرت پر اقامت کرنا جائز ہے۔^(۱)

اذان

عید کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت نہیں ہے، اس لیے عیدین کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی، اور عیدین کی جماعت سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ سے پہلے اقامت نہیں کہی جائے گی۔^(۲)



۱۔ اذان و اقامت
۲۔ عیدین کی نماز

(۱) ولا لأجل الطاعات مثل الأذان والحج والإمامة ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن ولتغية الإمامة والأذان. قال في الهداية وبعض مشايخنا استحسوا الاستحار على تعليم القرآن اليوم لظهور الترابي في الأمور الدينية في الامتناع تصحيح حفظ القرآن وعليه الفتوى فهذا محسور ما أفتى به المتأخرون من مشايخنا وهم البلخيون (رد المحتار ۵۵/۶) كتاب الإجازة، باب الإجازة الفاسدة، مطلب تحرير مهم في عدم جواز الاستحار على التلاوة والتهليل، ط: سعيد

ابن حجر الرافق (۲۰/۱۹۸) كتاب الإجازة، باب الإجازة الفاسدة، ط: سعيد

طحطاوي على الدر (۳۰/۳) كتاب الإجازة، باب الإجازة الفاسدة، ط: رشديه

(۲) عن جابر رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ في عيد قبل الخطبة بعير أذان ولا

إقامة (مس السانئ ۲۳۲/۱) كتاب العيدين، باب ترك الأذان للعيدين، ط: قديمي

لايس (أى الأذان) لغيرها كعيد الخ (الدر مع الرد ۳۸۵/۱) كتاب الصلاة، باب

الأذان، ط: سعيد

الهدية (۵۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، ط: رشديه

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص ۱۹۳) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: قديمي

أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء عن ابن عباس وعن جابر عن عبد الله - رضي الله تعالى

عنه - قال لا يكن يودى يوم الفطر ولا يوم الاضحية، ثم سألته بعد حين عن ذلك فأخبرني

قال أخبرني جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه أن لا أذان للصلاة يوم الفطر حين يخرج

الإمام، ولا بعد ما يخرج، ولا إقامة، ولا نداء، ولا شيء، لا مساء يومئذ ولا إقامة (الصحيح

لمسلم ۲۹۰/۱) كتاب الصلاة، كتاب صلاة العيدين، ط: قديمي =



۱۔ اذان و اقامت
۲۔ عیدین کی نماز



رواۃ ہستی

بخش اوہوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عید کے دن مردوں کی ارواۃ رشتہ داروں تا
اتحاد کرتی ہیں، یہ بات کسی روایت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں اس
لئے اس قسم کا عقیدہ رکھنا درست نہیں ہے۔^(۱)

اشراق کی نماز

عید اور بقرہ عید کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عید گاہ میں اشراق کی نماز پڑھنا
منع ہے۔^(۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ صلى العيد بلا اذان ولا إقامة، وأنابكر
وعمر وعثمان (سنن أبي داود (۱/۱۶۹، ۱۷۰) كتاب الصلاة، باب ترك الاذان في العيد
ط (إمامية)

عن سعد بن أبي حنبل رضي الله عنه قال: صحبت مع النبي ﷺ العيدين غير مرة ولا مرتين
غير اذان ولا إقامة (جامع الترمذی (۱/۱۱۹) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين غير اذان
الح، ط سعید)

۱) ان مفسر ارواح المومنین فی عیون او فی السماء السابعة و نحو ذلك كما مر، ومفسر ارواح
الکفار فی صحبی، ومع ذلك لكل روح منها اتصال لجسده فی قبره (التفسیر المظهری
۱۰۶/۲۴۵) سورة التطفیف، ط، حافظ کتب خانہ

۲) اشرف المصنوع: (۱/۱۶۳)، ط وحنبلہ لاہور،

۳) کتاب الروح (ص ۱۶۱) المسألة الخامسة عشر این مفسر الارواح ما بین الموت والی
يوم القيامة، ط فاروقیہ پیشاور

۴) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم "خرج يوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها
ولا بعدها ومعه ملال الصلاة قبلها مكروهة حتى الاشراف أيضا، وأما بعدها فحارب في
البدن المثلثي (عصر الناري (۲/۹۷) تحت رقم الحديث ۹۸۹، كتاب العيدين،
باب الصلاة قبل العيد وبعدها، ط دار الكتب العلمية)

۵) ولا يصل قبلها مطلقا (الترغيب والترد (۲/۱۶۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعید)

۶) احكام السنن ۹۶، ۱۲۰، ۱۲۱ رقم الحديث ۲۱۲، ابواب العيدين، باب كراهة
الاقامة في العيدين قبل الصلاة، مطلقا وبعدها في المصلي خاصة، ط إدارة القرآن



رواۃ ہستی





۱۱۱

۱۔ امامت کے لیے عالم فاضل، شرعی مسائل سے واقف، شریعت کا پابند، سنت کی اتباع کرنے والا، متقی پرہیزگار آدمی منتخب کریں، تاکہ نمازی، اہل شریعت کے مطابق ہو، اور ثواب پورا پورا ملے۔

۲۔ ہر دنیاوی کام کے لیے ماہر سے، ہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ لوہار، معمر، نجار، جکھ گانے والا بھی، ہر تلاش کیا جاتا ہے، اللہ کے سامنے جو تمام نمازیوں کی طرف سے وکیل بن کر کھڑا ہوگا اس کے بارے میں اس طرح مابہ تلاش نہیں کیا جاتا، یہ کتنی بڑی افسوس کی بات ہے، کل قیامت کے دن ہمارے پاس کیا جو ہوگا، اس لیے امامت کے لیے اچھے سے اچھے عالم دین، تجوید کے مطابق درست اور عمدہ قراءت کرنے والے، شرعی مسائل جاننے والے، شریعت کی پابندی کرنے والے اور سنت کی اتباع کرنے والے متقی پرہیزگار آدمی کو مقرر کیا جائے۔

۳۔ لوگوں پر ضروری ہے کہ امام کی ضروریات کا خیال رکھیں تاکہ وہ معاشی طور پر بے فکر ہو کر دین کا کام انجام دے سکے، جو کام ضروری ہے اس کی فکر نہیں در جو کام ضروری نہیں اس کی بڑی فکر ہے، مثل شادی بیاہ، بسم اللہ، ویسہ وغیرہ میں ہی چوڑی فہرستیں بنتی ہیں، مگر ان میں امام صاحب اور مؤذن صاحب کا نام کہیں نہیں آتا۔^(۱)

(۱) (الاحق بالإمامة) تقدیمات بل صبا ، (الأعلم بأحكام الصلاة) حفظ صحة وفساد بشرط احسانه ملبس، حشر الظاهرة، وحفظه قدر لحرص، وقيل واجب وقيل سنة (قوله شرط احسانه الخ) (الأعلم بالسنة أولى، ألا أن يطعن عليه في دينه لأن الناس من لا يرغبون في الاندائه (الدر مع الرد) (۵۵۷/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط (رشديه)

(۲) طحطاوي على الدر (۲۴۳/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط (رشديه)

(۳) البحر الرائق، (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعيد



مہدی سے

اُمید کا، امام مہدی سے تو یہی جہ۔ جائز عید کی نماز پڑھنے کی کوشش کریں
جہاں امام مہدی نہیں بلکہ سنت کا پابند ہے۔^(۱)

امامت پر اجرت

عید کی نماز پڑھا کر اجرت لینا جائز ہے، اسی طرح جمعہ اور پانچ وقت کی نماز
پڑھا کر بھی اجرت لینا جائز ہے۔^(۲)

امامت دو دفعہ کرنا

عیدین، جمعہ اور دوسری نمازوں میں ایک آدمی کے لیے دو دفعہ
امامت کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی آدمی نے ایسا کیا تو دوسری دفعہ جن لوگوں نے اس
کی اقتداء میں نماز پڑھی ان کی نماز نہیں ہوئی، کیونکہ امام کی دوسری نماز غلط ہوئی اور
غفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض یا واجب پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔^(۳)

۱، ویکرہ سرہب امامہ عبد۔ وابتدع ای صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن
الرسول (الفرع الرد، ۵۵۹) کتاب الصلاة باب الإمامة، ط سعید
۲، دیلمی حلف مبتدع او فاسق فهو محرر لواب الجماعة لكن لا بال مثل ما یل حلف نفی
الہدیہ (۱۴۱) کتاب الصلاة الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث فی من
یصلح اماما فہو، ط رشیدیہ

۳، البحر الرائق (۳۴۶/۱) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعید
۴، وینتی اليوم مصحح تعلیم القرآن والفقه والإمامة والادان قال فی لہدیہ وبعض مشاہیر
اسحور الاستنصار علی تعلیم القرآن اليوم لطهور الترمذی فی الامور الدینیة فی الامتاع
تصیح حفظ القرآن وعلیہ الفتری (شامی) (۵۵۶) باب الإحارة الفاسدة، ط سعید

۵، البحر الرائق (۲۰۹/۱) کتاب الإحارة، باب الإحارة الفاسدة، ط سعید
طحطاوی علی الدر (۳۰۴) کتاب الإحارة، باب الإحارة الفاسدة، ط رشیدیہ
۳، ولا یصح الدعاء المستبر من بالسنن، لہدیہ (۸۶/۱)، کتاب الصلاة، باب الجماعة
فی الإمامة الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما فہو، ط رشیدیہ

امامت پر اجرت لینا جائز ہے



۴: ایک آدمی ایک ہی وقت کی نماز میں دو دفعہ امام نہیں بن سکتا، مثلاً،

ایک آدمی نے ایک دفعہ امام بن کر ظہر کی نماز پڑھائی تو وہ دوسری اسی دن دوبارہ اسی جگہ یا کسی اور جگہ دوسرے لوگوں کا امام بن کر ظہر کی نماز نہیں پڑھا سکتا، کیونکہ پہلی دفعہ جب اس نے ظہر کی نماز ادا کی ہے تو فرض ادا ہو گیا، بعد میں جو نماز پڑھائی ہے، وہ نفل ہے اس لیے دوسرے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض یا واجب پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، اس لیے عید کی نماز ایک امام ایک دن یا ایک سال میں دو دفعہ نہیں پڑھا سکتا۔^(۱)

امام تکبیرات زوائد بھول گیا

اگر امام عید کی نماز کی دوسری رکعت میں تکبیرات زوائد بھول کر رکعت میں چار گاہی اور مقتدی بھی، تو سب کی نماز ہو گئی، البتہ ایسی صورت میں رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، تکبیر کہنے کے لیے قیام کی طرف نہ لوٹے، اور اگر مقتدی کھڑے

۱: شامی (۵/۲۷۷) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعید

۲: طحطاوی علی الدر (۱/۲۵۰) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط رشیدیہ

۳: خزینۃ، حاشیہ، ص ۷۰

۱: «وعلى هذا يخرج اقتداء المعتصر من المتمثل أنه لا يجوز عندما خلافا شافعي ولنا ما روي في السنن عن علي بن النضر صلاة الحواف، وجعل الناس طائفتين وصلين بكل طائفة شطر الصلاة بسال كل فريق فضيلة الصلاة خلفه ولو جاز اقتداء المعتصر من المتمثل لأنه الصلاة بالطائفة الأولى، ثم سوى السعل، وصلّى بالطائفة الثانية لئلا يبال كل طائفة فضيلة الصلاة خلفه من غير المحاجة للمشي والفعال ككثرة ليست من الصلاة (بدائع (۵/۵۸) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، بيان شرائط الاقتداء، ط رشیدیہ، و (۱/۱۳۳)، ط سعید

۲: ولا يصح اقتداء المعتصر من المتمثل (للمهذب (۱/۸۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً للغير، ط رشیدیہ

۳: الدر مع الرد (۱/۵۷۱-۵۸۰) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعید

۴: بحر الرائق (۱/۲۳۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط رشیدیہ

پہلے وضو ختم ہو گیا تو وہ تکبیرات کہے، پھر وضو کے لیے جائے۔^(۱)

امام صاحب کا عید کی نماز مکرر پڑھنا

اگر امام صاحب نے عید کی نماز ایک دفعہ پڑھا دی، پھر اس کے بعد کچھ لوگ
جائے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی نماز پڑھا دیں، اور امام صاحب نے ان کو بھی عید
کی نماز پڑھا دی، تو یہ دوسری نماز صحیح نہیں ہوئی۔^(۲)

امام کے لئے مکروہ ہے

امام کو نماز میں زیادہ بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں یا
رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام کو چاہیے کہ
اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو تمام نمازیوں
میں سب سے زیادہ ضرورت مند ہو، اس کی رعایت کر کے قراءت وغیرہ کرے، بلکہ
زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قراءت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو
حرج نہ ہو اور دیر ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔^(۳)

(۱) اسم یسلم عن یمینہ و یسارہ حتی یری براہن عہدہ و لو سی الیسار اقی بہ مالہ مستدیر
الفعل فی لأصح و لا یخرج المؤتم بحو سلام الإمام بل یقعہ و حدلہ عمدہ لانتفاء حرمتہا
فلا یسلم فلو عرص منافی تعدد صلاة الإمام فقط (قولہ عمدہ) اقل لو کن بلا صمد لہ
لایسی لیسر لم یسلم و ینبعہ المؤتم (المر مع الرد ۱/ ۵۲۴، ۵۲۵) کتاب الصلاة،
لعل: وإذا أراد الشروع فی الصلاة، ط: معید

(۲) وإذا سبی الإمام تکبیرات العید حتی قرأ فإذہ یکبر بعد القراءة أو فی الركوع مالہ یرفع
رأسہ (الہندیہ ۱/ ۱۵۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ
(۳) "تراجم" امامت دو دفتر کرتا "عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۳) ولا یزید علی لقراءة الصلحہ ولا یثقل علی القوم ولکن یجمع بعد ان یکون علی التمام
والاستحباب (الہندیہ ۱/ ۷۸) کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل
الرابع فی القراءة، ط: رشیدیہ

(۴) البحر الرائق (۳۵۱) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: معید۔



مذہب اہل سنت کا اساتذہ کرام





امام نے بے شمار عید کی نماز پڑھائی

”بعض کے بغیر عید کی نماز پڑھائی“ ”عنوان کے تحت دیکھیں۔ ۱۔ ۳۵

امام نے دوسری رکعت میں پہلی کوئی بھی اس وقت متناہیوں نے نماز

”دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی“ ”عنوان کے تحت دیکھیں۔ ۱۔ ۳۶

امام نے رکوع سے سر اٹھالیا

اگر امام نے عید کی نماز میں پہلی رکعت کے رکوع سے سر اٹھالیا اور اس وقت کوئی شخص عید کی نماز میں شامل ہوا تو نیت باندھنے کے بعد تکبیرات زوائد نہ کہے بلکہ امام کی نماز ختم ہونے کے بعد جب فوت شدہ رکعت کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہو تو اس میں پہلے قراءت کرے، پھر قراءت کے بعد تکبیرات زوائد کہے، اور اس کے بعد رکوع میں جائے۔^(۱)

70

ابو داؤد
ترمذی
بخاری
مسند احمد
المصنف

المصنف

۱۔ ذکرہ مطویل الصلاة وبسفي للإمام أن لا يطول مهم الصلاة بعد الفدر المسور ويبقى له ريعا من حال الجماعة (الهدية ۸۷/۲) كتاب الصلاة . الباب الخامس في الإمامة الفصل الثالث في بيان من يطلع اماماً لغيره . ط (رشيدية)

۲۔ ولو ان رجلاً فاتته ركعة من صلاة العبد مع الإمام فلما سلم يكلم الإمام وقد قام امرئ من بغضى ما فاتته فانه يدا بالقرءة ثم بالنكبر هكذا ذكره في عامة الروايات (التأخر حاشية ۲/ ۹۵) كتاب الصلاة . الفصل السادس والعشرون في صلاة العبد . نوع ينطق بنكبرات العبد . ط (إدارة القرآن)

۳۔ ولو أدركه في القوم لا يفتي فيها لأنه يفتي الركعة الأولى مع لنكبرات (الهدية

۱۲۱/۱) كتاب الصلاة . الباب السابع عشر في صلاة العبد . ط (رشيدية)

۴۔ البحر الرقيق (۱۱۱/۲) كتاب الصلاة . باب العبد . ط سعيد



چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عیدِ انصر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر یہ آواز دیتے ہیں کہ اے مسلمانوں کی جماعت اس رب کریم کی طرف چلو جو جہنم کی آگ کے ساتھ احسان کرتا ہے، پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود بخود عبادت کی توفیق دیتا ہے پھر خود ہی عظیم الشان بدلہ عطا فرماتا ہے) تمہیں راتوں میں عبادت کا حکم ہوا، چنانچہ تم نے عبادت کی، اور تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی، پس تم اپنے انعامات لے لو، پھر وہ لوگ جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ! اب شک تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے اس لئے رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لو، پس یہ انعام کا دن ہے، اور آسمان میں اسے انعام ہی کے دن سے یاد کیا جاتا ہے۔^(۱)

تشریف طور پر عید کی نماز پڑھنا

میدن نماز جماعت سے پڑھنا شرط ہے، انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا جائز

١ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا كان يوم الفطر وقف الملائكة على أبواب الطرق فادعوا معاشر المسلمين إلى رب الكريم يعني بالحج ثم يشب عليه الحروب ، لقد أمرت بعبادة النبي فقمتم ، وأمرت بصيام النهار فصمتكم واطعتم ، فاقضوا حوائجكم فإذا صرنا بآذى ماذا إلا أن نركم فله عمر لئلا نخرجوا راشدين إلى رحالكم فهو يوم الحامرة ويسمى ذلك اليوم في السماء يوم الحارة ، والمعجم الكبير للطبراني (١/٢٢٦) رقم الحديث ٦٠٦٠٠

ليما أعد الله عز وجل للمؤمنين يوم الفطر من الكريم (ط مكه ابن بسمة)

١- العرب والشريف (٢٩٢)، رقم الحديث ١٦٥٩، كتاب العبد، الترغيب في
التكفير في العبد وذكر فعله، ط دار المكتب العلمية

مجمع الزوائد ومع النوادر، ٢٠١٢م، رقم المخطوط ٣٢٢٣، كتاب الصلاة، أبواب العيدين، باب فضل يوم العيد، ط مكتبة ابن كثير، و دار ابن حزم

ہیں۔^(۱)

اوپنی چیز پر خطبہ دینا

”خطبہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۹)

بل خانہ کے ساتھ عید گاہ جانا

عید کی نماز کے لئے جاتے وقت گھر کے افراد بچوں وغیرہ کو ساتھ لیکر جانا مستحب ہے، اور اگر چچا زاد، تایا زاد بھائی، پوتے اور نواسے ہیں یا دوسرے رشتہ دار بھی ہیں تو سب کو ساتھ لے کر عید گاہ جانا مستحب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے فضل ابن عباس، عبد اللہ بن عباس، حضرت علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید بن حارثہ، ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لاتے، راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے، یہاں تک کہ عید گاہ پہنچ جاتے۔^(۲)

(۱) قوله (ولم نقص ان لانت مع الإمام) لأن الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قرابة الا بشرائط لانتم بالمصنف، فمراده هي صلاتها واحدة (البحر الرائق ۱/۲۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط سعید

۲ الدر مع الرد (۱/۴۵۵) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

فتح القدير (۲/۷۷۷) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ

(۲) عن مافع عن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العیدین مع الفضل بن عباس وعبد الله والعباس، وعلي و جعفر والحسن والحسين واسامة بن زيد و زيد بن حارثة وأبي بن أمية رضي الله عنهم وأفعأ صوته بالتهليل والتكبير فيأخذ طريق الجذابين حتى يأتي المصلي وإذا فرغ رجع على الحديث حتى يأتي مرله (المسن الكبرى لمبهيقي ۲/۴۷۹) رقم الحديث ۱۳۳۹، كتاب صلاة العیدین، باب التكبير ليلة الفطر ويوم الفطر، ط، دائرة المعارف النظامية حيدر آباد هند، ۳ المسن الصغرى (۱/۲۵۵) رقم الحديث ۵۰، باب السنة في العیدین، ط جامعہ الدراسات الاسلامیہ

۳ صحيح ابن حريمة (۳/۳۳۳) رقم الحديث ۶۷۳، جامع أبواب صلاة العیدین، باب التكبير وتهليل في العدو إلى المصلي في العیدین، ط المكتبة الإسلامی

عید گاہ جانا مستحب ہے



ایک سے زائد جگہ عید کی نماز

”نماز عید دو جگہ پر پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۳)

ایک شہر میں متعدد عید گاہ

ایک شہر میں ایک سے زائد عید گاہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔^(۱)

ایک ہی امام کا دو جگہ عید کی نماز پڑھنا

”امامت دو دفعہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۶۶)

(۱) وتصور إقامة صلاة العيد في موضعين وأما إقامتها في ثلاثة مواضع فعند محمد لحوق

الهدية (۱۵۰/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ

شامی (۱۶۹/۲) كتاب الصلاة باب العیدین، مطلب يطلق المستحب على السنة

وبالعكس، ط: معید

وتبدي في مصر في مواضع أي يصح أداء الجمعة في مصر واحد بمواضع كثيرة وهو قول

أبي حنيفة ومحمد وهو الأصح، لأن في الاجتماع في موضع واحد في مدينة كبيرة حرجا

وهو مدفوع كما ذكر الشارح وذكر الإمام السرخسي أن الصحيح من مذاهب أبي حنيفة جواز

إقامتها في مصر واحد في مسجدين وأكثر وبه تأخذ البحر الرائق (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة

باب صلاة الجمعة، ط: معید

الهدية (۱۴۵/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط رشیدیہ

74

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

الف



ب

بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا

اگر کسی عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے عید الفطر کی نماز ایک دن مؤخر کر کے دوسرے دن پڑھی جائے تو جائز ہے۔^(۱)

باہر کا آدمی بھی عید کی نماز پڑھا سکتا ہے

اگر علاقے یا ملک کے باہر کا آدمی عید کی نماز پڑھانا چاہے تو پڑھا سکتا ہے، عید کی نماز پڑھانے کے لیے علاقے کا آدمی ہونا شرط نہیں ہے۔^(۲)

بچوں کو شرارت سے روکنا خطبہ کے دوران

”خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔
بچوں کے ساتھ عید گاہ جانا

”ال خانہ کے ساتھ عید گاہ جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۷۳)

(۱) ونوخر بعدد كمطر إلى الروال من الغد فقط (الدرمع الرد ۱۷۶/۴) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۲) لبحر الرائق (۱۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۳) فتح القدیر (۷۷/۳) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ

(۴) عن عبد اللہ بنی ابی مسعود رضى الله عنه قال ما كان لنا عيد الا في صدر النهار، ولقد اجتمع مع رسول الله ﷺ في ظل العظیم

فان الموضع دلالة لاثر على الباب طاهرة من حيث انهم كانوا في مكة سفر، عنی الظاهر، ويقاس عنی المسافر غیره من المعنورین (إعلاء السنن ۸۷/۸) أبواب الجمعة، وفد صلاة اجراء عن الظهور، باب من لم تحب علیه الجمعة، ط اداره القرآن

(۵) ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها فحار للمسافر وعبد مريض (ويستفد لجمعة بهم) أي بحضورهم بالطريق لأولى (الدرمع الرد ۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید

(۶) الهدية (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط رشیدیہ

75

تشریح مسائل عامہ فقہیہ

76



نئے لباس پہنا رہے ہوں

تاباٹ بچوں کے لیے یہ نظم ہے کہ اگر وہ جماعت میں شامل ہوں تو پیچھے
گھٹنے نہ ہوں، لباس اُتر بچوں کے گم ہونے کا خطرہ ہو تو بچوں کو مرنے والی نعمتوں سے
اندر کھینچ کرنا بھی جائز ہوگا۔^(۱)

بعد میں نماز میں شریک ہوا

”نماز عید میں بعد میں شریک ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ج ۲ ص ۲۴۵)

بقرہ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے

”کلیجی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ج ۲ ص ۲۲۹)

بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا

جب سورج طلوع ہو کر ذرا بلند ہو جائے تو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کا
وقت شروع ہو جاتا ہے، عید الاضحیٰ میں ذرا جلدی بہتر ہے تاکہ لوگوں کو قربانی میں
سہولت ہو، اور قربانی کا گوشت پکا کر کھانے میں بھی دیر نہ ہو، اور عید الفطر میں ذرا

۱۔ قال الرحمنی و ما یصل فی زمانہ اذ دخل الصیاء فی صفوف الرجال لان المعهود منهم
ان یتجمع صباں لا کثیر مظل صلاۃ بعضهم بعض و ما یصلی صرورهم الی افساد صلاۃ الرجال
و یبرک اب الرافعی علی حاشیۃ اس غامدی (۱/۳۰۶) کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ ط سعید
۲۔ قولہ و نصف الرجال لم الصیاء لم النساء، لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام لیلی مکم قولو
الاحیاء والنہی والنریب الحاضر لہ ۳۔ یقدم الاحرار الذلوع ثم الاحرار الصیاء
و طاصر کلامہ مقدم الرجال علی الصیاء مطلقا (البحر الراس ۱/۳۵۳) کتاب الصلاۃ
باب الإمامۃ ط سعید

۴۔ البیہدہ ۱/۶۶ کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی الإمامۃ الفصل الخامس فی بیان
مقام الامام والمأموم ط وشہیدہ

۵۔ ضامی (۱/۵۰۱) کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ ط سعید



بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا





موقع، یہ جگہ تاکہ فہم و فہم نہ ہو۔ پھر نماز کی نیت کے لئے اس وقت
ہو اس کے عید الفطر میں تانے سے عید کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔^(۱)

عید اور بقرہ عید دونوں نمازوں کا وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہو
کر زوال سے قبل تک رہتا ہے، مگر سنت یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھ لی
جائے، یعنی اشراق کا وقت ہونے کے بعد سورج میں تیزی آنے سے پہلے پڑھ لی
جائے تاکہ نماز سے فارغ ہو کر قربانی کا جانور ذبح کرے اس کا وقت اور بقیہ عید و
چاکر خانہ کی سنت ادا کرنا آسان ہو۔^(۲)

واضح رہے کہ بقرہ عید کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے کے وقت سے
راخضہ قبل قبل ہے اور اس وقت تک سورج میں تیزی نہیں آتی۔^(۳)
اور عید الفطر کی نماز میں ذرا تاخیر کرنا مستحب ہے۔^(۴)

حضرت ابو الجویرث سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن
عزیم کو نجران میں یہ حکم لکھ کر بھیجا کہ بقرہ عید کی نماز میں ذرا جلدی کریں اور عید الفطر کی

۱۱۰ (فتاویٰ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)
۱۱۱ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)

۱۱۲ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)
۱۱۳ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)

۱۱۴ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)
۱۱۵ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)

۱۱۶ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)
۱۱۷ (مکتبہ دار الفکر) (مجموع الفتاویٰ) (مکتبہ دار الفکر) (بیروت) (جلد ۱۰)

نماز میں ذرا تاخیر کریں۔^(۱)

بقرہ عید کے دن کے اعمال

بقرہ عید کے دن پہلا عید کی نماز پڑھے، پھر خطبہ، پھر اس کے بعد قربانی کرے، حضرت براہِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بقرہ عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلا عمل جو آج کے دن ہمارا ہے، وہ اور نماز پڑھنا ہے، پھر ہم عید گاہ سے واپس جائیں گے تو قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو ادا کیا، اور جس نے عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا گویا اس نے اپنے گھر والوں کے لئے بکری کا گوشت جلد حاصل کر لیا، اس کی قربانی ادا نہ ہوئی۔^(۲)

بقرہ عید میں کچھ کھانے بغیر عید گاہ جانا

عید الفطر میں کچھ کھا کر جانا اور بقرہ عید میں نماز کے بعد قربانی کا گوشت پکا کر
 ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن عبد وہب وحو سحر بن عبد الحی لامحی
 واحمر الفطر (المسالك الكبرى للبيهقي ۳/ ۲۸۲، کتاب صلاة العیدین، باب العذر لی
 العیدین، ط: مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، ہند)
 ۲۔ مسند احمد الحسین، ۱/ ۱۵۵، رقم الحديث ۱۶۶، کتاب صلاة العیدین، ط: دار الکتب
 العلمیہ

۳۔ (المجموع شرح المہذب ۵/ ۳۳)، کتاب الفطرو باب صلاة العیدین ط: دار الفکر
 (۴)، عن البراء قال خطب الی صلی اللہ علیہ وسلم وہ انحر لعل۔ اول ما یطعم فی یوم
 هذا ان یطعم بہ مروج فحمر فی فعل ذلك فقد اصابت ما رمی ذبح فی۔ یطعم فی یوم
 ما لا یعم عینہ لاهلہ، پس من السمک فی السی من علیہ، مسکوة تمتیح، ص ۱۲۰
 کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الفصل الاول، ط: قدیمی
 ۵۔ صحیح البخاری، ۱/ ۱۲۳، کتاب الصلاة، باب مسکن لاهلہ، پس فی حصة بعد
 ط: قدیمی

۶۔ مسند احمد، ۱/ ۱۲۱، کتاب العیدین، لخصه یوم العید، ط: قدیمی

کہنا سنت ہے۔^(۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید میں کچھ نہ کھاتے یہاں تک کہ نماز پڑھ کر وہ اپنی تشریف لاتے، پھر اپنی قربانی سے کھاتے۔^(۲)

بے وضو پڑھادی

اگر بقرہ عید کے دن زوال سے پہلے معلوم ہوا کہ نماز یا وضو پڑھائی تو بارہ عید کی نماز پڑھنے کے لئے لوگوں میں اعلان کرانا چاہیے، اب جس شخص نے معلوم ہونے سے پہلے قربانی کر لی اس کی قربانی جائز ہے، اور معلوم ہونے کے بعد زوال تک قربانی جائز نہیں ہے۔^(۳)

(۲) قال (واكلوا من كان فطرا) السنة ان ياكل في الفطر قبل الصلاة . ولا ياكل في الاضحية حتى يصلي وهذا قول اكثر اهل العلم . وروى عن بريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يفطر ولا يطعم يوم الاضحية حتى يصلي . (المعنى لان قدامة الفطر) كتاب الصلاة . باب صلاة العیدین . مسألة السنة ان ياكل في الفطر . ط: مكة القاهرة .

جامع الترمذی (۱۲۰/۱) أبواب العیدین . باب في الأكل يوم الفطر قبل خروج ط: مسقط

الرد (۱۶۸/۲) كتاب الصلاة . باب العیدین . مطلب يطبخ المستحب على السنة وبالعكس . ط: سعيد .

(۳) امام صلی بالناس صلاة العید يوم الفطر على غير وضوء وعلم بذلك قبل الروايات بعد الصلاة . وان كان ذلك في عيد الاضحية فبعد الروايات وقد دبح الناس حار دبح من دبح لم يخرج من العيد ويصلي . فان علم يوم النحر قبل الروايات مادی في الناس بالصلاة وحار دبح من دبح قبل العلم ومن دبح بعد العلم لا يجوز دبحه حتى تزول الشمس (البيہدہ (۱۵۲/۱) كتاب الصلاة . الباب السابع عشر في صلاة العیدین . ط: رشیدیہ)

(۴) التاج حایة (۹۹/۲) كتاب الاضحية . الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین .

مرج حر من هذا الفصل في المصنفات . ط: اداره القرآن

الرد (۳۱۹/۶) كتاب الاضحية . ط: سعيد .



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
الناجي

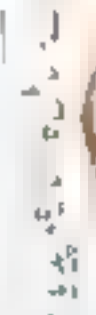




پارک میں عید کی نماز پڑھنا

سرکاری پارک، فیلڈ، میدان وغیرہ میں حکومت کی اجازت سے عید کی نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کسی کی شخصی جائیداد ہے تو اس کی اجازت سے عید کی نماز پڑھنا جائز ہے۔^(۱)

- ۱۔ ریسرط تصحیبا سبعہ اشباہ (السابع) (الادب العام) من الامام (الدرمع الرد) ۲/ ۱۵۱ کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط. سعید
- ۲۔ وسکرہ فی ارض العرب بلا رضاء (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح) (ص ۳۵۸ کتاب الصلاة، فصل فی المکروهات، ط. قدیمی)
- ۳۔ وکدہ تکرہ فی اماکن کثیری کفہ (ارض مفسوۃ از للبر الخ) (الدرمع الرد) ۳۸، کتاب الصلاة مطلب فی الصلاة فی الارض المفسوۃ ودخول الناس فی المسجد فی ارض النصب، ط. سعید
- ۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یخرج یوم المظفر والاصحی فی المصنوی، فادب فی بدایہ الصلاة، ثم یصرف فیقوم بغالب الناس والناس جیوس علی صلاتہم لبعطهم ویومہم وہمهم (صحیح البخاری ۱/ ۱۳۱، ۹۵۶) کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی یوم عید، ط. قدیمی
- ۵۔ ان الضرر الی المصلی والخروج الیہ ولا یصلی فی المسجد الا عن ضررۃ وروی عن ابیہ عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ قال: السنة الخروج الی الجاہ الا لاهل مکہ، فی المسجد، وقال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الامم: بلعان رسول اللہ ﷺ کان یخرج فی العیدین الی المصنوی بالمذنبہ وکد من بعد الام من عذر مطر وحوہ، وکذا عامة اهل البلدان لامکہ شرحہا اللہ تعالیٰ (عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ۵/ ۱۰۵) کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی، ط. دار الحديث، ملتان
- ۶۔ عن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ کان یخرج الی المصنوی فی یوم العید و لعرہ یحمل بن یدہ، فاد بلع المصلی یصلی ین یدہ یصلی ینہ، وذلك ان المصلی کان یصلی فیہ سبی یسرہ (ابن ماجہ ۲۰۴) ابواب ما جاء فی صلاة العیدین، باب ما جاء فی العید یوم العید، ط. رحمانیہ =





پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم

جمعہ اور عیدین کی نماز درست ہونے کے لیے مصر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے، جہاز بحری ہو یا ہوائی وہ مصر یا قصبہ یا بڑا گاؤں نہیں ہے، اس لیے جہاز بحری ہو یا ہوائی اس میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔^(۱)

پگڑی

”عمامة“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۹)

پہلا کام عید کے دن

”عید کے دن سب سے پہلا کام“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۹)

پہلی رکعت کی تکبیراتِ زوائد چھوٹ گئیں

امام سے پہلی رکعت کی تکبیراتِ زوائد چھوٹ گئیں، اور فاتحہ و سورت سے

۱۔ شرح الطحاوی فی الکبیر مضاعف عن علی (رضی اللہ عنہ) قال: الخروج الى الحد في العیدین من السنة كما في جميع الفوائد (۱۰۷/۱) وانجر ضغته بداله من الشواهد وفي التبر يستخرج من خروج اليها الى الجاهة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع (اعلاء الس ۱۱۳/۱ ابواب العیدین، باب الخروج يوم لغير والا صحن الى المصلى الا لغزو، ط: إدارة القرآن) عن علي رضي الله تعالى عنه قال لا جمعة ولا تشريق ولا صلاة فطر ولا اصحن الا في مفسر جامع او مدينة عظيمة (اعلاء الس ۱۱۸/۱ رقم الحديث ۴۰۱۵، ابواب الجمعة، باب عدم جواز الجمعة في القرى، ط: إدارة القرآن)

۲۔ (محب صلاتهما) فی الاصح (علی من لحظ عليه الجمعة بشرائطها) المقدمة، سوى الخطبة فانها من بعدها وفي الفقه صلاة العیدین فی القرى مكره محرم (المزمع المرد ۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعيد

۳۔ صلاة العیدین فی الرسالتي ذكره كراهة تحريم، لأنه اشعان لا يصح لأن العصر شرط الصحة الخبر الراش (۲/۲۰۰) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: زبيدة

۴۔ منافع الصانع (۱/۱۱۶) كتاب الصلاة، فصل شرائط وجوب العیدین، ط: زبيدة

۵۔ (المبدية ۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة الجمعة، ط: زبيدة



فراغت کے بعد یاد آئیں تو اب تکبیر نہ کہے بلکہ رکوع میں چاہئے اور سجدہ ہو جی نہ کرے، کثرت از دھام کی وجہ سے سجدہ ہیہ صاف ہے۔^(۱)

پہلی رکعت کی تکبیر بھول کر قراءت شروع کر دی

اگر امام نے پہلی رکعت کی تکبیرات زائد بھول سے چھوڑ کر قراءت شروع کر دی ہو تو یہ حکم ہے کہ اگر ”الحمد“ پڑھتے پڑھتے یاد آجائے تو تکبیریں کہیں دوبارہ ”الحمد شریف“ پڑھی جائے، اور اگر سورت شروع کر دی تو پھر سورت پوری کرنے کے بعد دوسری رکعت کی طرح تین تکبیریں زائد اور چوتھی رکوع کے لیے کہہ کر رکوع میں جائے، قراءت کا اعادہ نہ کیا جائے، اور اگر رکوع میں یاد آئے تو تکبیروں کے لیے رکوع سے اٹھنا جائز نہیں بلکہ رکوع ہی میں آہستہ آہستہ کہہ لے۔

اور مقتدیوں میں سے بھی جس کو یاد آئے اپنی اپنی تکبیریں کہہ لے، خواہ ان کو امام کے تکبیر کہنے کا پتہ لگا ہو یا نہ ہو، اور اگر کسی نے رکوع سے اٹھ کر تکبیریں کہنے کے بعد رکوع کیا تو نماز ہو گئی مگر برا کیا، اور یہی تفصیل اس مسبوق کے لئے ہے جس کی دونوں رکعت رہ گئی ہوں۔^(۲)

(۱) والسی فی صلاة العید والجمعة والمکونة سواء، والسختار عند الماخیرین عدمہ فی لائس بدفع الفة کف فی جمعة البحر والقرہ المصنف وہ حرم فی الدرر (در السختار مع رد المحتار (۹۲۶) کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط سعید)
(۲) البندیہ (۱۲۹۱) کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ومہد مکبر العبدین، ط رشیدیہ

ط حیدری علی الدرر (۳۱۲۱) کتاب الصلاة، باب سجود السهو ط رشیدیہ
(۳) وانظر ايضا الحاشية السابقة

(۴) والسی الامام مکبر اب العبد حسی قرا فامہ مکبر بعد القراءۃ فی لکوع مالمہ برلع
رأسه البندیہ (۱۵۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العبدین، ط رشیدیہ
الاسرار (۶۶۲) کتاب الصلاة، موع اخر فی کیفیہ صلاة العبد فیل شریف
صلاة العبد، ط اداره القرآن =



پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول جائے تو
"عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیدل جانا

عید کی نماز کے لئے پیدل جانا سنت ہے، اگر کوئی عذر نہیں ہے تو واپسی میں
بھی پیدل آنا سنت ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے مثلاً عید گاہ دور ہے، یا پیدل جانا مشکل
ہے، تو سوار ہو کر عید گاہ جانے اور واپس آنے میں کوئی قباحت نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ عید کے لئے پیدل جانا
سنت ہے، واپسی میں خواہ سوار ہو کر آئے۔^(۱)

۱۔ الدر مع الرد (۴/۱۷۳) کتاب الصلاة، باب لعیدین ط سعید

۲۔ صحیحہ الخلق علی البحر الرائق (۲/۱۶) کتاب الصلاة، باب لعیدین، ط سعید

۳۔ عن علی بن مال من السنن أن نخرج إلى العيد ماشياً وأن نكل شيئاً قبل أن نخرج، وفيه
إسنون عيسى بن الحارث إلى العيد ماشياً من السنة فلما حدث ابن عمر فأحرجه ابن ماجة عنه
لأن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نخرج إلى العيد ماشياً ويرجع ماشياً والعمل
على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم يستحبون أن يخرج الرجل إلى العيد ماشياً وأن لا يركب
إلا من عذر، وعليه العمل عند الجميع أيضاً وروى البيهقي في حديث الحارث عن علي أنه
لأن من السنن أن تأتي العيد ماشياً ثم تركب إذا رجعت، نفعه الأحوذی (۳/۷۰، ۷۱، ۷۲)
۴۔ أبواب لعیدین، تحت رقم الحديث ۵۲۸، باب في المشي يوم لعید، ط دار الفكر
۵۔ كسر لعمال (۶/۶۳۸) رقم الحديث ۲۳۵۰۷، كتاب الصوم، فصل في صلاة العيد
(معدلة لقطر، ط: مؤسسة الرسالة)

۶۔ مجمع الروايات (۱/۳۳۵) رقم الحديث ۲۰۲۸، كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین،
ط مكتبة ابن كثير دار ابن حزم

تاریک عیدین

راتِ قول کے مطابق عید کی نماز واجب ہے، لہذا ترک کرنے والا شہید ہوتا ہے^۱

ترجمہ خطبہ

”خطبہ کا ترجمہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۸)

تشہد میں شریک ہوا

”قعدہ میں شریک ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۲۷)

تکبیرات دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے کہہ دے

”دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

۱۔ (مبحث صلاة العیدین علی من تعجب علیہ اجماعہ بمسائلہا سورۃ الخطبہ) بصریح یہ جوہر
وہو احمدی البراہین علی اسی حیثہ وہو الاصح کما فی الہدایہ والمختار کما فی الخلاصہ
وہو قول الاکثر (البحر الرانی ۵/۲۶) کتاب الصلاة، باب العیدین ط سعید
۲۔ ان المسئله المؤکدہ (الوجوب متساویان رقبۃ فی استحقاق الاثم بالترک الخ) شامی
۳۔ (کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تکبیر الشریع، ط سعید)
۴۔ (الاحکام فی عرف الفقہاء، عبارة عبائت وجوبہ بدلیہ فیہ شہد و حکمہ انہ یثاب
بفعلہ ویسحق بترکہ عقوبہ لولا العذر (الموعود الفقہ ص ۵۳۸) حرف الواو الفصل
بیشور کوہچی)

۵۔ (مسند الخالی علی البحر الرانی ۴/۲۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ
۶۔ (۱۶۰) ط سعید

۷۔ ”عیدین“ عامہ ”عیدین“ خاصہ۔



تکبیرات زوائد بھول جائے

عید کی نماز کی پہلی رکعت کی تکبیرات نیت باندھ کر ثناء پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے کہی جاتی ہیں، اگر امام ثناء کے بعد تکبیرات پڑھیں جائے اور سورہ فاتحہ شروع کر دے، یا سورہ فاتحہ پوری کر لے، اور سورت شروع کرنے سے پہلے تکبیرات یاد آ جائیں تو فوراً تین دفعہ تکبیرات (اللہ اکبر) پڑھ کر دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

اور اگر سورہ فاتحہ پوری کرنے کے بعد سورت بھی شروع کر لی تو یاد آنے پر سورت پوری کرنے کے بعد رکوع سے پہلے یا رکوع میں آہستہ سے تکبیرات پڑھ کر لے۔

اور اگر دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تکبیرات کہنا یا نہیں، تو رکوع میں یاد آنے پر رکوع میں آہستہ آواز میں تین تکبیرات کہہ لے۔^(۱)

تکبیرات زوائد بھول گیا

اگر امام تکبیرات زوائد کہنا بھول جائے، اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس پر چپے کہ رکوع کی حالت میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہہ لے، پھر قیام کی طرف منہ کرے اور آراوٹ بھی جائے تو نماز ہو جائے گی فاسد نہیں ہوگی۔

اگر مجمع بڑا ہے، سجدہ سہو کرنے میں گڑبڑ کا خوف ہے تو سجدہ سہو ترک کر دے

^(۱) الذی سبھی الإمام تکبیرات العید حتی قرأ، فإنه یکرر بعد القراءۃ أو فی الركوع حالہ یروی عنہ (السنن للبیہقی ۱/ ۱۵۱) کتاب الصلاۃ الباب السابع عشر فی صلاۃ العید، ط (سیدہ)

الدر مع برد (۲/ ۴۰۲) کتاب الصلاۃ - باب العید، ط سعید

المصنوع علی الدر (۳/ ۵۰۳) کتاب الصلاۃ - باب العید، ط رشیدیہ

والمرید مدکر عقب القانحة وفي الوافي وبعضها یکرر بعد القراءۃ، لانتاج حایة (۲/ ۴۰۲)

^(۲) کتاب الصلاۃ، الفصل السادس والعشرون فی صلاۃ العید، ط (ادارۃ لقرآن)



۱۔ اگر مجمع زیادہ بڑا نہیں ہے اور گڑ بڑ کا خوف نہیں تو جہد سب سے پہلے۔

تعمیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں

اگر امام نے عید کی نماز میں چھ سے زائد تکبیریں کہیں تو نماز ہو جائے۔
دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ احناف کے نزدیک تکبیرات زائد کی تعدد
جیہی ہے، اس لئے قصد چھ مرتبہ سے زائد تکبیرات نہیں کہنا چاہیے۔^(۲)





تکبیرات زوائد چھوڑ دیں

عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہر رکعت میں تین تین تکبیرات زوائد واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی تکبیر چھوڑ دے گا تو واجب ترک ہوگا اور واجب ترک کرنے سے عید سہولاً آتا ہے، البتہ عید کی نماز میں جہدہ نہیں، اس سے نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔^(۱)

تکبیرات زوائد رکوع میں

”رکوع میں تکبیرات عید“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۴۴)

تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ ”اللہ اکبر“ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے، (چاہے نماز پڑھانے والا امام کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا قائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں)^(۲)

۱، قولہ: ”وهي ثلاث تكبيرات في كل ركعة، هذا مذهب بن مسعود وكثير من الصحابة“ (روایۃ عن ابن عباس وبہ احد اثنتا الثلاثة) (شامی ۴/۲۷۲) کتاب الصلاة باب العیدین، لین نظم: تحب طاعة الإمام فيما ليس بمعتصية، ط: سعيد

۲، ”والسجود في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة وانتدوع سواء، والمخار عند المناخير عدمه في الأولى لدفع الغلة كما في جمعة (قولہ عدمه في الأولى) البحر الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواه كذلك وقال خصوصاً في زماننا بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في غلة (شامی ۴/۲۷۲) کتاب الصلاة، باب سجود لسجود ط: سعيد

۳، ”الهدية“ (۱۲۸) کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السجود، ط: رشديه
۴، ”وتمتلى الإمام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يفتح ثم يكبر ثلاثاً ثم يقرأ بقرآن ثم يكبر تكبيرة البركوع فإد، قام إلى الثانية قرآن ثم كبر ثلاثاً وركع بالركعة فتكون التكبيرات الرواند ستاً ثلاثاً في الأولى وثلاثاً في الأخرى وثلاثاً أصدياب تكبيرة الافتتاح وتكبيرتان للركوع فيكبر في الركعتين سبع تكبيرات ويؤ إلى بين القراءتين وهي رواية بن مسعود وبها أحد أصحابنا“ =



اگر تکبیرات زوائد رکوع میں آ کر رہا ہے تو اس صورت میں دونوں ہاتھوں کا نوں تک نہ اٹھائے، یہ تکبہ رکوع میں نہ ماری جائے، دونوں ہاتھوں کو پکڑنا سنت ہے، اور تکبیرات زوائد میں بھی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا سنت ہے، مگر وہ اس کا محل نہیں، لہذا رکوع کی سنت کو ترجیح ہوگی۔^(۱)

تکبیرات زوائد کے بعد میں شامل ہوا

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کے بعد شامل ہونے والے کے لیے حکم یہ ہے کہ تکبیر تحریر کے بعد تکبیرات زوائد کہے، اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو۔^(۲)

- = ویرفع یدیه فی الرواند۔ ویرسل الیدین بین التکبیرتین ولا یضع (الہندیہ ۱/ ۵۰۰ کتاب الصلاۃ، باب الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدیہ)
- ۱۔ الدر مع الرد (۱/ ۴۲، ۱۷۵) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: تحب طاعۃ الإمام لما لیس بمعصیۃ، ط سعید۔
- ۲۔ التامیز خانیہ (۲/ ۸۶) کتاب الصلاۃ، موع آخر فی بیان کتبہا (ای صلاۃ العید ط دار القرآن)
- ۱۔ ولا یرفع یدیه إذا تبت تکبیرات العید فی الركوع (الہندیہ ۱/ ۱۵۰) کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدیہ
- ۲۔ فلا یرفع یدیه علی المختار، لأن أحد الرکبتین سے فی محله، (قولہ سنة فی محله فی الوقع سے فی غیر محله، ردو المحتل اولی (الدر مع الرد ۲/ ۱۷۵) کتاب الصلاۃ باب العیدین ط سعید)
- ۳۔ محله المحتل علی البحر الرائق (۲/ ۱۶۱) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید
- ۴۔ ولہذا حل مع الإمام فی صلوۃ العید بعد ما کبر الإمام۔ فدخل معه وهو فی القراءۃ لیس یکبر مری بنفسه فی هذه الركعة حال ما یقرأ الإمام (الہندیہ ۱/ ۱۵۱) کتاب الصلاۃ الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدیہ
- ۵۔ شامی (۴/ ۱۳۱، ۱۳۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید
- ۶۔ مدائع لصاح (۱/ ۶۱-۶۲) کتاب الصلاۃ فصل: وما بیان قدر صلاۃ العیدین وکیفہ ادائها، ط سعید

تکبیرات زوائد کے بعد میں شامل ہوا





تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں

عید کی تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں اس سبب سے غلط ہے کہ تکبیر کہہ کر ہاتھوں کو چھوڑ دیں، کیونکہ ہاتھوں کا باندھنا ہاں مسنون ہے یہاں وہی مسنون ذکر ہو۔^(۱)

تکبیرات زوائد میں ہاتھ چھوڑنا

عید کی نماز میں تکبیر تحریرہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ”سبحانک اللہم“ پوری پڑھیں پھر ہاتھ اٹھ کر تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، دوسری دفعہ پھر یہی کریں، تیسری دفعہ ہاتھ اٹھ کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، اور امام اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورت ملا کر دوسری نمازوں کی طرح رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللہ، الحمد للہ، اور سورت پڑھ کر تین دفعہ ہاتھ اٹھ کر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں۔^(۲)

۱، اشار المصنف ای أنه یسکت بین کل تکبیرین لأنه لیس یجوز - کو مسنون عندہ ونبیہ
برسل بیدہ عندہ و قدرہ مقدار ثلاث سبحات لروال الاضواء، السحر لوالی ۱۰۳، ۲
کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

۲، الہدیہ ۱، ۱۵۱، ۱، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ
اشامی ۲، ۵۲، ۵، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
۳، مشلی الامام رکعتیں فیکثر تکبیرہ الافصاح، ثم یسبح، ثم یمکث ثلاثا ثم یقرأ حیرہ ۳، ۵، ۵
مکسراتہ رکوع، فاذا قام لی الثانیۃ فقرأ ثم یمکث ثلاثا و رکع بالرابعۃ فیکون الکبریات الروانہ ۳
ثلاثا لی الاولی و ثلاثا فی الاخری، وثلاث اصحاب تکبیرہ الافصاح و تکبیرین ہر رکوع فیکثر فی
الرکعتین سبع تکبیرات و یوالی بین القراءتین، و ہی رواۃ ابن مسعود، و ہر احد اصحابہ و یروی
بہ فی الروانہ و یسکت بین کل تکبیرین مقدار ثلاث سبحات و یبرسل الیدین بین تکبیرین
الابن سبع الہدیہ ۱، ۱۵۰، ۱، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ
السحر لوالی ۲، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
الدر مع الرد ۲، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید



تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں





خلاصہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پہلی اور دوسری تکیہ سے بعد ہاتھ چھوڑ دے
جا میں ، اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں ، دوسری رکعت میں تینوں تکیہ اس
کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں۔^(۱)

تکبیرات عیدین

عیدین کی تکبیرات کے متعلق روایات مختلف اور متعدد ہیں ، اسی وجہ سے ان
میں دس اقوال ہیں۔^(۲)

مجتہد اور محقق علماء نے ان روایات میں سے اپنے ترجیح کے اصول کے تحت

۱۔ (وہ رفع یدیه فی الرواند) ، (وہس میں تکبیراتہ ذکر مسنون) ، (ولدا یرسل یدیه فیہ
ولدا یرسل یدیه) اسی فی النہاء التکبیرات وبعضہا بعد الثالثة (الدرمع الرد ۴/۲۷۵ دے
کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط سعید)

۲۔ (ابن ہدیہ ۱/۱۵۰) ، کتاب الصلاة ، باب السبع عشر فی صلاة العیدین ، ط رشیدیہ
۳۔ (الحجر الرائق ۶۰۲) ، کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط سعید

۴۔ (وفد احتساب العلماء فی عدد التکبیرات فی صلاة العید فی الركعتین) فی موضع التکبیر
علی عشرہ اقوال احمدی ، (انہ یکبر فی الأولى قبل القراءة) ، (فی الثانیۃ حمداً قبل القراءة) ، (دس
الحدیثی) ، (وہ قول اکثر اہل العلم من الصحابۃ و التابعین و الأئمة) ، قال : (وہ مروی عن عمر
علی و امی شریک و امی سعد و حامد و ابن عمر و ابن عباس و امی ایوب و عسی اللہ تعالیٰ علیہ

وہ حدیث مالک و الاوزاعی و الشافعی و احمد و اسحق) ، (فہل الشافعی و الاوزاعی و اسحق و
ابن مالک و ابن عباس) ، (السبع فی الأولى بعد تکبیر الاحرام القول لثانی ان تکبیر الاحرام
بعد دس من السبع فی لأوی القول الثالث ان التکبیر فی الأولى مع و فی الثانیۃ مع

القول الرابع فی الأولى ثلاث بعد تکبیر الاحرام قبل القراءة) ، (و فی الثانیۃ بعد القراءة) ، (وہ
۵۔ (عن جماعۃ من الصحابۃ ابن مسعود و بنی موسی و امی مسعود و انصاری و عسی اللہ تعالیٰ
علیہ) ، (وہ حدیث ابی الدرداء و امی حبہ و رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ) ، (یل لا ینقطع الا امام بنو کاس

۶۔ (۳۶۶) ، (باب العیدین) ، (باب عدد تکبیرات فی صلاة العید و محلہا و قول العلماء فی عدد
التکبیرات) ، (صلاة العید) ، ط دار البیروت للنشر و التوزیع

۷۔ (سوال المسجد ۱/۱۶۶) ، (باب الصلاة) ، (باب التکبیرات فی العیدین) ، ط معہد الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
والآل الطيبين
الطاهرين
البراهين
الکرام



کسی ایک روایت کو اختیار فرمایا ہے، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اسے
تعمیرت مانتے ہیں، تین تکبیرات زوائد پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے، اور تین
تعمیرت زوائد دوسری رکعت میں قراءت کے بعد، نیز اس رکعت میں رکوع کی تکبیر
کو بھی واجب فرماتے ہیں، اور پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ بھی ضروری ہے البتہ ان دونوں
رکعت میں چار چار تکبیریں ضروری ہوں گی۔^(۱)

اگر کسی نے عید کی نماز میں آٹھ کے بجائے بارہ تکبیریں کہیں تب بھی اس کی
نارفتہ نہیں ہوگی، لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے خلاف ہوگا۔^(۲)

واضح رہے کہ بارہ تکبیر والی حدیث ضعیف ہے اس لیے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

عن مکحول قال احمری ابو عانثہ جلس لابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسمعتہ یقول
نعم سالنا موسیٰ الاشعری وحدثنا عن الیمان کیف کان رسول اللہ ﷺ یحکم فی الاصحی
بسطر "فقال ابو موسیٰ کان یحکم اربعاً تکبیراً علی الجائر، فقال حدثنا صدق، فقال ابو
موسیٰ کذبتک کث اکثر فی البصرة، حیث کنت علیہم، قال ابو عانثہ وانا حاصر سعید
من العاصم (ابو داؤد (۱۴۰/۱، ۱۴۱) رقم الحدیث ۱۰۵۳، کتاب الصلاة، باب
التکبیر فی العیدین، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

تحذیر للمجهود (۲۰۸/۲) کتاب الصلاة، باب التکبیر فی العیدین، ط: معهد للتحقیق
الاسلامی

تتبع ربیعہ (۲۰۴) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، رقم الحدیث (۲۰۰۵) ط
المکتبۃ الاسلامیہ لائل پور

۲، قال محمد فی الجامع اذا دخل الرجل مع الإمام فی صلاة العید، وهذا الرجل یری تکبیر
من سعید رضی اللہ عنہ، فیکبر الإمام غیر ذلک، اتبع الإمام، الا اذا کبر الإمام تکبیراً لم
یکبره أحد من لبعثها، فجید لا یتابعه (الہندیہ (۱۵۱/۱) کتاب الصلاة، ابواب سبع
عن فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ)

۳، وبطلی الإمام بهم رکعتین متیا قبل الرواند، وهي ثلاث تکبیرات فی کل رکعہ ورواند
سبعہ الی سہ عشر لانه مألوف (الفرع مع الرد (۱۴۲/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط
سعید

بعض الفلاحیۃ (۹۳/۲) کتاب الصلاة، نوع يتعلق بتکبیرات العید، ط: إدارة القرآن

نے اس حدیث نہیں پائی، دوسری حدیث میں لکھا ہے۔^(۱۰)



تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے

۵۔ روزی الحجہ کی صبح فجر سے ۳ اذی الحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔
اور یہ مرد حضرات کے لیے فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، ہستہ چیخ، چلانا، اور بتکلف آواز نکالنا مکروہ اور ممنوع ہے۔^(۱)

تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ

ایام تشریق کی تکبیریں امام اور مقتدی دونوں کو بلند آواز سے کہنی چاہئیں،

= (فتاویٰ علی قولہما حتی یکبر المسافر، و اهل القرى ومن صلي وحده) (الجوهرة الیة ۱۳، ۵، ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط قدیمی

صح فتح القدیر (۸۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط رشیدیہ

صح (اصول فی هذا الرمضان علی قولہما احتیاط فی باب العبادات) (مجالس الامراء، ص ۲۴۱، مجلس الخامس والثلاثون، ط سہیل اکیڈمی لاہور)

صح البحر الرائق (۱۶۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

۱۱۔ (بحسب تکبیر التشریق) فی الاصح وصفه (الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر

الله کسر ولله الحمد) هو المأثور عن الحویل (عقب کل فرض) عینی بلا فصل یمع اداء

ادی (جماعاً) (من لجزء عرفه) و آخره (إلی عصر العید) (علی امام مقیم) بمصر

لألا ہو حویہ فور کل فرض مطلقاً ولو منفرداً أو مسافراً أو إمراً لأنه یمع لمسکونۃ (ابی

عمر الیوم الخامس) آخر آیام التشریق وعلیه الاعتماد، والعمل والفتویٰ فی عامة لامصار رکالة

الاعتصار (قوله فی الاصح) وقيل به وصحیح، یصل لکن فی الصح ان الاکثر علی

الوجوب (قوله وصفه الصح) والجهر به واجب وقيل به فہی سنی وقوله لکن اسرارة

مخالف، لأن صریح عورة کما فی الکافی (البر مع الرد) (۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱)

کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب بطلو اسم الله علی الواحد، ط سعید

النائب حسابه (۱۰۳، ۰، ۲) کتاب الصلاة، الفصل السابع والعشرون فی تکبیرات

التشریق، ط إدارة القرآن

۱۲۔ (بمصر) لعلہما حرج ما اذا جهر به للشايط، او لدفع الوسواس والحوط أو للتعليم

بدرن غلبه التواب فی الجهر فهو صح عندما لا یؤد النجس ولم یوش علی المصلین،

سہ یکسر الجهر مقرر ط کما حققه شیح فی مسائلہ کالتکشف ونحوہ بالدلائل العتہیۃ،

للبرایع والاعلاء السی (۱۵۰، ۸) کتاب الصلاة، باب تکبیرات التشریق، ط إدارة القرآن



یہ نکتہ اس مسئلہ میں ہے اور اس مسئلہ میں یہ نکتہ ہے۔

تکبیر تشریق پر حسنا پڑھنا

"عیدہ میں تکبیر تشریق پڑھنا پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۰)

تکبیر تشریق پر حسنا سیدق نماز میں

"سیدق نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۰)

تکبیر تشریق خطبہ عید میں

"خطبہ عید کی تکبیرات" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۰)

تکبیر تشریق عید کی نماز کے بعد

"نماز عید کے بعد تکبیرات تشریق" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۰)

تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے

تکبیر تشریق امام، متیم، مسافر، مفرد، جماعت سے نماز پڑھنے والوں، عورت، شب اور دیہات کے رہنے والوں پر واجب ہے۔ (۴)

رحمہ اللہ بحکمہ صدرہ اذالہ بقہ الدلیل علی التحصیل وفتاویٰ الدلیل وفتاویٰ
 بعدی : ذکرہ : منہ لی انہ بعد وراثۃ مع اصحاب الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم علی بحکمہ
 بحکمہ دسر التسلط علی ملک الایام علی وحبوب الحیو مالک کبر فیہ، ولد الفی عہدہ بحکمہ
 غویہ اعلم الس ۱۳۶ کتاب الصلاۃ باب تکبیرات التشریق . ط دار الفرائ
 ، مجموعہ رسائل اللکوی ، رسالہ باب حد الفکر فی الحیو مالک کبر ، ۱۳۸ ، باب الناس لی
 ذکر ما مع الحیو وبعی تکبیرات التشریق ط دار الفرائ
 ط انظر الحاشیۃ المابذہ ، رقم ۱ ، علی الصفحۃ ، رقم ۱۲ ایضا

۴۱ ، ووجوبہ علی امام عقبہ کبر وعلی منہ ، مسافر او فردی او امرؤ ، بالنسبہ لکن المر
 صحابہ وبعی عقبہ عقبہ الندی مسافر واولاد ووجوبہ قور کل قرص مضطرب ولو منفرد
 مسافر او امرؤ لاسہ مع للمکسورہ ، ودر مع ارد ، ۲ ، ۱۹۰ ، کتاب الصلاۃ ،

تکبیر تشریق عید کی نماز کے بعد



تکبیر تشریق کہنا بھول گیا عید کی نماز کے بعد

”عید النحر کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول یا“ منان کے تحت
دیکھیں۔

تکبیر زائد دوسری رکعت میں بھول جائے

اگر عید کی دوسری رکعت میں قراءت کے بعد تکبیر بھول جائے اور رکن
میں پائے تو رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، تکبیر کہنے کے لیے قیام کی طرف عمود
نہ کرے۔^(۱)

تکبیر زائد میں ہاتھ اٹھانا

عیدین کی چھ زائد تکبیرات میں ہاتھوں کو کان تک اٹھا کر چھوڑ دیا جائے، پہلی
رکعت میں تین تکبیرات کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لئے جائیں اور آخری
رکعت میں تین تکبیرات کے بعد ہاتھ نہ باندھے جائیں، بلکہ چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع
میں چلے جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیرات کے درمیان ہاتھ اٹھاتے

کتاب العیدین مطلب المختار، الدبیح اسمعیل، ط سعید

صحیح علی المراقی (ص ۵۳۹، ۵۴۰) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدوسی

البحر الرئی (۱۶۳، ۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

کمالیہ رکع الامام قبل ان یکبر فی الامام یکبر فی الركوع ولا يعود الی القیاء لیکبر فی

مناظرہ سرابہ فلا یرفع علی المختار (اندلس مع النور، ۱۷۳/۲) کتاب الصلاة، ط

حدیث ط سعید

المنار حایہ (۸۹/۲) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، ط

الذکر العرب

مسند بحالی مع البحر (۱۶۱، ۱۶۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

الہدیہ (۱۵۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

۱ تکبیر زائد کے درمیان وقفہ

عیدین کی عکبروں کے درمیان کوئی مستونہ نہ کرئیں، اور، تکبیروں سے درمیان میں مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ نہ ناچاہیے، ہاں اگر وہ جس جوم کی وجہ سے کی پیش کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔^(۱)

تکبیر کثرت سے پڑھنا خطبہ میں

”خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۲۰)

تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ چانا

عید گاہ میں جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے، بہت تر کرنے کے بارے میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے بیان کیا ہے کہ عید گاہ پہنچنے پر تکبیر

(۱) علیہ ان اصحاب دھوا الی رفع العیدین عند کل تکبیرۃ، وفي التلخیص التجرید فیہ علی عمر رسی اللہ علیہ کہ ان یرفع یدہ فی التکبیرات (اعلاء السی (۱۴۲/۸) ج ۱ العیدین، باب کعبۃ صلاۃ العیدین، ط (ادارۃ القرآن)

(۲) یرفع یدہ فی الرواند ویرسل یدیں میں التکبیریں ولا یضع، (بدیہ ۱۵۰) کتاب الصلاۃ، باب اسابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط (شدیہ)

(۳) ویرفع یدہ فی الرواند (قیدہ ملاحظہ عن مکبر الركوع الثاني فانه لحق بها حتى لا یوحوہ ایضاً مع انه لا رفع فیہ) (لدر مع الرد (۱۴۴/۲، ۱۴۵) کتاب الصلاۃ، باب العیدین ط سعید)

(۴) وأشار المصنف الی انه یسکب میں کل تکبیرتیں، لانه لیس بیہما ذکر مسون علیہ ویتدا یرسل یدہ عدما، وفردہ مقدّر ثلاث سبحات بروا الاسناد، و ذکر فی البیروط۔ حد القدر لیس لازم بل یختلف بکثرة الرحام والذنه، البحر الرائق (۱۴۲/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید)

(۵) وفي فی الفلاح مع الطحطاوی، ص ۵۴، کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین ط قدسی (۶) الدر مع الرد (۱۴۲/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید



پڑھنے کا سلسلہ ختم کر دے، اور دیگر بعض فقہاء نے کہا عید کی نماز شروع ہونے پر ختم کرے، (۱) عید الفطر میں آہستہ اور بقرہ عید میں ذرا آواز سے تکبیر کہی جائے۔ (۲)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے گھر سے نکلتے، تو گھر سے لے کر عید گاہ تک تکبیر کہتے ہوئے تشریف لے جاتے۔ (۳)

تکبیر کہنا عید میں

”خطبہ کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۶۴)

تکبیر کے بغیر خطبہ

عیدین کے خطبہ کے شروع میں تکبیر تشریق پڑھنا مستحب ہے، لہذا اگر کسی امام نے عید کا خطبہ پڑھا لیکن تکبیر کہنا بھول گیا تو خطبہ ادا ہو جائے گا، اور نماز بھی

۱۰۔ لم يشرع في المصلي مكبرا سرا ويقطعه أي التكبير إذا انتهى إلى المصلي في ربه جرم بها في المذنبية، وفي رواية إذا أتم الصبح الصلاة (مرافق الفلاح (ص ۵۳۱) كتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط قدیمی)

تکبیر کہنے کے طریقے میں الاضحیٰ جہراً ويقطعه إذا انتهى إلى المصلي وهو المأخوذ به وفي الفطر المستحب من مذهبه أنه لا يجوز وهو المأخوذ به كذا في النهاية، وفاقا لمستحب النهدي (۵۰/۱) كتاب الصلاة، المباح عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ

۱۱۔ البحر الرائق (۱۶۰، ۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

۱۲۔ عن ابن عمر "أنه كان إذا غدا يوم الفطر ويوم الأضحى يحهر بالتكبير حتى يأتي المصلي،

سواء تكبير حتى يأتي الإمام (إعلاء المس (۱۱۳/۸) رقم الحديث ۲۱۱۴، أبواب العیدین

باب ما، في التكبير في طريق المصلي، ط إدارة القرآن

۱۳۔ المسند لكبرى للبيهقي (۴۷۹/۳) رقم الحديث ۲۳۳۸، كتاب صلاة العیدین باب

محرم ليد الفطر ويوم الفطر، ط دائرة المعارف المطامية، حيدر آباد، هـ

۱۴۔ كسر العمال (۹۹) رقم الحديث ۱۸۱۰۲، حرف المير كتاب الشمس، الباب

الناس في مسائل تتعلق بالعبادات، الفصل الرابع في الصوم، ط مؤسسة الرسالة



ہو جائے گا، باقی مستحب پر عمل کرنے کے ثواب سے محروم رہے گا۔^(۱)

تنبیہ میں ہاتھ اٹھانا

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا سنت ہے، اگر کسی نے عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک نہیں اٹھایا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ آئندہ ایسا نہ کرے ورنہ سنت ترک کرنے کی وجہ سے ثواب پورا نہیں ملے گا۔^(۲)

تکبیروں کے درمیان وقفہ

”تکبیر زائد کے درمیان وقفہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (حصہ ۹۶)

۱۔ (مخطب بعد خطبہ) (وبدا بالتکبیرات فی خطبہ العیدین، المستحب ان یستفتح لاریب سبع تکبیرات غیری، والذاتہ سبع) (المحرر الرائق (۲۶/۲) کتاب الصلاة باب صلاة العیدین، ط: سعید)

۲۔ (مخطب بعد خطبہ) (وعامة) (وبدا بالتکبیر فی خمس) (خطبہ العیدین، المستحب ان یستفتح الأولی سبع تکبیرات غیری ای مقدمات (والذاتہ سبع) هو السنة، مدبر مع رد، ۱۵۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: سعید
۳۔ (سانح حاشیہ، ۹۸/۲) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، کتبہ صلاة العید، ط: إدارة القرآن

۴۔ (قرنہ ویرفع یدہ فی الرواند) ای عسا باہتمامہ شمس ادبہ (شامی (۴/۲۷۷)
۵۔ (کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)
۶۔ (سنة سورعان سے الہدی، وترکھا یوحی اباءة وکراهیة کالجماعة والادان ولافانہ وحرمانہ شامی (۱۰۳/۱) کتاب الطہارة، مطلب فی السنة وتعرفہا، ط: سعید
۷۔ (ویرفع یدہ فی الرواند ویکب میں کال تکبیر میں مقدار ثلاث لسیحات ویرسل لیدین سے تکبیریں ولا یقع، الیئدیہ (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ)

۸۔ (المحرر الرائق (۲۹۳/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: رشیدیہ
۹۔ (مدامع السباع، ۲۰۰/۲) کتاب الصلاة، فصل واثنا یان لدر صلاة العیدین وکتابہ دانیہ، ط: سعید

جماعت

عید کی نماز انفرادی طور پر ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی، جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، اور جماعت صحیح ہونے کے لئے کم سے کم امام کے ساتھ ایک مقتدی کافی ہے، یعنی عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے کل دو آدمی کافی ہیں۔^(۱)

جمعہ کے دن عید ہو

اگر جمعہ کے روز عید الفطر یا عید الضحی ہو تو جمعہ اور عیدین دونوں کی نمازیں پڑھنا واجب ہیں۔^(۲)

سحب صلاتها فی الاصح علی من تحب علیہ الجمعة بشرائطها المتقدمة سوى الخطبة في الرد لكن عترض ط ماذكره المصنف بان الجمعة من شرائط الجماعة التي هي جمع ، حدھا مع الإمام كما فی النهر (رد المحتار ۱۶۶/۲) باب صلاة العیدین، ط سعید ، ثم نعم بل ان يقال من شرائط الجماعة التي هي جمع و لو احدثها مع الإمام جماعة فكيف يصح ، ط ان شروط الجمعة والنهر الفائق (۱/۳۷۳) باب صلاة العیدین، ط دار الكتب العلمية ، الحنفية قالوا صلاة العیدین واجبة في الاصح عسى من تحب علیہ الجمعة بشرائطها، سواء كذب شرائط وحوب او شرائط صحة، الا ان يستثنى من شرائط الصحة الخطبة، فإنها تكون قبل الصلاة في الجمعة وبعدها في العید، ويستثنى أيضا عدد لجماعة، فلو الجماعة في صلاة العید تنحل بواحد مع امام بخلاف الجمعة، وكذا الجماعة فإنها واجبة في العید یأثم تركها وبن صحت صلاة بخلاف في الجمعة، فإنها لا تصح الا بالجماعة وقد ذكرنا معنى الواجب عند الحنفية في احسان الصلاة وغيرها، فارجع اليه (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/۳۳۵) دليل صلاة العیدین، مباحث صلاة العیدین، ط دار احیاء التراث العربی، بیروت

مسجد عن يعقوب عن أبي حنيفة رضي الله عنهم عيدان اجتماع في يوم واحد ، فالأول منه الآخر فريضة ولا يترك واحد منهما (لجامع الصغير مع شرح النافع الكبير ۱/۱۱۳) باب في العیدین ، والصلاة بعرفات والنكیر في أيام التشريق ، ط عالم الكتب وادارة العراق ، الهدایہ (۱/۱۸۴) كتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط رحمانية

طعطارى عسى الدر المختار (۳۵/۱) كتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط رشیدیہ =



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
الطاهر الطيب
الطاهر الطيب
الطاهر الطيب





۱۶۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: (۱)

جعفر ابن محمد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ و ساری دار ہاس
بقراہ عید کو زیب تن فرماتے۔^(۲)

عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں حضری چادر میں ملبوس ہوتے جس کی لمبائی چار ہاتھ ایک پاشت تھی۔^(۳)

چندہ کرنا

عید کی نماز سے پہلے یا خطبہ کے بعد چندہ کرنا جائز ہے، خطبہ کے دوران چندہ

عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة الأحمر في المدينة وجمعة
أسس الكرى للبيهقي (٢٨٠/٣) كتاب صلاة لعبد بن باب لربنه لعبد ط ذره لعبد
الغايه عبد

١٠ «عبرني جعفر بن محمد عن أبيه عن حماد بن أبي النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس مرة حبرة
في كل عبد (تلخيص الحبير (١٩٣/٢) رقم الحديث ٦٤٤، كتاب صلاة العبد في
فاز الكتب العلمية)

عن عمرو بن العباس الربير رضى الله عنه قال كان رداء رسول الله صلى الله عليه وسلم أندي
بشرح فيه المصطر ولاصحن ثوب حصرمي طوله أربعة أذرع وعرضه ثمانون وشر (صلى
فهذه الرشاد في سيرة خير العباد (٨٩ / ٣١) جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في
بعض أبواب الأول في أدابه صلى الله عليه وسلم قبل الصلاة ط دار الكتب العلمية
مكتبة ابن أبي شيبه (١٥٦ / ٢) رقم الحديث ٥٥٩٢ كتاب الصلاة باب في الثياب
الطال والزينة لها ط الدار المظفية

کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ تودہ سے خطبہ سننا واجب ہے۔^(۱)

چھت ڈالنا عید گاہ پر

عید گاہ پر مستقل طور پر چھت ڈال کر کسی بھی روایت میں منقول نہیں، اور عید گاہ پر چھت ڈالنے سے عید گاہ مسجد کی طرح بن جائے گی، جبکہ فقہاء کرام نے عید کی نہ کے لئے صحرا یعنی کھلے میدان کی طرف نکلنے کو سنت لکھا ہے، اور چھت ڈالنے سے، ”صحرا“ کے حکم میں نہیں ہوگا۔^(۲)

چھ تکبیرات سے زائد تکبیریں

”تکبیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ ص ۵۰

(۱) (۱) وکیل ما حرم فی الصلاة حرم فیها (ای فی الحظیة خلاصة) وغیرہ ما حرم اکل وشراب وکلاه وروسیحہ وورد سلام أو أسرا بمعروف بل یجب علیه أن یستمع یرسکت، المربع الرد: (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعید

(۲) (۲) کبرہ البعث والاعطاء فحجب ما یحجب فی الصلاة (حاشیة الطحطاوی علی مزار الفلاح) (ص ۵۲۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجمعة، ط: قدیمی

(۳) (۳) قوله ویکبرہ النحطی للسؤال بکل حال، فان فی النهر والمختار ان السائل ان کان لا یدرس یدعی المستصحب ولا یتعطی الرقاب ولا یسأل الحائض بل لا ید منه فلا یأس بالسؤال ولا یعط

ومثله فی سراویة وفيها ولا یجوز الاعطاء اذا لم یکنوا علی تک المصنعة المدکورة المختار، (۲۳/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی لصدقة علی سؤال المصنعة ط: سعید

(۴) (۴) البندیة (۲۸) کتاب الصلاة، باب السادس عشر فی صلاة لجمعة، ط: رشید

(۵) (۵) البحر الرائق (۵۷۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، قبیل باب العیدین، ط: سعید

(۶) (۶) (والعبروح الیها) ای الحیاة لفلاة العید سنة (المربع الرد (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة باب العیدین، ط: سعید

(۷) (۷) لبحر الرائق (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۸) (۸) حاشیة الطحطاوی علی المرافی (ص ۵۳۱) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین قدیمی



حج کرام سے لے، عید، شعی کی نماز

عید کی نماز ہر مسلمان مرد، عاقل، بالغ اور تہ پر شہ، نہی شہ، تنصہ اور بڑے گاہوں میں جہاں تقریباً ڈھائی اتمین ہزار کے قریب آیا کی ہو، واجب ہے، لیکن حج کرام پر حج کے دوران مناسک حج (مثلاً مزدلفہ، شیطان کو مٹی میں ٹھکری مارنا، متع اور قارن ہونے کی صورت میں قربانی کرنا، پھر طواف زیارت وغیرہ حج کے طواف میں مصروف ہونے کی وجہ سے عیدالضحیٰ کی نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔^(۱)

حجرہ کرایہ پر لین عید کی نماز کے لیے

”عید کی نماز کے لیے حجرہ کرایہ پر لینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ ص ۱۰

حدث لاحق ہو جائے

اگر کسی آدمی کو عید کی نماز میں حدت لاحق ہو جائے (وضو نوٹ جائے) تو اگر وضو کے لئے جانے کی صورت میں جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر وضو کرنے کی صورت میں امام کی اقتداء میں کم سے کم ایک رکعت نماز ملن ممکن ہے تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔^(۲)

(۱) لیس علی اہل مسی یوم النحر صلاة العید لانہم فی وقتہا مشغولون زادہ المسک (شامی، ۳/۱۸۶) کتاب الاضحیہ، ط سعید

(۲) نور الاحکام شرح غرر الاحکام (۲/۲۸۱) کتاب الاضحیہ، وقت الاضحیہ، ص ۱۰۰ حید، نواب (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط سعید

(۳) (۱) عید، ای یحضر الیمم لخوف فوت صلاة عید (۲) کان المقدی بحیث بدرك بعضہا مع الإمام لو تو صلا لا تیمم (لو بناء) ای لو کان یسی بناء حذر له الیمم



حنفی امام شوافع کو عید کی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

حنفی امام، شوافع کو عید کی نماز پڑھا سکتا ہے، مگر اپنے طریقہ پر پڑھا۔
مقتدیوں کو ان کی اتباع کرنی ہوگی، اور اگر مقتدی راضی نہ ہوں، تو شوافع میں سے
کوئی امام بن جائے، اور حنفی ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لیں، اور ان کو امام کی اتباع
میں تکبیریں زیادہ کہنی ہوں گی۔^(۱)

حنفی، شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے

اگر حنفی مقتدی شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے تو اس کو عیدین کی
تکبیرات میں شافعی امام کی اتباع کرنی چاہیے۔^(۲)

= (تیسرے الحاقی (۱۳۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ط دار الکتب العلمیۃ / اشرفیہ مکتبہ
قولہ (و عید ولو شاء) ہی بحر التیمم لخوف قرب صلاۃ عبد ولو کان الخوف بقاء صلاۃ ہذا
لانی بدل لان کان اماما ففی رواۃ الحسن لابنعمہ ولی ظاہر الروایۃ بجزئہ، لآنہ بخلاف الخوف برؤال
السمی حتی یولم یخف لایجرئہ وان المقتدی یحکمت بمرکب بعضہا مع الإمام لو توفقت لآنہ لایتمم انفا
لایمکن اداءہ ابالی بعدہ (البحر الرائق (۱۵۸/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ط سعید)

= حاشیہ الخططاوی مع المرآی (ص ۱۱۸) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ط قدیمی
۱) ولو راد تابعہ الی سنیۃ عشر، لآنہ ماتور (قولہ ولو راد تابعہ الخ) لآنہ تبع لإمامہ فتجب
علیہ متابعتہ و مرکب رآیہ برآی الإمام لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام "إنما جعل لیؤتم بہ فلا یختلفون
علیہ" فمالہ بظہر حظوہ یقیں کان اتباعہ واحدا، ولا یطہر الخطا فی المجتہدات (الدر
مع الرد (۲-۱) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید)

= البحر الرائق (۱۶۱/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید
= الہدیۃ (۵) کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدیہ
۲) اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالتامی فیبحر ما لم یعلم صہ ما یصلی الصلاۃ علی الخطا
المقتدی علیہ بالاحماع والممی اند یجوز فی المرآی بلا کراہۃ وفی غیرہ معها رشامی (۱)
۵۶۳، کتاب الصلاۃ، باب الامامہ مطلب فی الاقتداء بشافعی و بحرہ هل یکرہ ام لا؟ ط سعید

= الہدیۃ (۱-۸۳) کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، لفصل الثالث فی بیان من
یصلح إماما لفرہ، ط رشیدیہ

= انظر الحاشیۃ السابقۃ انما أیضا

نہیوں کے درمیان بیٹھنا

”دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۳۶)

نہیوں کے درمیان کا جلسہ

جمعہ اور عیدین کے دونوں خطبوں کے درمیان قصداً جلسہ نہ کرنا بُرا اور مکروہ

ہے، اس لیے جلسہ کرنا چاہیے۔^(۱)

خطبہ بلند آواز سے دینا

خطبہ بلند آواز سے دینا ضروری ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی

روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو آنکھیں لال

ہو جاتیں اور آواز بلند فرماتے۔^(۲)

۱. والخامس عشر الجلوس بين الخطبتين والاصح أنه يكون مسيئاً بترك الجلسة بين الخطبتين، كذا في الفية (الهدية (۱۳۷/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس في صلاة الجمعة، ط. وشيخه)

۲. (بمس خطبتان) خفيضان (بجلسة بينهما) بقدر ثلاث آيات على المذهب، وتاركها سي على الاصح (الفرع مع الرد (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط. سعيد) ۳. المعتمد للرائق (۱۳۸، ۱۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط. سعيد

۴. عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خطب الناس حمرب عيائه ورفع صوته واشدّ غضبه كأنه منذر جيش يوحى اليه من ربه (الهدى والرشاد في سيرة خير العباد (۶۱۶/۸) جامع ابواب سيرته صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة وليدتها، الباب الرابع في سيرته في خطبته صلى الله عليه وسلم، ط. دار الكتب العلمية) ۵. المطبوعات لابن سعد (۳۷۷/۱) رقم الحديث ۸۸۲، ذكر صفته صلى الله عليه وسلم في خطبته، ط. دار صادر.

۶. مستدركي حلي (۹۰/۳) رقم الحديث ۱۴ ۲، مستدرك حلي، ط. دار المعاصرون للتراث



خطبہ پڑھنے کا طریقہ

نبی کریم ﷺ جب خطبہ دیتے تو چشم مبارک سرٹ ہو جاتی، آواز بلند اور طرہ کام میں شدت آ جاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے اور آپ مخاطبین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔^(۱)

پر جوش مقروں کی طرح آپ ہاتھ تو نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھنا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔^(۲)

لہذا اگر عالم اور خطیب موقع کی مناسبت سے حاضرین سے خطاب کرے اور ترغیبی مضمون کو ترغیب اور ترہیبی مضمون کو تنبیہ اور ترہیب کے انداز میں پڑھے تو ہر اور مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱) عن حماد بن عبد اللہ رضى الله عنه. ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيونه، وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه لم ينطق بحرفٍ يقول عتاكم مناكم، ويقول بعثت أنا والساعة كهاتين، ويقولون ابن اصبعة العصابة والوسطى، ويقول أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله، وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم، وخير الأمور محدثاتها، وكل بدعة ضلالة، ثم يقول أنا أولى بكل مؤمن من نفسه، من ترك مالا فليأمله ومن ترك ديناً وحسبنا الله وعلى (صحیح مسلم، ۳۳۹/۱) کتاب الجمعة، رقم الحديث ۴۰۰۵، ط رحمانیہ، و (۲) کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم الحديث ۴۰۰۳، ط مكتبة البشري، سن الثاني (۱۳۴/۱) کتاب صلاة العیدین، کیف الخطبة، ط قديمی

من اس ملاحہ (ص ۱۰۰) باب اجتناب البدع والجدل، ط قديمی

(۲) عن حماد بن زوية أنه رأى بشر بن مروان على المنبر وهو يديه فقال قبح الله ما في اليدين، لقد رأيت رسول الله ﷺ ما يريد على أن يقول يده هكذا، وأشار بأصبعه المصباح رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابيح (ص ۱۲۴) باب الخطبة والصلاة، ط قديمی)

صحیح مسلم (۳۳۱/۱) رقم الحديث ۴۰۱۴، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ط مكتبة البشري، و (۳۳۱/۱) ط رحمانیہ

مصنف ابن أبي شيبة (۸۳/۴) رقم الحديث ۵۲۵۲، کتاب الصلاة، باب في الرجل يخطب بشير يده، ط شركة دار الفيلة، مؤسسة علوم القرآن



نبی کریم ﷺ خطبہ کے وقت قبلہ کی طرف پشت کر کے لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے تھے۔^(۱)

اس لیے علامہ ابن حجر وغیرہ محققین دائیں بائیں رخ کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔^(۲)

ہاں رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں حرج نہیں۔
نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ترغیب و ترہیب کے مضامین وہی شخص صحیح انداز میں ادا کر سکتا ہے جو معنی اور مضمون سے واقف ہو، ناواقف شخص ایسی غلطی کر سکتا ہے جو واقف کی نظر میں مضحکہ خیز ہو، لہذا خطبہ میں جو بھی انداز اختیار کیا جائے وہ سمجھ کر اختیار کیا جائے۔^(۳)

۱۔ ومما ان يستقبل القوم بوجهه ويستدير القبلة، لأن النبي ﷺ هكذا كان يحطب (مدائع البدائع (۱/۲۶۳)، كتاب الصلاة، فصل: وأما بها شروط الجمعة، ط: سعيد)
۲۔ التبايع غانية (۲/۶۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، شروط الجمعة، الشرط الخامس، الخطبة، ط: إدارة القرآن
۳۔ ولا يلتفت يمينا وشمالا لافي شيء منها قال ابن حجر في شرحه: لأن ذلك بدعة وبؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع: ومن السنة أن يستقبل الناس بوجهه ويستدير القبلة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحطب هكذا (شامی: (۲/۱۳۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

۳۔ لیسہ ما یعمله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبي ﷺ في الخطبة الثانية لم أره من ذكره، والظاهر انه بدعة ينبغي تركه لتلايتهم آفة سنة، لم رأيت في مهاج السوي، قال ولا يلتفت يمينا وشمالا في شيء منها، قال ابن حجر في شرحه: لأن ذلك بدعة وبؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع: ومن السنة أن يستقبل الناس بوجهه، ويستدير القبلة، لأن النبي ﷺ كان يحطب هكذا (شامی: (۲/۱۳۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

۴۔ غسلة القاري (۶/۳۱۹) رقم الحديث ۵۲۱، كتاب الجمعة، باب (۲۸) يستقبل الإمام القوم واستقبال الناس الإمام إذا خطب، ط: دار الكتب العلمية
۵۔ طحاوي على المرافی (ص: ۵۱۳) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قليمی



ذکر ہے کہ یہ میں مانتا تھا کہ ”آئین“ ہے

یہودی اور یہی ہے وہ۔ یہ خطبہ میں خطیب کے عام کے وقت حاضرین ہ
تے اس لئے ”آئین“ بنانا صحیح ہے، لیکن اس لئے کہ انہماک ہوں گے اس سے اس سے پہلے
الزم ہے۔“

خطبہ راز کرنا مکروہ ہے

زیادہ خطبہ دینا مکروہ ہے، لیکن خطبہ جس قدر بھی ہوسنا ضروری ہے،
اور لمبا خطبہ دینے کی کراہت خطیب کے حق میں ہوگی، حاضری کے حق میں
نہیں ہوگی۔ (۲)

- ۱۔ (مابعدہ المؤذون حال الخطبہ من الصلاۃ علی النبی ﷺ والترغی عن الصحابة والاعمال، سلطان ناصر بنعی ان یكون مکروہا اتفاقا) (خططاوی علی مراقی الفلاح (ج ۱) ص ۵۱۳ کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط قدیمی)
- ۲۔ (درمع الرد (۱۶۰۲) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی حکم المرقی ہیں ہدی الخطب، ط سعید)
- ۳۔ (التارحاجہ (۲- ۶۸) کتاب الصلاۃ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاۃ الجمعة، النوع الثاني فی شرائط الجمعة، ط (دائرة القرآن)
- ۴۔ (الرمع عشر، تحفیف الخطب من سورۃ من طویل المفصل ویکرہ التطویل، الہدیۃ (۱۳۰۰) کتاب الصلاۃ، باب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ط (شیدہ)
- ۵۔ (الحر الراسی (۱۳۹۲) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعة، ط سعید)
- ۶۔ (روی الحسن عن ابي حمزة انه خطب خطبة جمعة (السر الرائق (۱۳۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعة، ط سعید)
- ۷۔ (مائی (۱۳۹۲) ط سعید)
- ۸۔ (لہذا صحیح الامام فلا صلاۃ ولا کلام ولان الکلام یستند طبعاً فیحل بالاسماع واما لیس الخطب فالتکلام مکروہ معروضاً ولو کان امر بمعروف (السر الرائق (۵۵/۲) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعة، ط سعید)
- ۹۔ (شامی (۱۵۹۲) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط سعید)



خطبہ دوسرے شخص نے دیا

اگر عید کی نماز ایک شخص نے پڑھائی اور خطبہ دوسرے شخص نے پڑھا تو نماز

بہ جائے کی مگر بہتر و مناسب یہ ہے کہ خطبہ نماز ایک ہی شخص پڑھتا ہے۔^(۱)

خطبہ سنت ہے

عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت ہے، لیکن اس کا سنتا واجب ہے۔^(۲)

(۱) (لابسی ان بصلی غیر الخطیب) (الہندیہ (۱/۴۰۱) کتاب الصلاۃ الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ط: رشیدیہ)

(۲) (لابسی ان بصلی غیر الخطیب) لانیہا کشی واحد فان فعل بان خطب صبی بان لمصلی (صی باغ جار و هو المختار (شامی (۱۶۲/۴) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة ط: سعید

(۳) (الناظر غائبہ (۶۶/۲) کتاب الصلاۃ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاۃ الجمعة شرائط الجمعة، ط: إدارة القرآن،

۴) (تجب صلاتہا) فی الأصح (علی من تجب علیہ الجمعة بشرائطها) المتقدمة سورۃ الخطبہ (فانہا سبۃ بعدها) (قوله) فانہا سبۃ بعدها (بین للفرق وهو انہا فیہا سبۃ لا شرط و بہ بعدہ لانہا بخلاف الجمعة، قال فی البحر حتی لو لم یخطب أصلاً صح وأما ترک السبۃ الدر مع الرد (۱۶۶/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید)

۵) (مرآۃ الفلاح مع الطحطاوی (ص ۵۲۸) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط: قدسی
۶) (الناظر غائبہ (۸۸/۴، ۸۹) کتاب الصلاۃ، الفصل السادس والعشرون فی صلاۃ العیدین ط: إدارة القرآن

۷) (کل ما حرم فی الصلاۃ حرم فیہا) ای فی الخطبۃ، خلاصہ وعبرہا فیحرم اکل وشرب و علاء ولو لم یسبحا أو رد سلام أو امر معروف، بل یجب علیہ أن یمسح ویسکت وکذا یجب الاستماع لسانہ الخطب، کخطبہ الکاج، وختم، وعید علی المتمد (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ۱/۳۴۷) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط: دار المعرفۃ، بیروت، وط: رحابہ
۸) (قوله) ویخطب بعدها خطبتین (اقضاء بعبہ علیہ السلام بخلاف الجمعة) (فی تعید سبۃ شرط، ولہذا اذا خطب قبلہا صح وکرہ، لأمره حالہ السبۃ، کما لو ترکہا أصلاً) (تجب السکوت والاستماع فی خطبۃ العیدین، وخطبۃ الموسم، البحر الرائق، ۶۲/۴) (کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید)

۹) (در مع الرد (۱۵۹/۴) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط: سعید

کھڑے ہو کر خطبہ دے، چونکہ عید کے خطبہ سے پہلے اذان نہیں، اس لئے منبر پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

خطبہ عید الاضحیٰ (اولیٰ)

منبر پر کھڑے ہو کر نو (۹) بار تکبیر تشریق کہے، پھر خطبہ شروع کرے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
بِالسَّعَةِ وَالْإِعْلَانِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْيَانَ وَشَرَّفَهُ
عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْجَنَّاتِ وَحَصَّنَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِمَرْبِهِ الْمُنْتَظَرِ
وَالْإِحْسَانِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
الْحَمْدُ بِالسَّعَةِ وَالْإِعْلَانِ، سُبْحَانَ الَّذِي جَعَلَ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامَ
لِلنَّاسِ وَجَعَلَ الْحَرَمَ أَمَّا لَهُمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَطَعْيَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ بِالسَّعَةِ وَالْإِعْلَانِ، سُبْحَانَ
الَّذِي جَعَلَ الْحَجَّ مُطَهَّرًا مِنَ الذُّنُوبِ وَدَامَ تَذَكُّرُوبُ وَوَعْدُ لِنُجْحِ
وَالْمُغْتَمِرِينَ بِذَارِ الْحَسَنِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لِلَّهِ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ بِالسَّعَةِ وَالْإِعْلَانِ، سُبْحَانَ مَا أَعْظَمَ شَأْنَهُ وَوَعْدُ
لِلنَّاسِ أَوَّلَ بَيْتٍ وَجَعَلَهُ مُبَارَكًا وَجَعَلَ الْإِفْتِدَاءَ تَهْوِي إِلَيْهِ فِي كُلِّ رَمَانٍ،
لِلَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ بِالسَّعَةِ
وَالْإِعْلَانِ، سُبْحَانَ مَنْ أَوْحَى الْأَصْحَابِ لُطْفًا وَكَرَامَةً وَدَامَ سُنَّةُ الْحَسَنِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَصَارَ ذَلِكَ سُنَّةَ تَأَهَّلِ الْإِسْلَامِ إِلَى يَوْمِ الْإِحْسَانِ، اللَّهُ

۱۔ اقرہ۔ وما یس فی الجمعة ویکره، یس فیها ویکره، ای لا التکبیر وعدم الجلوس قبل شروع
لها لأنها سنة هنا لا فی خطبة الجمعة (شامی ۱/۴۵۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
۲۔ مرا فی الفلاح مع الطحطاوی (ص ۵۳۵) کتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط قدیمی
۳۔ حاشیہ الطحطاوی علی الدر (۱/۳۵۳) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ

اَتَكْبِرُ اللّٰهَ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسَّ
 وَالْاِغْلَانِ، قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَدَّ
 الْاَصَاحِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ سُنَّةُ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْ
 فَمَالَا فِيْهَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَفْعَةٍ حَسَنَةٍ سَمَّوْا صَحَابِيَّكُمْ لِيَسْ
 عَلَى الصَّرَاطِ مَطَابِيَّكُمْ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَنْ اللّٰهُ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ الْحَيَّوَانِ، **س**
 اَتَكْبِرُ اللّٰهَ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسَّ
 وَالْاِغْلَانِ، وَاذْعُوْا اللّٰهَ بِحُلُوْسِ الْجَانِ رِثًا اَرْحَمًا وَعَافَا وَاعْفَ عَنْ
 وَاعْمُرُوا وَقَدْ مِنْ عَذَابِ الْيَّسْرِ اِنَّ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
 اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسَّ وَالْاِغْلَانِ.

خطبہ عید الاضحیٰ (ثانیہ)

منبر پر پہلے سات (۷) بار تکبیر تشریق پڑھ کر خطبہ ثانیہ پڑھے۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
 الْحَمْدُ. الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَالِمًا قَدِيْرًا حَيًّا قَيُّوْمًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا،
 وَشَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظّٰهَرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عَلِيْمٌ وَشَهِدَ اَنْ سَيِّدًا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. هُوَ سَيِّدُ
 الْمُرْسَلِيْنَ وَحَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَشَفِيْعُ الْمَذْمُوْمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَغْلُوْمَتِكَ وَمَدَادِ كَلِمَتِكَ وَكَدَلِكِ
 عَلَى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ



الصِّلَحَيْنِ بِرُخْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ لَا تُسَمِّعْ عَلَى الْمَسْرُوحِ نَاحَ الْعَرِ
وَالْكَرَامَةِ الْقَامِرَ بِأَوَّلِيَّةِ لِحَاظِهِ وَالْأَمَامَةَ وَفِي حَانَةِ الْإِسَاءِ فِي الْعَدْرِ
الْمُشْرِفَ لِحُدُودِهِ وَضَخْمَتِهِ آدَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ الْبَيَارِ مَدِيدَ أَرْبَابِ
الشَّخْصِيْقِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَامَ الْمُتَّقِينَ سَيِّدَا عَمَدِ الدِّينِ سَيِّدِي مُحَمَّدِي
بِكُرِّ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى ثَانِيِ الْخُلَفَاءِ وَرِاسِ الْإِسْمَاءِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَآمَامِ الْمُسْلِمِينَ سَيِّدَا غَمَرْنَا فِي الْخُطَابِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى ثَالِثِ الْخُلَفَاءِ سَيِّدِ أَصْحَابِ الْحَيَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَامِ



لَاكْرَمِيْنَ سَيِّدَا غُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى رَاسِ
الْخُلَفَاءِ أَسَدِ اللَّهِ فِي مَعْرَكَةِ الْأَعْدَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَامِ السَّامِعِينَ
سَيِّدَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الْعَنْسِ الْمَكْرَمِ
بِئْسَ النَّاسِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ سَيِّدَا الْحُمْرَةِ وَسَيِّدَا الْعَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ سَيِّدَا الْحَسَنِ وَسَيِّدِ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى بَيَاتِهِ الظُّهَيْرِ رَبِّهِ وَرَقَّةِ وَامِ



كَلَشُومِهِ وَغَاطِئَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَارِوَاغِهِ الْمُظْهِرِ وَعَلَى سَائِرِ
الضُّحَاةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مَنْ
نُصِرَ دِينُ سَيِّدَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْعَلْ مِنْهُمْ وَأَخْذَلْ مَنْ
حَدَلَ دِينِ سَيِّدَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْ مِنْهُمْ أَمْسَ
عِبَادِ اللَّهِ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ دِي الْغُرَبَى
وَيَنْهَى عَنِ الْمَحْشَاءِ وَالْمُسْكَرِ وَالْبَغْيِ عِظْكُمْ لِعِظْمِكُمْ يَذْكُرُوا
اللَّهُ يَذْكُرْكُمْ وَاذْكُرُوا يَنْسَ بِلَكُمْ وَلَدُكُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوَّلَى وَأَعَزُّ
وَأَجَلُّ وَأَمُّ وَأَهْمُ وَأَفْزَى وَأَكْثَرُ

خطبہ عید الفطر (اولی)

منبر پر کھڑے ہو کر نو (۹) بار تکبیر تشریف کیجئے، پھر خطبہ شروع کریں۔

لِلّٰهِ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

الحمد لله الحمد لله سبحان من نور قلوب العارفين بسراج هدى

و تعرف و سرح صدور الصائمين نور المعصوم والایمان و اى

عده لموسى صبيہ شهر رمضان، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

و لله كبر الله اكبر و لله الحمد سبحان من فتح لهنم من ابواب

رحمة و الرضوان و وعدهنم بدخول باب من ابواب الجنان كما

حررنا سيدنا نبي آخر الزمان ان في الجنة بابا يقال له الرّيان لا يدخله

الا الصائون شهر رمضان، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

لله كبر و لله الحمد سبحان من ازل من القرآن على سبأ في اشرى

سنة من ليلتي شهر رمضان و جعل قيامها حيرا من قيام الف شهر بالعدل

والاحسان و ازال فيها الملكة لتبليغ سلامه على كافة اهل الجن

و لا بشان و عقر لهن جميع الكاثر و العضيان، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ

اِلَّا للهِ وَالله اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلله الحمد و الصلاة والسلام على خير

انبياء و المرسلين نور الهدى رسول الثقلين سي الحرمين امام الفتن

شمس الامم في الدنيا حاتم النبيين رسول رب العلمين و عسى ان

وامحده اجمعين اما بعد فاغلبوا ان يؤمكم هذا يوم عظيم جمع الله

عبدنا لخدمته و صباه و عقرنا لتضامين ادوا فيه صدقتكم عن كبر

صغير و كبير نصف صاع من نر او صاعا من نعر او شعر صدقة الفطر

واحد على كل خير نسلم له بسات لاصل عن حوائج الاضحية الله



اَكْبَرُ الْمَلَكَةِ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَكَتَبَ اللهُ
لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَبَعَثَنَا بِكُمْ بِالذِّكْرِ الْحَكِيمِ يَا عِيسَى
حِوَادِثُ كَرِيْمَةٍ مُدَكِّمٌ رُزُوفٌ رَحِمَهُ

خطبہ عید النضر (ثانیہ)

منبر پر پہلے سات (۷) بار تکبیر تشریق پڑھ کر خطبہ ثانیہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَلْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَرْزُقْ عَلٰمًا قَدْرًا حَبِيبًا شَرًّا سَمِعًا تَسْمِعًا
وَيَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ كُنَّ شَيْءٍ
عَلَيْهِ وَيَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ هُوَ سَدُّ
اَمْرِ سُلَيْمٍ وَحَاتَمُ السَّيِّئِ وَرَحْمَةُ الْمُؤْمِنِ وَشَفِيعُ الْمَذْنُبِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَدَدُ مَعْنُوْمَتِكَ وَمَدَادُ كَلِمَتِكَ وَكَدْنِكَ
عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ
الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِيْمِ لَا سَيِّئًا عَلٰى الْمُنْتَوِّجِ تَارِحِ الْمَعْرِ
وَالْكَرَامَةِ الْمَقَابِرِ بِاَوْلِيَّةِ الْحِلَافَةِ وَالْاِمَامَةِ رَفِيقِ حَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ فِي الْعَدْرِ
الْمُشْرِفِ لِحُدُودِهِ وَضَخْمَتِهِ اَنَاءَ الدَّبَلِ وَاطْرَافِ الْبَهْرِ فَدَوْرَةُ اَرْبَابِ
التَّحْقِيْقِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ نَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ
بِكُرِّ الصَّدَقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْ قَائِمِ الْخُلَفَاءِ وَرَاسِ الْاَنْبِيَاءِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَامَامِ الْمُسْلِمِيْنَ سَيِّدُنَا عُمرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْ ثَلَاثِ الْخُلَفَاءِ سَيِّدِ اصْحَابِ الْحَيَاءِ اَمِيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَامِ
الْاَكْرَمِيْنَ سَيِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْ رَافِعِ





الْخُلَعَاءِ اَسَدِ اللّٰهِ فِي مَعْرَكَةِ الْاَنْحِدَاءِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اِمَامِ الْمُجَاهِدِينَ
 سَيِّدِنا عَلِيّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْعَتِينَ الْمَكْرَمِينَ
 بَيْتِ السَّاسِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ سَيِّدِنا الْحَمْرَةَ وَسَيِّدِنا الْعَبَّاسَ رَضِيَ لَدَى
 تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلَى سَيِّدِي شَبَابِ اَهْلِ الْحِجَةِ سَيِّدِنا الْحَسَّ وَ سَيِّدِنا
 الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلَى بَنَاتِهِ الطَّيِّبَاتِ زَيْنَ وَ زَيْنَبَ وَ
 كُنُوزِهِمْ وَ فاطمة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ وَ اَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرَاتِ وَعَلَى سَائِرِ
 الصَّاحِبَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضَوْا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْ مَنْ
 تَصَرَّفَ دِيْنِ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخْلَعْنَا مِنْهُمْ وَ اَخْذَلْ مَنْ
 خَدَلَ دِيْنَ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا تَجْعَلْنا مِنْهُمْ اَمِيْنِ
 عِبَادِ اللّٰهِ وَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى
 وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعْطِيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَذْكُرُوْا
 اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَ اذْكُرُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ لَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلى وَ اَعَزُّ
 وَ اَجَلُّ وَ اَنْتُمْ وَاَهْلُكُمْ وَ اقْوٰى وَ اَكْبَرُ

116

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰىنَا لِهٰذَا
 وَ لَوْلَا ذِكْرُ اللّٰهِ لَفَلَسْنَا
 فِى ضَلٰلٍ كَثِيْرَةٍ بَعِيْدٍ
 مِنَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
 اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ
 اَتَيْنَاكُمْ بِحَقِّ عِيْدِكُمْ
 اَتَيْنَاكُمْ بِحَقِّ عِيْدِكُمْ
 اَتَيْنَاكُمْ بِحَقِّ عِيْدِكُمْ

خطبہ عید سے پہلے اقامت نہیں

”اذان“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۶۳)

خطبہ عید کا مختصر ہونا چاہیے

”عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۶۹)

خطبہ عید کی تفسیرات

عیدین کے پہلے خطبہ کے شروع میں نو بار، اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار تکبیر تشریق ہیں، اور یہ تکبیریں مسلسل کہیں۔

خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھ لیا

”عید کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۷۰)

خطبہ عید میں تکبیر پڑھنا

”خطبہ کے دوران سامعین کے لیے تکبیر کہنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۷۱)

خطبہ عید میں عصا لینا

”عصا لینا خطبہ عید میں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۸)

خطبہ عید نماز سے پہلے پڑھنا

عید کا خطبہ نماز کے بعد ہے، اگر پہلے پڑھ لیا تو غلط ہوگا، مگر نماز کے بعد دوبارہ خطبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔^(۱)

خطبہ عیدین کی ابتدا تکبیر سے کرنا

”خطبہ عید میں تکبیر پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۸)

خطبہ کا ترجمہ

عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا خطبہ پڑھنے کے بعد اسی طرح منبر پر کھڑے کھڑے

قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اعمری من اتق بہ من اهل العلم من اهل المدينة لان اعمری من مع عمر بن عبد المریز وهو خليفة يوم فطر فظهر على المنبر فسلم، ثم جلس، قال بن من شاعر هذا اليوم التكبير والتعبد، ثم كبر مراراً، الله اكبر الله اكبر والله الحمد، تشهد للعبادة ثم فصل بين الشهد بتكبيرة قلت فهذه دلائل ما ذهب إليه اصحابنا الحنفية، الباب (اعلاء المس ۱۸۱/۱۶۱) أبواب العیدین، باب تكبيرات الشریق، ط (ادارة القرآن) (۱) وان غطت قبل الصلوة اجرام الاساءة، ولا تعاد بعد الصلوة (الجوهرة النيرة ۹۴) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط (قديمي)

البحر الرائق (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط۔ سعید

شامی (۱۶۷/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط۔ سعید

خطبہ کا ترجمہ اور متعلقہ مسائل پر تقریر کرنا درست نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ عید سے متعلق احکام و مسائل عید سے پہلے بعد کو بیان کر دیئے جائیں یا ضروری احکام عید کی نماز سے پہلے بیان کر دیئے جائیں، اور خطبہ صرف عربی زبان میں ہو۔^(۱)

خطبہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا

عیدین کا خطبہ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر دینا چاہیے تاکہ خطیب صاحب لوگوں کے سامنے ہوں، اگر عید گاہ میں منبر بنا ہوا ہو تو اسی پر کھڑے ہو کر خطبہ دے ورنہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر خطبہ دیں، البتہ منبر بنا لینا اچھا ہے۔^(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ، عید اور بقرہ عید کے دن منبر پر خطبہ دیتے۔^(۳)

(۱) لأن النبی ﷺ وأصحابہ قد عطفوا دائماً بالعربیة ولم یفعل عن أحد منهم إهم عطفوا خطبة، ولو خطبة غیر الجمعة بغیر العربیة (مجموع رسائل النکوی (۳۳/۳)، رسالة احکام الفلاس، ط (إدارة القرآن)

❏ لا شک فی أن الخطبة بغیر العربیة خلاف السنة المتوارثة من النبی ﷺ من الصحابة۔
رحمى الله تعالى عنهم۔ فیکون مکروه تحریماً (عمدة الرعاية علی هامش شرح لوفایة (۱/۲۰۰) کتاب الصلاة، باب الجمعة، رقم الحاشیة ۲، ط سعید، و (۲۳۲/۱) ط میر محمد

کتاب محانه کراچی)
❏ التنازع والیة (۲۰/۲) کتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة، شرائط الجمعة، ط: إدارة القرآن۔

(۲) ولا بأس بإخراج منبر إليها، لكن فی الخلاصة لا یأس بانه دون إخراجہ (قوله لكن فی الخلاصة الخ) واختلاف المشایخ فی بقاءه فی العیانة قبل یکره وقیل لا، ولی الخلاصة عن خواهر راده هذا أي بنائوه حسن فی زماننا (الترغیع الرد (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

❏ البحر الرائق (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۳) عن ابن عباس أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخطب یوم الجمعة =



حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری (اوثنی) کے اوپر عید کا خطبہ دیا۔^(۱)

خطبہ تحریر ہے: دوسرے پر سننا مسنون ہے

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے، اگر عذر کی وجہ سے کسی وقت بیٹھ کر پڑھا جائے تو گنجائش ہے، مگر ہمیشہ امت کے ساتھ بیٹھ کر خطبہ دینے کی اجازت نہیں ایسی حالت میں دوسرے خطیب کا انتظام کرنا چاہیے۔^(۲)

خطبہ تحریر ہے: دوسرے

جمعہ، عید اور بقرہ عید کے خطبوں کو کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے

= و يوم العطر والأضحى على المنبر فإذا سكنت المؤذن يوم الجمعة قام فخطب (المعجم الكبير للطبراني (۲۰۹/۱۱) رقم الحديث ۱۱۵۱۸، باب المناسبات، أحاديث عبد الله بن عباس، عكرمة ابن عباس، ط: مكتبة إمام ابن تیمیہ)

(۱) حديث "أنه صلى الله عليه وسلم خطب على راحلته يوم العيد" النسائي وابن ماجه وابن حبان واحمد من حديث أبي سعيد الخدري (تلخيص الحبير، ۲۰۳/۳) رقم الحديث ۶۹۳، كتاب صلاة العیدین، ط: دار الكتب العلمية)

(۲) قوله ومن خطبائهم بحلة بيضاء وطهارة قائما، (البحر الرائق، ۱۴۷/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: معبد)

❑ وأما منها خمسة عشر في وثابها القيام ولو خطب قاعدا أو مضطجعا جاز

(الهندية، ۱۴۶/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشديه)

❑ وفي الشامية وطهارة وسر عورة قائما، وصرح في المعجم وغيره بكون ترك الثلاثة

رخمي (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: معبد)

❑ ولو خطب خطبة واحدة قائما أو قاعدا، أو خطب خطبتين قاعدا أو إحداهما قائما والأخرى

قاعدا حار إلا أنه مبيح إن فعل ذلك من غير علم، (التلخيص، ۶۱/۴) كتاب الصلاة،

الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس العطية، ط: (دار القرآن)

ہو کر خطبہ دیتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔^(۱)

خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا

اگر جمعہ یا عید کے خطبہ کے دوران بچے شور یا شرارت کرتے ہیں، تو خطیب صاحب زبان، سر اور ہاتھ کے اشارے سے روک سکتے ہیں، اور خطیب صاحب کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے زبان سے روکنا منع ہے، سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکنا منع نہیں ہے۔^(۲)

121

(۱) عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما، ثم يجلس ثم يقوم ليخطب قائما فمن نكأه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه أكثر من ألفي صلاة (مشكاة المصابيح مع المرفوعة: (۳/۵۹، ۳۶۰) رقم الحديث ۱۳۱۵، كتاب الصلاة، باب الخطبة والصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية)

(۲) أن عياض بن عبد الله حدثنا أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم العيد فيصلي، فيبدأ بالكعبين ثم يسلم فيقوم قائما يستقبل الناس بوجهه، فيكلمهم ويأمرهم بالصدقة... (السنن الكبرى للبيهقي: (۳/۳۱۷) رقم الحديث ۶۲۰۴، كتاب صلاة العيدين، باب يخطب قائما مقابل الناس، ط: دار الكتب العلمية)

(۳) من ابن ماجه: (ص ۷۷) كتاب الصلاة، باب ما جاء في خطبة يوم الجمعة، ط: فقهية (۲) (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة خلاصة وغيرها، فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو أمر بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت والأصح أنه لا بأس بأن يشير برأسه أو يده عند رؤية منكر (قوله أو أمر بمعروف) إلا إذا كان من الخطيب (قوله بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنه يكره الاشتغال بما يعوت السماع وإن لم يكن كلاما (الفرع مع الرد: (۲/۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۴) طحاوي على الدر: (۱/۵۵۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشيدية (۵) الآثار خالية: (۲/۶۶) كتاب الصلاة، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس: الخطبة، ط: إدارة القرآن

خطبہ کے درمیان بیان کرنا

خطبہ کے درمیان مسائل وغیرہ بیان کرنا مناسب نہیں، اس لیے خطبہ کے درمیان مسائل وغیرہ بھی بیان نہ کرے، اگر بہت ضروری مسائل ہیں تو قلیل اجازت ہوگی کثیر کی نہیں، اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔^(۱)

خطبہ کے دوران بات چیت کرنا

خطبہ سنتا اور خطبہ کے دوران خاموش رہنا واجب ہے، اور بات چیت کرنا حرام ہے، ایسا شخص خطبہ سننے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔^(۲)

(۱) ومن خطبتان بجلسة بينهما و طهارة فانما كما روى عن ابي حنيفة انه قال. ينبغي ان يخطب خطبة خفيفة يفتح بحمد الله ورضي عليه ويشهد ويصلي على النبي ﷺ ويكبر ويقرأ سورۃ ثم يجلس جلسة خفيفة ثم يقوم فيخطب خطبة أخرى بحمد الله تعالى. ويصلي على النبي ﷺ ويسمى للمؤمنين والمؤمنات. (البحر الرائق) (۱۲۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط. سعيد

❏ ويكره للخطيب أن يتكلم في حال الخطبة إلا أن يكون أمراً بالمعروف (الهنلية) (۱۲۷/۲) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط. وشيخه

❏ ولا ينبغي للخطيب أن يتكلم في خطبته بما هو من كلام الناس، لأن الخطبة كلمات منظومة شرعت قبل الصلاة فلهذه الأذان ولا بأس بأن يتكلم بما يشبه الأمر بالمعروف، وقد صح

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخطب فدخل المطفائي وجلس فقال عليه السلام: أركعت ركعتين؟ فقال لا، فقال عليه السلام: قم واركع ركعتين ثم اجلس، ثم فرق بين الإمام

والقوم، فحرم على القوم التكلم، وفي الحجة وإن كان قليلاً، وقت الخطبة بجميع الكلام ما يشبه كلام الناس وما يشبه الأمر بالمعروف، وفي حق الإمام فرق بينهما، والفرق أن المفروض

على الإمام الخطبة، والأمر بالمعروف والوعظ لا يقطعها معنى، والمفروض على القوم الاستماع والانصات، والكلام يقطع ذلك أي كلام كان. (التلويحات) (۲۶/۲) كتاب الصلاة،

الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس: الخطبة، ط. إدارة القرآن

❏ النوع الرد (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط. سعيد

(۲) (فرق) إذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام ... ولأن الكلام يستند طبعاً لفعل بالاستماع ويصل عليه الحديث إذا قلت لصاحبك والإمام يخطب يوم الجمعة انصت فقد لغوت ... ولما

وقت الخطبة فالكلام مكروه تحرماً ولو كان أمراً بالمعروف فزاد فيها أن ما يحرم في الصلاة

خطبہ کے دوران حاضرین کا درود شریف پڑھنا

جب خطیب خطبہ کے دوران آیت کریمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے نہیں۔^(۱)

خطبہ کے دوران خاموش بیٹھنے

خطبہ کے دوران خاموش بیٹھنا واجب ہے، خواہ خطبہ سنائی دے یا نہ دے، جو لوگ شور و غل مچاتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں، اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں، اس لیے اپنی صف میں رہ کر خطبہ سن کر جائیں۔^(۲)

= بحرم فی الخطبة من اكل وشرب وكلام (البحر الرائق ۱۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد

(وكل ما حرم في الصلاة حرم فيه) أي في الخطبة خلاصة وغيرها، فبهره اكل وشرب وكلام ولو تسبختا أو رد سلام أو أمر بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويستمع ولا يصح أنه لا يأس بان يشر برأيه أو يده عند رؤية منكر (قوله أو أمر بمعروف) إلا أن كان من الخطيب (قوله بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنه يكره الاشتغال بما يعجز السامع وإن لم يكن كلاماً (الترغيب والترهيب ۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد

طحاوی علی الترمذی (۵۵۲/۱) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشیدیہ
التمار خانیة (۶۶/۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس: الخطبة، ط: إدارة القرآن،

(۱) وأما المستمع فيقبل الإمام إذا بدأ بالخطبة ويصمت ولا يتكلم ولا يرد السلام ولا يشتم ولا يهتف على النبي ﷺ وقالا يصلي السامع في نفسه (البحر الرائق ۱۳۸/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، و (۱۵۶/۴) ط: سعيد

التمار خانیة (۸۹/۴) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین، كيفية صلاة العید، ط: إدارة القرآن،

شامی (۱۵۹/۴) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد
(۲) (قوله) وإذا أخرج الإمام فلا صلاة ولا كلام (لما رواه ابن أبي شيبة عن عيسى و ابن عباس وابن عمر رضي الله عنهم كانوا يكبرون الصلاة والكلام بعد خروج الإمام

خطیب کے دوران خطیب کو پیسہ دینا

بعض علاقے میں عیدین کی نماز کے بعد خطیب کے دوران لوگ خطیب صاحب کو روپیہ دینے کے لیے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتے ہیں، اور خطیب صاحب کے لیے تھوڑا سا روپیہ لینے کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اور روپیہ لیتے ہیں، خطیب کے دوران اس قسم کے کاموں کی اجازت نہیں، ادب کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر خطبہ سنا لازم ہے، ورنہ گناہ بھی ہوگا اور خطبہ سننے کے ثواب سے بھی محروم ہو جائیں گے۔^(۱)

خطیب کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عید کے خطبہ میں تکبیر کہے تو حاضرین دل میں آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے

«ولما قلت الخطبة فالكلام مكره» تحریر ما ولو كان امرا معروفا او لسيخا او غيره «وراد فيها ان ما يحرم في الصلاة يحرم في الخطبة من اكل وشرب وكلام» وهذا ان كان لمريضا فان كان معصيا فقد عظم من المصنف ان الثاني كالتقريب وهو الاصول في المحيط وهو الاصح. (البحر الرائق ۲/ ۱۵۵، ۱۵۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط. سعيد

(۲) الترمذی (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط. سعيد

(۳) التلخیص (۲/ ۶۶) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الخطبة، ط. إدارة القرآن

(۱) «ان لما هو يومه وحسب الله تعالى عنه انه يومه ان رسول الله ﷺ قال اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة، الصل والامام يخطب، فقد لغوت» (صحيح البخاري ۱/ ۱۴۷، ۱۴۸) كتاب الجمعة، باب الاتصاف يوم الجمعة، ط. المنهم

(۲) (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) اي في الخطبة، خلاصة وغيرها لم يحرم اكل وشرب وكلام ولو لسيخا لو رد سلام او امرا معروفا، بل يجب عليه ان يستمع ويصمت. وكذا يجب لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد الفخ. (الترغيب والترهيب ۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط. سعيد

(۳) واذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام، ولا لا. لا بأس اذا خرج الإمام قبل ان يخطب، والافضل ان يشغل بالصلوة (الهدية ۱/ ۱۴۷) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في الجمعة، ط. وشهد

ہیں بلند آواز سے نہیں۔^(۱)

خطبہ کے دوران سونا

خطبہ کے دوران سونا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کو بیدار رہ کر مکمل توجہ کے ساتھ سنا چاہیے۔

اور اگر نیند کا غلبہ بہت ہی زیادہ ہو تو جگہ بدل لینی چاہیے۔^(۲)

خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھنا

عید کی نماز کے خطبہ کے وقت صفیں قائم رکھ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا چاہیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے، اس لیے جو لوگ صف کا خیال نہیں رکھتے وہ اچھا نہیں کرتے، بلکہ عید جیسے

(۱) وإذا كبر الإمام في الخطبة بكبر الغوم معه وإذا صلى على النبي ﷺ صلى الناس في أنفسهم امتثالاً للأمر وسنة الانصات (التتارخانية ۸۹/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، شرائط صلاة العيد، ط: إدارة القرآن
(۲) الهندية، (۱/۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشديه
(۳) حاشية الشلبي مع نيس الحفاتي (۱/۵۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: الشرفه كونه.

(۲) (قوله بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنه يكره الاشتغال بما يفوت السماع وإن لم يكن كلاً ما وبه صرح القهستاني حيث قال إذا الاستماع فرض كما في المحيط أو واجب كما في صلاة المسموعة أو سنة، وفيه إشعار بأن النوم عند الخطبة مكروه إلا إذا غلب عليه كما في الرازي اهـ ط، قال في الحلية قلب وعين النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نسي أحدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه "أخرجه الترمذي وقال حديث حسن صحيح (شامي ۲/۱۵۹) باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد

(۳) حاشية الطحطاوي على المراقي (ص ۵۱۸، ۵۱۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: لديني

(۴) بدائع الصانع (۱/۲۶۳) كتاب الصلاة، فصل وأما شرائط الجمعة، ط: سعيد

عظیم دن میں بُرا کرتے ہیں۔^(۱)

خطبہ کے دوران لائٹھی ہاتھ میں لینا

”عصا لینا خطبہ عید میں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۸)

خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں جب خطیب تکبیر کہتے ہیں، تو حاضرین کے لیے بھی دل میں آہستہ آہستہ خطیب کے ساتھ تکبیر کہنا جائز ہے، بلند آواز سے نہیں تاکہ خطبہ کے دوران خاموش رہنے کے حکم کے ساتھ معارض نہ ہو۔^(۲)

126

عیدین کے مسائل کا انا بیورو



(۱) عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي ﷺ يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فازل شرب هذا به الصلوة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم (صحيح البخاري، ۱/۱۳۱) كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، ط: قديمي
 (۲) قوله، (والناس جلوس على صفوفهم) أي مستطبلين له على حالتهم التي كانوا في الصلاة عليها (مرقاة المفاتيح، ۲/۲۸۳) كتاب الصلاة، باب صلوة العيدين، الفصل الأول، ط: امداية، و: (۳/۴۷۸) ط: رشديه

(۳) التعليق الصحيح (۲/۳۰۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأول، ط: رشديه
 (۴) إذا كبر الإمام بالخطبة يكرر القوم معه، وإذا صلى على النبي ﷺ يصلي الناس في أنفسه امتثالاً للأمر، ومسة الانصات كذا في التائز حاشية ماقلأ عن العجدة (الهدية، ۱/۵) كتاب الصلاة، الباب السابع في صلاة العيدين، ط: رشديه

(۵) التائز حاشية (۲/۸۹) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين شرائط صلاة العيدين، ط: إقارة القرآن.

(۶) كل ما حرم في الصلاة حرم فيها أي في الخطبة، خلاصة وغيرها، لم يحرم أكل وشرب كلام ونحو نسيخا أو رد سلام أو أمرا بمعروف، بل يجب عليه ان يستمع ويسكت ولا يجب الاستماع لسائر الخطب، كخطبة النكاح وختم وعيد على المعتمد (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، ۱/۳۳۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشديه

(۷) يجب السكوت والاستماع في خطبة العيدين (البحر الرائق، ۲/۲۸۳) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: رشديه =

خطبہ کے دوران نبی عن المنکر کرن

خطیب خطبہ کے دوران ”امر بالمعروف“ اور ”نہی عن المنکر“ کر سکتا ہے۔^(۱)

خطبہ کے شروع میں دو مرتبہ الحمد للہ پڑھنا

خطبہ شروع کرتے وقت الحمد للہ دو مرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں

کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو ضروری نہ سمجھا جائے، ورنہ جائز نہیں ہوگا۔^(۲)

❏ والصواب أنه يصلى على النبي ﷺ عند سماع اسمه في نفسه ولا يجب تسميته ولا رد سلام، به يفتي، وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتد (المرمع الرد (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۱) وبكره لخطيب أن يتكلم في حال الخطبة إلا أن يكون امرأ بمعروف كذا في فتح القدير (الهدية (۲۳۷/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشديه)

❏ المرمع الرد (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد
❏ التاتارخانية (۶۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، شرائط الجمعة، ط: إدارة القرآن.

(۲) وسادسها البداءة بحمد الله وبشي أن تكون الخطبة الدنية الحمد لله بحمده (سبعينه لح (الهدية (۱۳۷/۲) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشديه)

❏ وبحمد الله تعالى في الأولى وبشي عليه ويشهد وفي الثانية بفعل كذلك إلا أنه بدهر (التاتارخانية (۶۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، شرائط الجمعة، الخطبة، ط: إدارة القرآن)

❏ المرمع الرد (۱۳۸/۲، ۱۳۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد
❏ عن عبد الله بن مسعود قال لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً من صلاته يرى أن حقا عليه أن لا ينصرف إلا عن يومه لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيراً ينصرف عن يساره متععباً قال الطيبي وفيه أن من أصر على أمر مطلوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرحمة بعد أصاب منه الشيطان من الإصرار، فكيف من أصر على بدعه أو منكر (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (۲۶/۳) رقم الحديث ۴۳۶، كتاب الصلاة، باب الدعاء، في التشهد، الفصل الأول، ط: رشديه)

❏ لمحض القدير للناوي (۳۷۲/۲) رقم الحديث ۸۸ حرف لؤلف ط: دار الكتب العلمية

خطبہ میں تکبیر پڑھنا بھول گیا

”تکبیر کے بغیر خطبہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۹۷)

خطبہ میں عجمی الفاظ استعمال کرنا

جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کے الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

البتہ جمعہ میں خطبہ شروع کرنے سے پہلے علاقائی زبان وغیرہ میں دعا و نصیحت اور دینی مسائل بیان کر سکتے ہیں۔

اور عیدین میں عید کی نماز شروع کرنے سے پہلے علاقائی زبان وغیرہ میں بیان کرنا درست ہے، باقی عید کے خطبہ میں کوئی غیر عربی الفاظ استعمال نہ کریں۔

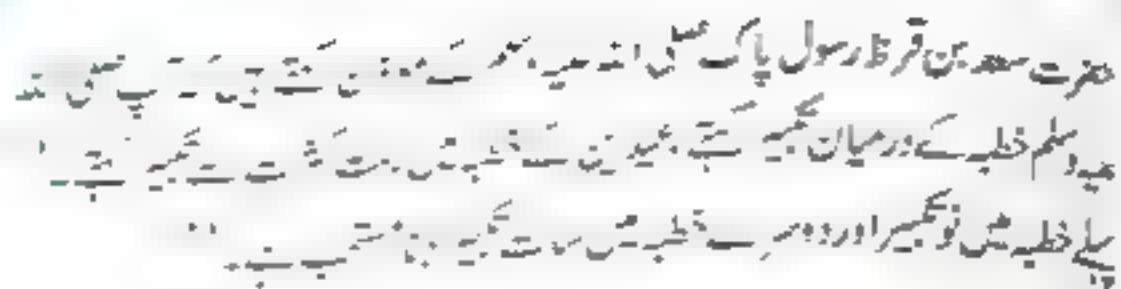
واضح رہے کہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا مکروہ تحریمی ہے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل شدہ سنت کے خلاف ہے۔^(۱)

خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھتے تھے۔

(۱) فإنه لا شك في أن الخطبة بغير العربية خلاف السنة المتوارثة من النبي صلى الله عليه وسلم، والصحابة، فيكون مكروهاً تحریمًا، وكذا قراءة الاضغاث الفارسية، والهندية فيها (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية (۴۰۰/۱) كتاب الصلاة، باب الجمعة،)

(۲) والخطبة بالفارسية التي أحذلوها واحفظوا حسنها ليس الباعث إليها إلا عدم فهم المحم اللغة العربية، وهذا الباعث قد كان موجوداً في عصر خير البرية - ومع ذلك لم يعطبلهم أحد منهم بغير العربية ولما لبث وجود الباعث في تلك الأزمنة وفقدان المانع والتكاسل وبحوا معلوم بالقواعد المبرهنة لم يبق إلا الكراهة التي هي أدنى درجات الضلالة (مجموعة رسائل اللكنوي (۳/۴۶، ۴۷) رسالة أحكام الفانسي في أداء الأذكار بلسان الفارس، ط (إدارة القرآن)



خطبہ میں کیا بیان کرے

خطبہ میں عید کے احکام، صدقہ فطر کے احکام اور بقیہ و مید میں قربانی اور گنہگاروں کے احکام و مسائل بیان کریں۔ (۱۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ تحریر فرماتے ہوئے دیکھتا تھا کہ لوگ پڑھتے، سن رہے تھے، اور نصیحت کی باتیں فرماتے۔^(۳)

(۱) حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن حماد عن حماد بن محمد بن
عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر في صلاته يقول يكبر في ركعة
العشرين . (سنن ابن ماجه : (ص: ٤١) كتاب الصلاة ، فالحديث في صلاة العشي . باب مدحه في
الخطبة في العيدين ، ط: القدیمی)

عن سعد بن القزح مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يكثر السجدة بين أصفى حفرة
ويكثر التكبير في عطيتي العيدين (وإن المعاد في هدي خير العباد) (٩٠-٩١) فقل في
سبب صلى الله عليه وسلم في العيدين ، ط مؤسسة الرسالة

(٢١) (المستحب أو يستحب الألفي نسخ تكبيرات ثلثي) في كتابات (و ثابته نسخ) هو نسخة (المرجع الدد (٢٠٤٥) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد.

للخير الحير (٢٠٦/٢) كتاب صلاة العيدين ، ط د ر الكتب لمعية
 (٣) ثم يخطب الإمام بعد الصلاة خطبتين ، اقتداء بفعل النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فيهما
 أحكام صدقة النظر (ويطلب الأصابع) فيبين من نحب الله ومنه نحب ومن ألوحب ووقت
 فيمنع الذابح وحكم الأكل ، والصدق والهدية والأذخار (و) يخطب (بكبير لتسريع) ، وفي
 العظيمة) ... (مراقي العلاج (ص ٥٣٢ ، ٥٣٤ ، ٥٣٦) ، كتاب لصلاة ، باب أحكام
 العيدين ، ط قديمي)

عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي
لله عليه وسلم يخرج يوم العطر والأضحية إلى
المصلى ، فأول شيء يقرأ به الحمد

خطبہ میں لوگوں کی طرف رخ کرنا

خطبہ میں لوگوں کو خطاب کیا جاتا ہے، اس لئے خطبہ دینے کے لئے لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑا ہونا چاہیے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی سلام کیا تو کھڑے ہوئے اور لوگوں کی طرف رخ کیا (خطبہ دینے کے لئے) (۱)

خطبہ میں نواب کا نام لینا

عید کے خطبہ میں خدائے راشدین اور صحابہ اور صحابیات کے نام لینے کی گنجائش ہے، نواب وغیرہ کے نام لینے کی نہیں۔ (۲)

= عسی صلوٰتہم فیہم و بوسلیم و بامرہم (مشکاۃ المصابیح مع المرفاۃ، (۳/۴۷۷، ۴۷۸) رقم الحدیث ۱۳۲۶، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، الفصل الأول، ط رشیدیہ) مس ابن ماجہ (ص ۹۱) کتاب الصلاۃ، أبواب صلاۃ العیدین، باب ماجاء فی الخطبہ فی العیدین، ط قدیمی.

صحیح لمسلم (۱/۲۹۱) کتاب العیدین، ط قدیمی

(۱) عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فما أول شيء يبدأ به الصلاة، ثم يصرف، فيقول مقبل الناس، والناس جئوس عسى صلوٰتہم فیہم و بوسلیم و بامرہم (مشکاۃ المصابیح مع المرفاۃ، (۳/۴۷۷، ۴۷۸) رقم الحدیث ۱۳۲۶، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، الفصل الأول، ط رشیدیہ)

(۲) وبشيء أن تكون الخطبة الثانية الحمد لله حمده وسنعمه الخ، وذكر الخلفاء الراشدين والعلماء رضوان الله تعالى عليهم أجمعين مستحسن، بذلك جرى التواتر (المهديہ، ۱۳۷) کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی الجمعة، ط رشیدیہ

ويندب ذكر الخطباء الراشدين والعلماء، لا الدعاء للسلطان وجوره الفهستاني، ويكره تحريمه وصفه بما ليس فيه (قوله وجوره الفهستاني الخ) عبارته ثم يدعو لسلطان الرعايا بالعدل والإحسان متجنباً في مدحه عما قالوا إنه كفر وخسران كما في الترغيب وغيره (الدر مع الرد، (۲/۱۴۹) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط سعيد)

حاشية الطحطاوي مع الصرافي (ص ۶ ۵) کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط قدیمی

جمعہ اور عید کا خطبہ پڑھتے وقت اس کا سننا واجب ہے، اور اس کو غیہ نہ دہری
 بھی کر نہ سننا اور چلا جانا درست نہیں۔^(۱)

خطیب عصا کس ہاتھ میں پکڑے

”عصا کس ہاتھ میں پکڑے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۱)

خطیب کو خطرہ کے دوران پیسہ دینا

”خطبہ کے دوران خطیب کو پیسہ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (پس ۱۳۱)

خوشبو

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر عمدہ سے عمدہ عطر اور خوشبو لگانا سنت ہے، حدیث شریف میں اس کا حکم بھی آیا ہے، اور ترغیب بھی دی گئی ہے۔

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید میں بہترین عطر لگائیں۔^(۲)

(وكل ما حرم في الصلاة حرم فيه أي الخطبة، فيحرم الأكل والشرب وكلام بل يجب عليه أن يستمع ويسكت، وكذا يجب الاستماع لساائر الخطب كخطبة النكاح وخطبة عيد وعنه عني المصنف (الدر مع الرد (٢/١٥٩) كتاب لصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)
عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال من قال يوم الجمعة والامام يخطب ثلثت، فقد ثلثها (جامع الترمذي (١١٣/١) أبواب الجمعة، باب ما جاء في كراهية الكلام والامام يخطب، ط: سعيد)

وَأَمَّا الْمُسْتَمْعُ، فَيَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ إِذَا بَدَأَ بِالسَّجْدَةِ وَيَسْتَوِي، وَلَا يَرُدُّ السَّلَامَ لِحَدِّثِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَمْرًا مَرَّسًا أَنَّ صَلَاةَ مَنْ تَطَيَّبَ بِأَحْوَدٍ مَا جَدَّ فِي بَعْدِ (٢٥٩/٢) كِتَابِ الصَّلَاةِ، بِإِسْنَادٍ جَمْعُهُ ط. رَشِيدِيَّةٌ (١٣٨/٢) ط. سَعِيدُ السَّخِيصِ الْحَبِيرِ (١٩٣/٢) رَقْمُ الْحَدِيثِ ١٠٠ كِتَابُ صَلَاةٍ لِعِيدِ بْنِ ط. تَا. يَكْتُبُ لِعَلْمِيَّةٍ

(نوٹ) آج کل عید کے موقع پر عمدہ سے عمدہ کپڑے اور جو تے خریدنے کا رواج ہے، اور اس میں کافی رقم خرچ کی جاتی ہیں، مگر عمدہ سے عمدہ اور قیمتی عطر، خوشبو خریدنے کا رواج نہیں ہے اگر مفت مل جائے بہتر، ورنہ معمولی قیمت کے کسی عطر یا خوشبو پر اکتفا کر لیتے ہیں، حالانکہ عطر لگانا سنت اور اس میں رقم خرچ کرنا ثواب کا باعث ہے، عطر لگانا جس طرح عیدین میں سنت ہے، جمعہ میں بھی سنت ہے، اور عام حالت میں بھی۔

❦ ر لسنہ ان یطیب لماروی الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطیب باجود ما وجد فی العید (المجموع شرح المہذب (۵/۵۰) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط مکتبہ الإرشاد، سعودیہ)
❦ لدرمع الرد (۱/۶۸۴) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

ہر عید کی نماز کے بعد بھی باقی تمام نمازوں کی طرح ہاتھ اٹھ کر دعا کرنا جائز ہے، احادیث مبارکہ سے مطلقاً نمازوں کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے، اس میں عید کی نماز بھی داخل ہے، ہر نماز کے بعد دعا مستحب ہونے کے لیے الگ الگ صریح حدیث وارد ہونا ضروری نہیں۔^(۱)

ہر عیدین کے اجتماع میں ایک بار اجتماعی دعا مانگنا ثابت ہے۔^(۲)

بخاری اور دیگر صحاح ستہ کی اس حدیث میں جو عورتوں کو عیدین میں جانے اور لے جانے کے متعلق ہے، یہ الفاظ وارد ہیں "تلبسین الحبر و دعوة"

۱۔ عن رزاد کتاب المغيرة من شعبة قال: أُمِّي عَلِيٌّ الْمَغِيرَةُ مِنْ شُعْبَةَ فِي كِتَابِ ابْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُخْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا الْمُنْكَ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَلْتَبَسُ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَعَت وَلَا يَسْعُ دَا الْعَدَمُ الْبَحْدُ (الصحيح للحارثي (۱/۱۷۱) كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، ط. قديمي)

۲۔ مسلم (۲۱۸/۱) كتاب الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبين صفته، ط. قديمي
۳۔ ابو داؤد (۲۱۸/۱) كتاب الصلاة، باب ما يقول المرحل إذا سلم، ط. امداديه، ۲/ ۲۲ ط. رحمانية

۴۔ لم بعد الفراغ من الصلاة يدعو الإمام لنفسه وللمسلمين والفقير أيديهم حذر الصدور
بعضونهم لما يلي الوجه بخشوع وسكون ثم يمشون بها وحوهم في آخره أي عند الفراغ من الدعاء (معاني (۲/۴۵۷) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط. سهيل اكيدي لاهور)

۵۔ قالت أم عطية - رضي الله تعالى عنها - أمرنا أن نخرج فخرج الحبر والعنق ودراب الصدور فأما الحبر فيشهد جماعة المسلمين ودعوتهم ويعترل مصلاهم (صحيح البخاري (۱/۱۳۳) كتاب العيدين، باب اعرال الحبر المصلي، ط. قديمي)

۶۔ الصحيح لمسلم (۲۹۰/۱) كتاب العيدين، فصل في إخراج العوائق، ط. قديمي
۷۔ مشكاة المصابيح (۱/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين الفصل الأول، ط. قديمي



المؤمنين ويعتزل المصلي " یعنی حائضہ عورتیں بھی جائیں اور سبکی
مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو جائیں، ہاں نماز سے علیحدہ رہیں۔

مگر یہ ثابت نہیں کہ یہ اجتماعی دعا عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے ہوتی تھی
خطبہ کے بعد؟ اس لیے امام اور جماعت ایک اجتماعی دعا مانگیں، خواہ نماز کے بعد یا قبل
کے بعد، اور جس موقع پر بھی مانگیں اس کو دعا کے لیے مخصوص اور مستنون نہ سمجھیں۔

اور نماز کے بعد دعا مانگنے والے خطبہ کے بعد دعا مانگنے والوں کو ملامت
کریں، اور اسی طرح خطبہ کے بعد دعا مانگنے والے نماز کے بعد دعا مانگنے والوں
طعن نہ کریں۔^(۱)

134

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



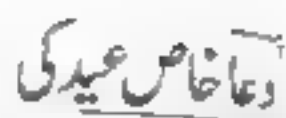
(۱) قوله (ویدعون) واعلم انه لا دعاء بعد صلاة العیدین لان المطلوب ههنا اتصال الصلاة والخطبة ولا بد
في التمسك بالاطلاعات، والماء يسوغ التمسك من الاطلاعات لهما لم تكن له مادة في خصوص الدعاء
وصلافة تلك لم تر الى تسع منى، ولم يفل احد فيها الدعاء بعدها فلا يصح فيها التمسك بالاطلاعات
كرفع اليدين في تكبيرات العیدین لت في الأحاديث في خصوص هذه الصلاة فبعض الباری (۱/۱۳۰)
باب نفی الحائض التمسك كلها الا الطواف بالبيت، ط. دار الكتب العلمية.

قوله ويشهد دعوة المسلمين لا يستدل بهذا على الدعاء المعروف في زماننا بعد صلاة
العید فان المراد بالدعوة الاذکار التي في الخطبة والمواظظ والنصح فان الدعوة عامة البر
الشی (۱/۱۱۹) باب ما جاء في خروج النساء في العیدین، ط. قدیمی.

حدثنا محمد وهو البخاری نفسه حتى تخرج الحيض، وليس لهم غير التكبير ویدعون بعده
ای بدعتهم للمؤمنین فی خلال الخطبة لانه لم یثبت عنه صلى الله عليه وسلم بعد صلاة العید
دعاء، فالسنة الخاصة فی ذلك فاضية على عموم الأحاديث فی الاذکار بعد الصلوات الخ لہ
الباری علی صحیح البخاری (۱/۳۶۲) باب (التكبير ايام منى) ط. مطبعة حجازی بالقاهرة

دعوة المومنین ہو فرمایا کہ اس سے مراد خطبہ کے اندر کے عائیہ کلمات ہیں، نماز کے بعد کی دعا، معروف
میں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عیدین کے بعد ایک مرتبہ بھی دعا کرنا ثابت نہیں ہے۔ انوار الباری، ۱

(۳۶۳) باب شهود الحائض العیدین ودعوة المسلمين ويعتزل المصلي، ط. مکتبۃ ادارۃ تالیفات الشریعہ
رحمہم اللہ مشورہ وروایہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ
اعلیٰ علیہم یوم نماز عیدین کے دعا کہتے تھے یا بعد خطبہ کے، اور کھڑے ہو کر مانگتے تھے یا بیٹھ کر اور ہاتھ اٹھا کر، مانگتے تھے
یہ ہاتھ اٹھائے ہوئے؟ =



”عید کی خاص دعا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۷۳)

وَعَامِلُ نَمَازِ كَيْفٍ بَعْدَ هُوَ بِخَطْبَةٍ كَيْفٍ

"دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (پہ ۱۳۳)

دو تکیروں کے درمیان فاصلہ

ہر دو نگہبوروں کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش رہے۔^(۱)

جواب روایت حدیث سے اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ عید نے وقت کے خطبہ پڑھتے تھے نہ اس کے بعد معادلات (ہفتا) فرماتے تھے اور بعد نماز یا بعد خطبے کے جانا مکتا آپ سے ثابت نہیں ہے۔ اس میں صحابہ کرام اور تابعین عظام سے اس کا ثبوت نظر سے نہیں گزر رہا۔ مجموعۃ الفقہاء فی الفقہ فی (۱۵۵۰) کتاب العید قولہ ابی ذر۔ صحیح جواب واقعی بعد نماز عید یا خطبہ دعا مانگنا بالخصوص منقول تو نہیں دیکھا گیا اور جو محکم سے استدلال قائم ہے یہ تمام اس میں کسی عمل کی تحریر نہیں کہ یہ دعا کس وقت ہوتی ہے پھر محل خاص میں اس کے ہونے پر استدلال کرنا غلط ہے۔ غیر تمام ہے۔ دیکھیں کہ یہ دعا وہو جو نماز کے اندر یا خطبہ کے اندر عام میمنوں سے کی جاتی ہے جو سب مسلمانوں و مشاغل ہوتی ہے اور حاضرین پر اس کے برکات اول قائل ہوتے ہیں لیکن بالخصوص منقول نہ ہونے سے حکم و ہدایت کا بھی مشکل ہے کیونکہ جموعات مخصوص سے نصیات دعا بعد الصلوٰۃ کی ثابت ہے پس اس مجموعہ میں اس کے داخل ہونے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی شخص بالخصوص منقول نہ ہونے کے سبب ترک کرے اس پر ملامت بھی نہیں۔ بہر حال یہ مسئلہ محکم ہاں نہیں ہے۔ دونوں جانب میں توسع ہے۔ امداد الفتاویٰ (۱۲۵۵)، باب صلوٰۃ الجمعۃ والعیدین طہ و ادر العید کریم۔

سوال نمبر ۱۱ کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے یا نہیں؟

غالب، عیدین کے بعد دنا تھے کافی الجمل ثبوت تو ہے مگر قصین موقع کے ساتھ ثبوت نہیں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ کے بعد انوں

المصلاة بعد الصلوة کے تحت دیکھیں۔

(۱) اور یہ پدیدہ فی الواقعہ وسکت ہیں کل تکبیریں مقدار ثلاث تبیحات وہ اتنی مشابحا

(الهندية) (١٥٠/١) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة العيدين، ط (رشيدية)

خامس (١٤٥/٢) كتاب الصلاة ، باب العيدين ط سعد

كتاب الصالح (٢٤٤/١) كتاب الصلاة فصل ما بين عمر صلاة الصلوتين و كيفية اذنتها ط. سعيد.

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان تین مرتبہ "مسحان اللہ" یا ایک مرتبہ "قل هو اللہ احد" پڑھنے کی مقدار بیٹھتے، اسی طرح عیدین کے موقع پر بھی آپ ذرا دیر بیٹھتے اسی وجہ سے دونوں خطبوں کے درمیان خطیب کے لئے بھی اتنی مقدار بیٹھنا سنت ہے۔

واضح رہے کہ عید کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب امام منبر پر جائے گا تو فوراً کھڑے ہو کر خطبہ دے گا پہلے بیٹھے گا نہیں، جیسا کہ جمعہ میں ہوتا ہے اور وہاں اذان ختم ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے، اور عیدین میں ایسا نہیں ہے۔^(۱)

دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنے

خطیب کے لئے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنا سنت ہے، ہاں دل میں ذکر یا دعا بھی کر سکتا ہے۔^(۲)

(۱) عن عامر بن سعد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم "صلى العید بغیر اذان ولا اقام" وكان يحطب خطبتين قائمتا بفصل بينهما بحلقة (مسند الهزار (۳/ ۳۴) رقم الحديث: ۱۱۱۶، مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، معاروفی مہاجر عن معمر عن عامر بن سعد عن أبيه سعد، ط: مكتبة العلوم والحكم)

(۲) ومن الجلوس بين الخطبتين، حلقة خفيفة وظاهر الرواية مقدار ثلاث آيات (مراۃ الفلاح (ص ۵۱۶) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمی)

(۳) وإذا صعد عليه لا يجلس عندئذ، لأن الجلوس لا ينتظر فراغ المؤذن من الأذان والأذان غير مشروع في العید فلا حاجة إلى الجلوس، (الدر مع الرد (۲/ ۱۷۵) كتاب الصلاة باب العیدین، ط: سعید)

(۴) البحر الرائق (۲/ ۱۳۷، ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعید

(۵) وسئل عليه الصلاة والسلام عن ساعة الإجابة فقال: ما بين جلوس الإمام إلى أن يتم الصلاة، وهو الصحيح، (قوله وسئل عليه الصلاة والسلام الخ) قال في المعراج: ليس الدعاء بقله لا بلسانه، لأنه مأثور بالسكوت (الدر مع الرد (۲/ ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعید)

دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں، اس لیے دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں۔^(۱)

❦ وأطلق في منع الكلام فشمع الخطيب ، قال في البدائع ويكره للخطيب أن يتكلم في حال الخطبة وشمع التصحيح والذكر والتصحيح (البحر الرائق ۱۵۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد

❦ مرافي مع الطحطاوي (ص ۵۲۰) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمي

() عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌ متفق عليه وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه وسلم أنا بعد فإن خير الحديث كتاب الله ، وخير الهدي هدي محمد ، وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة ، رواه مسلم (مشكاة المصابيح (ص ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأول ، ط: قديمي)

❦ قال القاضي المعنى من أحدث في الإسلام رأياً لم يكن له من الكتاب والسنة سند ظاهر أو عسى ، منقوذاً أو مستتباً فهو مردود عليه ، قيل في وصف الأمر بهذا إشارة إلى أن أمر الإسلام كامل وانتهى وشاع وظهور ظهور المحسوس بحيث لا يعمى على كل ذي بصر وبصيرة لمن حاول الرياسة فقد حاول أمراً غير مرضي ، لأنه من قصور فهمه رآه ناقصاً لأن الدين الباع آثار الآيات والأخبار واستباط الأحكام منها وفي رواية لمسلم " من عمل عملاً ليس من أمرنا فهو مردود غير مقبول (مرقاة المفاتيح (۳۳۶/۱) تحت رقم الحديث ۱۳۰ ، كتاب الإيمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأول ، ط: رشديه)

❦ لتعليق الصحيح على مشكاة المصابيح (۱۸۸ ، ۱۸۷/۱) كتاب الإيمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأول ، ط: رشديه

❦ الاعتصام للشاطبي (۲۳۳ ، ۲۳۲/۲) الباب الخامس في أحكام البدع الحقيقية والإضافية والفرق بينهما ، فصل فإن قيل فالبدع الإضافية هل يعتد بها ط: دار الكتاب العربي .

۱۵۷

كتاب الإيمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة

۱۵۸

دوسری رکعت میں تکبیر بھول کر رکوع میں چلا گیا

اگر امام دوسری رکعت میں زائد تکبیریں بھول رکوع میں چلا جائے تب بھی تکبیروں کے واسطے واپس نہ ہو، بلکہ رکوع ہی میں آہستہ آہستہ تکبیر کہے، اور مقتدی بھی رکوع میں تکبیریں کہہ لیں، خواہ ان کو امام کے تکبیر کہنے کا پتہ لگا ہو یا نہ لگا ہو۔^(۱)

دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی

عید کی نماز میں امام صاحب پہلی رکعت میں زائد تکبیروں میں سے ایک تکبیر بھول گئے، یعنی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے کے بجائے دوسری تکبیر کے بعد ہی ہاتھ باندھ لیا پھر دوسری رکعت میں قراءت کے بعد زائد تکبیروں میں ایک تکبیر کا اضافہ کر دیا، یعنی چوتھی تکبیر کے بجائے پانچویں تکبیر پر رکوع کیا اور مقتدیوں نے چوتھی تکبیر کے بعد رکوع کر لیا، تو اگر امام پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں مقتدیوں کے ساتھ مل گیا تو مقتدیوں کی نماز بھی صحیح ہو جائے گی جب کہ امام سجدہ سہو کر لے، لیکن اگر مجمع زیادہ ہے، سجدہ سہو کرنے میں انتشار اور گڑبڑ ہو جانے کا اندیشہ ہو تو سجدہ سہو معاف ہو جاتا ہے، ہر صورت نماز ہو جائے گی۔^(۲)

(۱) وانما لسی الإمام لتكبيرات العيد حتى يقرأ فاتحة بغير بعد القراءة أو في الركوع ما لم يركع وأسد (الهندية) (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط (رشيدية) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، كيفية صلاة العيد، قبل شرائط صلاة العيد، ط إدارة القرآن.

(۲) (ومنها تكبيرات العيدين) لال في البدائع إذا نكحها أو نقص عنها أو زاد عليها أو نسي بها في غير موضعها، فإنه يجب عليه السجود كذا في البحر الرائق السهو في الجمعة والعيدين والصكوبة والطروع واحد إلا أن مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة ثلاثاً بل طمس في الغنّة، كذا في المصنوعات داللاً عن المعصوم (الهندية) (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط (رشيدية)

(۳) البحر الرائق (۹۶/۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط معيد



دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہہ دیں
اگر امام صاحب نے غلطی سے عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے
پہلے تکبیرات کہہ دیں تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔^(۱)

دیہات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد

شہر، قنائے شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں کے علاوہ چھوٹے دیہات میں عید کی
نماز پڑھنا درست نہیں، اس لیے دیہات میں عید کی نماز نہ پڑھی جائے۔^(۲)
۱۔ ورنہ عوام ایک مستحب اور غیر واجب کے واجب ہونے کا اعتقاد کر لیں

- (۱) (فہم قدم التکبیرات) فی الركعة الثانية (على القراءة فيها جاز) (مرآة الفلاح مع
الطحاوي (ص ۵۳۳) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط قدیمی)
(۲) البحر الرائق (۱۶۱/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۳) شامی (۱۷۳/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۴) صلاة العید فی القری تکرہ تحریراً فی لائحۃ اشغال بما لا یصح، لان المصنوع شرط
الصحة (الدر مع الرد (۱۶۷/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)
(۵) البحر الرائق (۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۶) مرآة الفلاح مع الطحاوي (ص ۵۲۸) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدیمی
(۷) الاصرار علی المدبوب یلغی الی حد الکراهة (السعید (۲۶۵/۲) کتاب الصلاة، باب
صفة الصلاة، قبل فصل فی القراءة، ذکر البدعات، ط سہیل اکیڈمی لاہور)
(۸) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالیٰ من اصر علی امر مندوب وجعلہ عرفاً ولم یعمل بالترخصة،
لقد اصاب منه الشیطان من الإضلال، فکیف من اصر علی علی بدعة او مکر (مرقاۃ
المعتب (۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب ادعاء فی الشہد، تحت حدیث عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث (۹۳۶)، ط رشیدیہ)
(۹) فیکم من مباح یصیر بالانصراف من غیر لزوم و التخصیص من غیر مخصص مکروہا کما
صرح بہ علی القاری فی شرح مشکوٰۃ، والحکم فی الدر المنجار وغیرہما (مجموعۃ
رسائل الإمام المحدث محمد عبد الحی الملکوی رحمہ اللہ تعالیٰ، مباحۃ الفکر فی الجہر
بالذکر، (۳۳/۳) الباب الاول فی حکم الجہر بالذکر، ط إدارة القرآن)

گئے، حالانکہ غیر واجب بلکہ ناجائز پر اصرار کرنا اور واجب اعتقاد کرنا بہت زیادہ ہے، نیز مستحب پر اصرار کرنا بھی مکروہ ہے۔^(۱)

۳۔ جس عید کی نماز کو واجب اعتقاد کر کے پڑھیں گے وہ نفل نماز ہوگی۔
 لیکن جماعت باقاعدہ اہتمام کر کے کرنا مکروہ ہے۔^(۲)

(۱) الاصرار علی المدبوب یلحقہ الی حد الکراهۃ (المعایہ ۲۶۵/۲) کتاب الصلاۃ - صفة الصلاۃ، فیل فصل فی القراءۃ، ذکر البدعات، ط سہیل اکیڈمی لاہور۔
 (۲) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالیٰ من اصر علی امر مدبوب وجعلہ عروما ولم یعمل بالمرجع فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال، فکیف من اصر علی علی بدعة او منکر (درر الحقائق ۳۱/۲) کتاب الصلاۃ، باب الدعاء فی الشہد، تحت حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث (۹۳۶)، ط رشیدیہ

❏ حکم من مباح بصیر بالانصرام من غیر لزوم و التخصیص من غیر مخصص مکروہا کی صرح بہ علی القاری فی شرح مشکوٰۃ، والحصکفی فی الدر المختار وغیرہما (مجموع رسائل الإمام المحدث محمد عبد الحی الزکوی رحمہ اللہ تعالیٰ، سباحۃ الفکر فی العہد بالذکر، (۳۳/۳) الباب الأول فی حکم الجہر بالذکر، ط إدارة القرآن)
 (۲) صلاۃ العید فی القویٰ تکرہ تحریماً ای لآئہ اشتغال بما لا یصح، لأن المصّر شرط الصلاۃ، لقولہ (بما لا یصح) ای علی أنه عید، وإلا فهو نفل مکروہ لأدائہ بالجماعۃ (المرمع الرد ۱۶۷، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید)

❏ ولا یصلیٰ الوتر ولا التطوع بجماعۃ خارج رمضان فی یکرہ ذلک علی التداہی (الرد مع الرد (۵۵۴/۱) کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ط سعید)

❏ عن رید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن النبی ﷺ قال صلوا آیتھا الناس فی ہرکم ان الفضل الصلاۃ صلاۃ المرأ فی بیتہ، الا المکروبۃ، قولہ عن رید بن ثابت وعن عبد اللہ بن مسعود الخ فثبت کما ان فی الحدیثین دلالة علی کون الفعل فی البیت الفضل منها فی المسجد کلا فیہما دلالة علی کون الجماعۃ مخصصة بالمکروبۃ فثبت ان الجماعۃ فی الدوائر خلاف الأصل، والأداء علی خلاف الأصل لا یخلو عن الکراهۃ، فالجماعۃ فی النوازل مکروہۃ (اعلاء السنن (۸۹/۷، ۹۰) کتاب الصلاۃ، باب کراهۃ الجماعۃ فی النوازل والوتر الخ، ط إدارة القرآن)

❏ التطوع بالجماعۃ إذا کان علی سبیل التداہی یکرہ (الہلیۃ (۸۳/۱) کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، فصل فی الجماعۃ، ط رشیدیہ)

۳۔ اس نماز میں جہر کے ساتھ قراءت کی جائے گی، اور دن کی نفل میں جہر کے ساتھ قراءت کرنا مکروہ ہے۔^(۱)

۴۔ عید الاضحیٰ میں نماز کی وجہ سے قربانی کو مؤخر کرنا پڑے گا۔^(۲)

۵۔ اگر عید کی نماز کا مقصد دین کی تبلیغ اور اشاعت ہے تو وہ شریعت کے ساتھ ہونی چاہیے، جس جگہ پر عید کی نماز درست نہیں، وہاں پر عید کی نماز کے نام سے ناجائز طریقہ پر لوگوں کو جمع کر کے شریعت کے خلاف نماز پڑھ کر دین کی تبلیغ و اشاعت کی کوئی گنجائش نہیں، تبلیغ اور دین کی نشر و اشاعت کے لیے مستقل طور پر دُور کو جمع کیا جائے اور سنت کے مطابق دین کی تبلیغ کی جائے، یا برادری کی طرف سے پختہ بنا کر تبلیغ کی جائے۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ فیہا حتما (الہندیہ ۷۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیہ
 ۲۔ وکیع عن الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر قال قالوا یا رسول اللہ! ان ہذا قوم یجہرون بصراۃ بالہر، فقال اوموہم بالہر "قوله وکیع عن الاوزاعی الخ" قلت دلالتہ علی وجوب احفاء الصراۃ فی صلاة النہر ظہرۃ، حیث امر ﷺ بوجہ من یجہر بہا (اعلاء السنن ۱۰/۳)، رقم الحدیث ۹۷۹، کتاب الصلاة، ابواب القراءۃ، باب وجوب الجہر فی الجہرۃ والسر فی السریۃ، ط: إدارة القرآن

۳۔ (یسر فی غیرہا) (کشف النہار) لانیہ یسر (المرمع الرد ۵۳۳/۱) کتاب صلاة، الفصل فی القراءۃ، ط: سعید

۴۔ واما انہی یرجع الی وقت التضحیۃ فهو انہا لا تجوز قبل دخول الوقت، لأن الوقت کما هو شرط بوجوب یسر شرط حوار إقامة الواجب کو وقت الصلاة، فلا یجوز لأحد أن یضحی قبل طلوع الفجر الذی من الیوم الأول من أيام الفجر، ویجوز بعد طلوعه سواء کان من اهل المصر ومن اهل لقری غیر أن للحوار فی حق اهل المصر شرطاً رائداً، وهو أن یکون بعد صلاة العید لا یجوز بتدبیر غلبه عدما (بدائع الصانع ۷۳/۵) کتاب التضحیۃ، فصل - وأما شرائط حوار إقامة الواجب، (وہی التضحیۃ، ط: سعید)

۵۔ الہندیہ ۲۰۲، کتاب الاضحیۃ، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ، ط: رشیدیہ

۶۔ البحر الرائق ۱۷۵/۸، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید

رات عیدین کی

”عیدین کی رات“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۱۳)

رستہ

عیدین نماز کے نئے چارے اور واپس آنے کا راستہ الگ الگ اختیار کرنا سنت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس رستے سے عید گاہ جاتے اس راستہ کے خلاف واپس آتے۔^(۱)

حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو اقسام سے عید گاہ جاتے، اور جب واپس آتے تو دوسرا راستہ ”دار عمر“ کی طرف سے آتے۔^(۲)

مرا فقی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ جانے کے لیے سب راستے اختیار کرتے، اور واپس آنے میں مختصر راستہ اختیار فرماتے، اور اس پر مقصد یہ ہوتا کہ دونوں راستوں کے فقراء کی مدد ہو جائے، اور دونوں راستوں کے دونوں کے ساتھ صلہ رحمی ہو جائے اور یہ مقصد بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں راستے آپ کی

۱۔ عبد اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج يوم
عید فی طریق ثم رجع فی طریق اخر (سنن ابی داود (۱/۱۷۱) کتاب الصلاة باب
الخروج من المسجد فی طریقین ط (رحمۃ)

۲۔ مطلب بن عبد اللہ عن عتب بن نسی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید الی
المناسک فی طریقین (مشکوٰۃ) وارجع من طریقین اخری علی دار عمر بن یاسر (معرفۃ
الاسماء ۱/۱۵۵) حدیث ۶۹۶۳، کتاب صلاۃ العیدین، الاشیان من طریق غیر

شریف من عبد اللہ بن عمر (ص ۲۱۳)



برکت سے مشرف ہو جائیں۔^(۱)

رستہ پر با سترہ عید کی نماز پڑھنا

عام راستہ کے سامنے اگر کوئی آڑ یا دیوار وغیرہ نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ

ہے، اگرچہ نماز ہو جاتی ہے، لیکن کراہت کی وجہ سے ثواب کم ملے گا۔^(۲)

رشتہ داروں کے ساتھ عید گاہ جانا

”اہل خانہ کے ساتھ عید گاہ جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۷۳)

رکوع رچا ہے

عید کے بڑے اجتماع میں بعض وہ افراد جو امام کے ساتھ عید کی نماز کے شروع سے شریک تھے، لیکن کسی وجہ سے پہلی یا دوسری رکعت کا رکوع انہوں نے امام کے ساتھ نہیں کیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد خود بھی نہیں کیا، باقی سب کچھ کیا تو ایسے لوگوں کی عید کی نماز نہیں ہوئی، عید کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے، اس لئے انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا درست نہیں، اور عید کی نماز فوت ہو جانے کی صورت میں قضاء بھی لازم نہیں، اس لئے ایسی صورت میں اگر عید کی نماز

لن الإمام البر لمي في شرح المسند قبل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض أطول
البريقين في السجدة والصرحهما في العودة، أكان يترك به أهل الطريقين أو يستعني لهما أو
ينصديق علي فمراهما (وقيل ليصل رحمه) (سبل الهدى والرشاد ۳۲۳/۸) جماع

ابواب ميرته صلى الله عليه وسلم في العيدين، باب الرابع، ط دار الكتب المطبوعة
مسن الكبرى (۳۰۸/۳) كتاب صلاة العيدين، باب الاثنا عشر طريق غير الطريق التي

غدا منها، ط دائرة المعارف النظامية

۲۱ وكره الصلاة في طريق العامة (حلي كبير (ص ۳۰۵، ۳۰۴) فصل في بيان ما أئدي
يكروه بعد في الصلاة (مكروهات الصلاة) ط نعمانية

الدر مع البرد (۳۷۹/۱) كتاب الصلاة، مطلب في إعراب كاتنا ما كان، ط معيد

مدققي سلاح مع الطحطاوي (ص ۳۵۶) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط لديمي

کا وقت باقی ہے اور قرب وجوار میں کسی اور جگہ پر بھی عید کی نماز ہوتی ہے، تو کسی جگہ جا کر عید کی نماز پڑھنا واجب ہوگا، اور اگر عید کی نماز کا وقت ختم ہو گیا ہے، تو اس کا قضاء لازم نہیں اور اس کی تلافی کی بھی کوئی صورت نہیں۔^(۱) ہاں اگر چار رکعت پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔^(۲)

رکوع میں تکبیرات عید

واضح رہے کہ عید کی دو رکعت نماز کی ہر رکعت میں تین تین مرتبہ تکبیرات زوائد کہنا واجب ہیں، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراءت ختم ہونے کے بعد رکوع سے پہلے، اگر اتفاق سے

(۱) الحنبیہ۔ قالوا الجماعہ شرط لصحتها كالجمعة، فإن فاتت مع الإمام فلا يطالب بعضها في الوقت ولا بعده، فإن أحب فضائلها منفردة، صلى أربع ركعات بدون تكبيرات الروالہ ہر فی الأروسی بعد العاتحة سورة "لا عی" وفي الثانية "والصحي" وفي الثالثة "لا شرح" وفي الرابعة "النس" كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، الجزء الأول باب حكم الجماعة فيها وقضائها اذافات وفيها، مباحث صلاة العیدیں ص ۳۳۹ ط دار احیاء التراث العربی، (۲) فان أحب ان يصلي صلى ان شاء ركعتين وان شاء ربعا، ويكون ذلك صلاة الصلح ولا تفصل ان يصلي أربع ركعات بما روى عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه كان من فاتته صلاة العید صلى أربع ركعات، بقرأ في الركعة الأولى سبع اسم رتک الاعی، وفي الثانية والشخص وضعاها، وفي الثالثة والليل ذی یسعی، وفي الرابعة والصحي، وروی فی ذلك عن النبي عليه السلام وعبد جميل وثواب حزيل (الصحيح لبرهاني ۲/۱۰۲) الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدیں، ط دار الكتب العلمية بيروت

البر الفائق (۳۷۱) باب صلاة العیدیں ط دار الكتب العلمية، بيروت
من قرأها أتى لا تصح بدويها تحريمه، فانما (وهي شرط) صلا الركوع المزمع الرد (۳۳۲، ۳۳۶) كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط سعيد

(۳) ولا يصليها وحده، فان مع الإمام، ولو بالفساد اتفاق في الأصح (المزمع رد ۲
۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العیدیں، ط سعيد

(۴) مراقبي الفلاح مع الصحطاوي (ص ۵۳۵) كتاب الصلاة باب أحكام العیدیں، ط قديمي،

(۵) البحر الرائق (۱۶۴/۴) كتاب الصلاة، باب العیدیں، ط سعيد

بہا ب میدی نماز میں کیا ات زواجد جہاں جا میں اور پہلی وقت میں تھا۔ بعد
از ات شروع ہوا میں ات کے بعد کیا ات زواجد میں اور ات کے بعد
میں سمیرات زواجد جہاں کے شروع میں جا رہا تھا ات زواجد میں ات
دعویٰ رکعت کی کیا ات زواجد اور روئے سے پہلے جہاں جا میں شروع
میں جا رہا تھا ات کے بعد کیا ات نہیں۔^(۱)

نیز میں شامل

اگر امام کو رکوع میں پایا تو بھیجہ تحریر۔ جب کے بعد کیا ات زواجد پہلے رکوع
میں جائے، البتہ اگر رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے ہو کر بھیجہ تحریر کی صورت میں
روئے نہ ملے کا خط ہو تو رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں ہاتھ اٹھانے بغیر بھیجہ ات
ہوئے، اگر بھیجہ ات کی تکمیل سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو بھیجہ تحریر میں ہاتھ اور
دھن: وجا میں گی۔^(۲)

۱۔ ادسی الإمام تکبیرات العید حتی قراء، فإنه یکتب بعد القراءة أو فی الركوع ما لم یرفع
سے (المشاوہ الہندیہ ۱۶/۱۵۱) کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین۔ ط:
سیدہ

۲۔ الدر مع الرد ۲۶/۴۳۳ کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید۔

۳۔ الشارح ج ۲ (۲۴/۹۳) کتاب الصلاۃ، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، نوع
عن تکبیرات العید، ط: إدارة القرآن۔

۱۔ ولہ انہی دخل الی الإمام فی الركوع فی العیدین فإنه یکتب للافتاح فالعادلان امکنہ ان یأتی
بالتکبیرات ویلزم رک الركوع فعل ویکتب علی رأی نفسه وإن لم یسکنه رکع واشغل بالتکبیرات
لا یرفع بدیهہ اذا أتت بتکبیرات العید فی الركوع ولورفع الإمام رأسہ بعد ما اذی بعض
التکبیرات فادہ یرفع رأسہ ویتابع الإمام ولسقط عنہ التکبیرات الباقیہ۔ (الہندیہ ۱۶/۱۵۱) ط:
سیدہ

۲۔ الدر مع الرد ۲۶/۴۳۳ کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید

۳۔ البحر الرائق ۲۶/۱۶۱ کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید۔

اسی طرح کہ وہ ایک
سے دوسرے روموں میں گھومتے ہیں۔ روز پانچ بج کر آٹھ بج
کرتے تھے، ان کے پاس جس سے ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا ہے،
وہ تم میرے ساتھ

۱۔ رنجش کی بنا پر، امریکی امید گاہ بنانا
۲۔ نہ صرف محسن، بلکہ رنجشوں کی بناء پر دوسری امید گاہ بنانا مخصوص غریبوں،
۳۔ رنجش کی بنا پر، امریکی محسن ہے۔^(۲)

روزِ رحمتِ عید کی نماز پڑھنا

۲۹ رمضان کو چاند نظر نہیں آیا تو روزہ رخصت ہے اور عید کی نماز پڑھنا درست نہیں، اور اگر چاند نظر آیا تو روزہ رخصت نہیں بلکہ حرام ہے، اب تک عید کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۳)

ابن حماد بن عبد اللہ العجمی کان اللہ اصحاب ابراہیم و کان ربما تغریہ مولد و هو یحدث
بما یدعی حدیث کما یداب منسوخ و انه کان یحضر فی شہر رمضان خمس مائۃ نساء و انه کان
بعضیہم بعد عبد مک و احد عامہ درویش (سیر اعلام النبلاء (۲/۴۳۳) حماد بن ابی سہیلان
مسند کاشفی طبعہ الثالث علی مہمد الرسالۃ الطبعة الثالثة)

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: وكان بطريق كل يوم في رمضان خمسين إنشاً، فإذا كان ليلة
تسعة كان في ثوب من أعلامه ٢٣٥) حماد بن أبي سليمان مسلم الكوفي
تفقه سنة ٢٠٠٥ في مدرسة الإمام الطهراني

١- كتيبي مسجد سيدي جلال، أو مسجد أو القريس، مروي ابتداءً راجعاً إليه، أو بمال غير طبع
في (أخبر من الشرا) (نصير المديرك ١١) (٢٥١) سورة التوبة، الآية ٤٠، ط. لديني
الكتاب ٢٠٠٢، سورة التوبة، الآية ٤٠، ط. دار الكتاب العربي.

١. ح حدي بلاسي ٢١٠ سورة التوبة الآية ١٠٤. دار إحياء التراث العربي
٢. سمعنا ما نريد. في الله تعالى عذره. قال النبي ﷺ لو قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم ما نريد. لفظوا به من الله فاعلموا عدة شعبان ثلاث *



روزہ رکھنا عید کے دن

عید کے دن روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا۔

دفعہ رہے کہ عیدین اللہ پاک کی طرف سے ضیافت کے ایام ہیں، ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا اللہ تعالیٰ کی ضیافت کو نظر انداز کرنا ہے، اور یہ بہت بڑی ناقدری اور بے ادبی ہے۔^(۱)

= (اصحیح البخاری (۲۵۶/۱) کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "اداربتکم للہلال یسرہوا"، ط قدیمی)

(۲) اسماء یلزم الصوم علی مناعری الرزیة، دائبت عندهم رویة اولئک بطریق موثق حتی یشہد جماعہ ان اہل بلدتہ قد راوا ہلال رمضان لکم یوم لہاموا، وهذا الیوم ثلاثون بحسبہم ولم یرہوا لہلال، لا یباح فطر غد، ولا یرک التراويح فی ہذہ اللیلۃ، لانہم لم یشہدوا الرویة ولا علی شہادۃ غیرہم، وبت حکوا رویة غیرہم (الہدیۃ (۱۹۹/۱) کتاب الصوم الباب الثانی فی رویۃ الہلال، ط رشیدیہ)

(۳) الدر مع الرد (۳۹۰/۲) کتاب الصوم، ط سعید

۱- وانما فی فرض واجب ومسنون ومندوب ونفل ومکروہ نسیہا وتحریم والمندوب صوم ثلاثۃ کل صوم ثبت بالسنة طبعہ ولوعہ علیہ کصوم داود علیہ السلام۔ والنفل ما سوی ذلک ما لم ینبت کراہتہ، ولما کروہ نسیہا عاشوراء مفرداً عن التاسع، وبحو بہ المہرجان، وتحریماً ایام التشریق ولعیدین (لبحر الرائق (۲۵۷/۲) کتاب الصوم، السام الصوم، ط سعید)

(۴) مرآۃ المفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۶۳۰) کتاب الصوم، فصل: فی صلاۃ الصوم والتسبیح، ط قدیمی۔

(۵) الدر مع الرد: (۳۷۵/۲) کتاب الصوم، ط سعید

.....

”عید کی تیسرات کو زوالہ کنہ کی چہ“ عنوان کے تحت پیش ہے۔ (ص ۱۱۲)

زیارت قبر

عید کے دن قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے، خاص طور پر میدان کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے، عام طور پر انسان خوشی میں آخرت کی فکر سے غافل ہو جاتا ہے، اور قبروں کی زیارت اس غفلت کو دور کرنے کے لئے بہترین مانتا ہے۔

البتہ اگر عید کے دن قبر کی زیارت کو لازم اور ضروری سمجھتا ہے، اور نہ جانے دے پر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے تو یہ بدعت و مکروہ ہوگا، پھر قبرستان جانا منع ہوگا۔^(۱)

—

اگر عید گاہ کئے میدان کی شکل میں ہو، اور قبلہ کی جانب دیوار وغیرہ نہ ہو تو یہ صورت میں امام کے سامنے کوئی انٹھی یا نیزہ وغیرہ گاڑ کر سترہ بنانا سنت ہے، اور امام کا سترہ تمام امتدایوں کے لئے کافی ہوگا، اور اگر عید گاہ بنی ہوئی ہے اور قبلہ کی جانب دیوار وغیرہ کوئی حامل نہ ہو تو سترہ کی ضرورت نہیں ہوگی، انہی دیوار سترہ کے لئے کافی ہوں۔

(۱) الفصل امام الزیارة اربعة يوم الاليس و الخميس والجمعة والسبت وكذلك في الارض الصبركة . كعشر ذي الحجة وعيدین وعاشوراء وسانو المواسم . كذا في الفرائد والفتاویٰ الهیة (ص ۳۵۰) کتاب التکرامیة الباب السادس عشر فی زیارة القبور ط (رشیدیہ)

۲۰۰۰ (۱) کتاب الصلاة باب صلاة الحارث، مطلب فی زیارة القبور، ط سعید
۲۰۰۰ (۲) کتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز
فصل فی زیارة القبور، ط قدیمی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز میں عید کی نماز سترہ بار کر پڑھائی۔^(۱)

عیدین کی سنتیں

عید کے دن کی سنتیں "عنوان کے تحت دیکھیں۔۔۔ ۱۹۹۔"

سورۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی نماز میں متعدد سورتیں پڑھنا ثابت ہے۔
ابو قتیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سورۃ
ق و نوراں لمجید اور اقرب الساعۃ واشق القمر پڑھتے۔
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرہ میں
میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور "ہل اناک حدیث العاشیہ" پڑھتے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور
بقرہ عید کی نماز میں "عنہ ینساء لون اور "والشمس وصحاہا" پڑھ کرتے تھے۔
البتہ بیشتر روایتوں میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "ہل
ناک حدیث العاشیہ" کا ذکر ہے، اس لئے اگر یہ دونوں سورتیں پڑھنا
آسان ہے تو یہ دونوں سورتیں پڑھے، ورنہ دوسری سورتوں کو پڑھ سکتا ہے، اس میں

= "صدقة حسب طائفه والیکبر وهو سرعة الانتباه والابتکار وهو المسرعة الى العمل
وصلاة الصبح في مسجد حبه لم يتوجه الى المصلی عاشيا مکبر اسرا ويقطعه اذا انتهى الى
المصلی (یروجع من طریق آخر (مرافی الفلاح، ۲۰۱/۱) باب صلاة العیدین، ط المکتبة
العصریہ)

(۱) عن اسمعيل بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العیدین وفي الجمعة سبح
اسم ربک الاعلیٰ و"هل اناک حدیث العاشیہ" ورمحا اجتماعا في يوم واحد فقرأ بهما، وفي باب
عن امي والد وسمرة ابن جندب وابن عباس ان عمر بن الخطاب سأل اب و"الديني" ما كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ به في العطر والاصحی، قال كان يقرأ بقرآن
المجید، واقرب الساعۃ واشق القمر، قال ابو عيسى هذا حدیث حسن صحيح (جامع
الترمذی، ۱۱۹۰۱، ابواب العیدین، باب القراءة في العیدین، ط قديمی)

مرزا سے نہیں ہے۔

مذہب خطبہ کے دوران

نصیب کے اور سنا "عقوبت کے تھے نہیں۔"

سایہ

جس مرزا نے عید الفطر کے ان سو یاں پکانے کا ارادہ کیا ہے، اس میں
 میں آسن کے مجبور دستیاب نہیں تو سو یاں کھانے سے بھی سنت (۱۰) پکانے سے منع
 کی گئی چیز ہے، ایسے اس بات کا خیال رکھنا بہتر ہوگا کہ طاق پہنچے لیں یا نہ۔

سبوحید کا حکم عیدین میں

"عیدین نماز میں سبوحید نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۶۲)

عن عبد بن حماد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العیدین مسح اسم رک
 یعنی: وھل شک حدیث العائذہ، ورواہ احمد والطرابی فی التکرار حدیث
 عن عبد بن حماد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلاة العیدین: بعد سائر اللہ
 و... و... "رواہ لبرازوفہ ابوبن ہمار وهو صحیح" (مجمع الروايات و...
 ۳۳۶۲، رقم الحديث ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، کتاب الصلاة، باب الفرائض فی الصلاة
 فی العیدین ط دار الفکر)

تیسری ڈاؤد (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، باب ما یقرأ فی الاضحیٰ ولفطر، ط قدسی
 "ویدب سبوح الفطر اکثراً حلواً وقرأوا لولہ قرأوا قبل حروجه الی صلاتہ" (قولہ ویدب يوم
 فطر ینح لدق قون لعص وعد المصنف العمل سابقاً من المس والصحیح لکل من سب
 حقوس لرحاں (قولہ حلواً) قال فی فتح القدير: و... کون ذلك بمطعمه حبرا
 سہ فی بحاری "کان علیہ الصلاة والسلام لا یعدو يوم الفطر حتی یأکل سمرات ویاکلہن ویر
 لب لا یظہر ان السمر أفضل کما انصاف هذا الخبر فان لم یجد ما کمل ما حبرا... لدر مع
 الرد، (۱۶۸/۴) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط، مسجد

سہ مرآتی مدراج مع لطیف حصار (ص ۵۲۸) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدسی
 لحر برانی (۱۵۸/۴) کتاب الصلاة، باب العیدین ط مسجد

نماز عید میں شافعی نماز پر حنفی

حنفی مسلک والے شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھ سکتے ہیں، ابتر عید کی
زائد تکبیرات میں بھی شافعی امام کی اقتدا کرنی چاہیے، یعنی شافعی امام حنفی مرتبہ زائد
تکبیریں کہے حنفی مقتدی بھی اس کی متابعت کرے۔^(۱)

شریک: نماز شروع ہونے کے بعد

”نماز عید میں بعد میں شریک ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۱۵)

شبہ میں متعدد جگہ عید کی نماز

اگر شہر بڑا ہے اور لوگ زیادہ ہیں تو ایک شہر میں بھی متعدد جگہوں پر عید کی
نماز قائم کرنا جائز ہے، اسی طرح ضرورت یا عذر کی صورت میں عید گاہ کے علاوہ
متعدد مساجد میں بھی عید کی نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ ایک جگہ پر عید کی نماز قائم
کرنا بہتر ہے۔^(۲)

(۱) وإنما الاعتناء بالاختلاف في الفروع كالشافعي فيجوز ما لم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد
المقتدى عليه الإجماع وفي رسالة "الاعتناء في الاختلاف" لملا على القاري. ذهب عنه
مشايخنا إلى الحرار إذا كان يحتاط في موضع الخلاف والأفلا، والمحى أنه يجوز في المراعى لا
كراهه وفي غيرها معها (التر مع الرد. ۵۶۳/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعيد

❏ ولو رادنا به إلى ستة عشر، لأنه مألوف، (قوله ولو رادنا به الخ)، لأنه تبع لإمامه فوجب
عليه متابعتة وترك رأي الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام "إنما جعل الإمام ليؤمكم"
فلا تخلصوا عليه" فمالهم بظهور خطره بيقين كان اتباعه واجبا (التر مع الرد ۱۱۴۲/۲)
كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب امر الخليفة لا يفتي بعد موته، ط سعيد

❏ البحر الرائق (۲۶۱/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد

(۲) ولهذا كان على رضي الله تعالى عنه يصلي العبد في الحياة أي المصلي ويستخلف

من يصلي بالناس بالعذبة (الاختيار لتعليل المختار) (٨٣/١) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: دار الكتب العلمية

(٤٦) وبقي أن يستحلف من يصلي بأصحاب العطل في العصر لما روي عن علي رضي الله تعالى عنه وإن لم يفعل حار (الاختيار لتعليل المختار) (٨٤/١) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: دار الكتب العلمية

(٤٧) لم الحروح إلى العبادة مرة وإن وسعهم الحامع لكن يستحلف الإمام من يصلي في العصر بالصنعاء، والمرضى بناء على أن صلاة العبد في الموضوعين حائره بالاتفاق بخلاف الجمعة. مجالس الأبرار (ص ٢٦٤) المجلس الثاني والثلاثون في بيان صلاة الفطر وأحكام العيدين ريان البدع فيه، ط: مهيل أكذمي لاهور

(٤٨) ويستحلف غيره ليصلي في العصر بالصنعاء بناء على أن صلاة العبد في الموضوعين حائره بالاتفاق وإن لم يستحلف لله ذلك. (شامي) (١٦٩/٢) كتاب الصلاة، باب العيدين ط: سعيد
(٤٩) قال محمد لا بأس بصلاة الجمعة في العصر في موضوعين وثلاثة ولا يجوز أكثر من ذلك؛ لأن العصر إذا بعدت أطرافه شق على أهله المشي من طرف إلى طرف فيجوز دفعه للحرج، والله يستدفع بالثلاث فلا حرج بعدها وقال أبو يوسف كذلك إلا أن يكون بين الموضوعين نهر لاصل كقنادل؛ لأنه يصير كمصيرين الخ (الاختيار لتعليل المختار) (٨٣/١) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: دار الكتب العلمية

صدقہ فطر ادا کرنا

عید کے دن صبح عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔^(۱)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ
 فطر کے دن صبح جب تک اپنے (فقراء، مساکین) اصحاب کو صدقہ فطر ادا نہ
 فرما دیتے صبح نہ نکلتے۔^(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا (عید گاہ کی طرف) نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا کرو۔^(۳)

صدقہ کرے

عید کے دن جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ نقلی صدقہ کرنے کی کوشش

۱۔ رد مدب يوم الفطر آكله، حلوا ولوا ولوا لروبا (قبل) خروجہ الى (صلاتها) (۱۶۸/۲) کتاب الصلاة،
 صبح عطفه علی آكله، فان لكلام كنه قبل الخروج (لدر مع الرد) (۱۶۸/۲) کتاب الصلاة،
 باب العیدی، ط. سعید.

عَنْ عَنِ عَمْرِو بْنِ قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَهْدِيَ أَصْحَابَهُ مِنْ
 صَدَقَةِ الْفِطْرِ (ص ۱۵۵) أبواب ما جاء في الصيام، باب في الأكل يوم الفطر
 قبل أن يخرج، ط. فنيقي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْفِطْرِ "مَنْ
 كَانَ حَارًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَلْيَرْكَبْ، فَإِذَا جَاءَ الْمَدِينَةَ فَلْيَمْشِ إِلَى الْمُصَلَّى فَإِنَّهُ أَكْثَرُ أَجْرٍ
 وَقَدْ مَرَّ بِقُلُوبِ حُرِّكُمْ وَكَفَّ الْفِطْرَ، وَنَظَرَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَدِينٍ مِنْ قَمِيحٍ أَوْ دَقِيقٍ (كرر العمل)
 (۶۳۷) رقم الحديث ۲۳۵۵، كتاب الصوم، صدقة الفطر، ط. مؤسسة الرسالة.

اعلاء السنن (۳۹) رقم الحديث ۲۳۵۳ أبواب صدقة الفطر، باب استحباب
 اداء صدقة قبل الخروج الى الصلاة، ط. إدارة القرآن.

کرے۔

سورۃ ن - ۱۰

عید و اتر عید کی صحر اور دیہ میں صدقہ خیرات کی راہ اپنی پاب ہے۔
مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی صدقہ و خیرات کی ترغیب اپنی پاب نامہ میں
صدقہ کارواج ہو اور ان کو ثواب ملے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عید سے
دن نکلتے، لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر سدا م پھیلتے، اپنی باری پر انہوں کی
حرف رخ کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، اور لوگ صف میں بیٹھتے ہوئے ہوتے،
آپ ان سے (خطبہ میں) فرماتے، صدقہ کرو، عورتیں زیادہ صدقہ کرتیں، اندے،
گوشتیں اور دوسری چیزیں (زیورات) صدقہ کرنے لگ جاتیں پھر (جہاد کے
یے) کسی لشکر کو اگر بھیجنا ہوتا تو اسے روانہ فرماتے، ورنہ واپس لوٹ آتے۔^(۲)

۱، قوله وندب يوم العطر ان بطعم و يغسل ويستاك ويتطيب ویمس احسن نداء (وراد
فی الحادی القدسی ان من المستحبات التزیین وان یتظہر فرخا و بشاشۃ، ویکثر من الصدقہ
جب طافہ و فخرتہ (المحر الرائق ۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
۲، شامی (۱۶۸/۲) کتاب الصلاة، باب لعیدین، ط سعید

۳، مرافی الفلاح مع الطحطاوی، ص ۵۳۰) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین ط قدسی
۴، عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب
لہم بالصدقۃ لیکون اکثر من یتصدق النساء فان کانت لہ حاجة او اراد ان یبعث مٹا تکلم و الا رجع
بس الناسی (۲۳۳/۱) کتاب صلاة العیدین، حث الإمام علی الصدقة فی الخطبة، ط قدسی،

۵، قال ابو سعید الخدری کان انبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والأضحی الی
العصلی فأول ما یدأ به الصلاة ثم یصرف فیقوم مقابل الناس، والناس حیث من علی
صلواتہم، الحدیث رواہ مسلم، و ذکر ابو سعید الخدری انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یخرج یوم العید فیصلی بالناس رکعتین ثم یسم فیقف علی راحلہ یسئل الناس و ہم صغوف
حلبوس، لیقول تصدقوا، فأكثر من یتصدق النساء، بالقرط و انحاتم والنسی، فان کانت لہ
حاجة یرید ان یبعث مٹا یدکرہ لہم و الا یصرف (رد المحتار فی ھدی غیر العباد ۳۴۵/۱،
فصل فی ھدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العیدین، ط مؤسسة الرسالہ)



حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔
 یہ کہ دن آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے اذان، اقامت کے بغیر خطبہ نماز پڑھی، نماز ختم ہوئی، تو آپ حضرت بلال کے سہارے کھڑے ہوئے، نہ کھڑے ہوئے۔ بعد ازاں ان کو نصیحت فرمائی اور عبادت و طاعت کی ترغیب دی، پھر عورتوں میں تشریف لے گئے، ساتھ میں حضرت بلال بھی تھے، آپ نے ان عورتوں کو اتھوڑی کا حکم دیا، نصیحت فرمائی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر ان کو بھی اللہ کی اطاعت کی ترغیب دی، اور فرمایا کہ صدقہ کرو کیونکہ اکثر عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی (الح)۔^(۱)

صف سیدھی ہوتی ہے

کندھے اور ٹخنے سیدھے کرنے سے صف سیدھی ہوتی ہے، انگوٹھا ملانے سے نہیں۔^(۲)

(۱) عن جابر بن عبد اللہ عنہ قال شهدت الصلاة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم عرفة بعد الصلاة قبل الخطبة يهرأدن ولا إقامة فلما قضى الصلاة قام معركنا على بلال فحمد الله وأثنى عليه وعظ الناس وذكرهم وحثهم على طاعته ثم مال ومضى إلى النساء ومعه بلال فأمرهن بتقوى الله وعظهن وذكرهن وحمد الله وأثنى عليه ثم حثهن على طاعته ثم قال تصدقن فان أكثركن حطب جهنم، فقالت امرأة من سفلة النساء، سفهاء الخليلين، لم يارسول الله أقل تكسرن الشكاة وتكفرن العشير، فجعل يبرعن قلاتنهن والفرطن وخواتمهن يقدنه في ثوب بلال يتصدقن به (مسند النسائي ۲۴۳/۱) كتاب صلاة العيدين، قيام الإمام في الخطبة معركنا على إنسان، ط: قديمي

❏ الصحيح لمسلم (۲۸۹/۱) كتاب صلاة العيدين، ط: قديمي

❏ في هذا الأحاديث استحباب وعظ النساء وتذكيرهن بالآخرة وأحكام الإسلام وحثهن على الصدقة (شرح صحيح المسلم نسوي (۲۸۹/۱) كتاب صلاة العيدين، ط: قديمي)
 (۲) ويسمى للمعوم اذا قاموا إلى الصلاة ان يترصوا ويسدوا الحلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف۔ وروى ابو داؤد والإمام أحمد عن ابن عمر أنه ﷺ قال اقيموا الصفوف وحاذروا بين المناكب وسدوا الحلل (البحر الرائق (۳۵۳/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)
 ❏ المزمع الرد (۵۶۸/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد۔

حقیقی یدنی ۔

امام کو چاہیے کہ حقیقی یدنی سے یقینی نم میں لوگوں کے پیچھے ہونے سے منع کرے، سوائے براہین سے ہونے کا علم ہے، انجھ میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں نکالی جائے نہیں تیارنی چاہیے۔^(۱)

۱۶ : مواقی الفلاح مع الطحطاوی (ص ۳۰۶، ۳۰۷) کتاب الصلاة . باب الإمامة . فصل فی بیان الاحق بالإمامة و بیان ترتیب الصفوف . ط قدیمی

(۱) ویسفی لبقوم اذا قاموا إلى الصلاة أن يراعوا ويسفروا الحلل ويسوروا بين مئاکبهم فی الصفوف ولا یأسر بأمرهم الإمام بذلك ویسفی أن یکملوا ما یلی الإمام من الصفوف ثم ما یسفی ما یلید وھلم جر . واد استوی حاب الإمام فإنه یقوم الحائنی عن یسید و ان ترجح الیمین فإنه یقوم عن یسارہ و ان وحده فی الصف فرجہ سدا . وروی ابو داود و الامام احمد عن ابن عمر أنه ^{رضی اللہ عنہما} قالان ایسوا الصفوف و حاذرا بین المائکب و سدوا الحلل و لیسوا بأیدیکم احوالکم لا تدروا فرحات الشیطان من وصل صفا وصلہ اللہ و من قطع صفا قطعہ اللہ (البحر الرائق ۳۵۳ / ۱) کتاب الصلاة . باب الإمامة . ط سعید

۱۷ : الدر مع الرد (۵۶۸ / ۱) کتاب الصلاة . باب الإمامة . ط سعید

۱۸ : مواقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص ۳۰۶، ۳۰۷) کتاب الصلاة . باب الإمامة . فصل فی بیان الاحق بالإمامة و بیان ترتیب الصفوف . ط قدیمی

عصا کس ہاتھ میں پکڑے۔

خطیب جمعہ وعیدین کے ذیل میں عصا سیدھے ہاتھ میں پکڑے۔ یا بائیں ہاتھ میں دونوں صورتیں جائز ہیں، جس کو جو صورت موافق ہو اس پر عمل کر سکتا ہے۔ خطیب کی کتاب ہاتھ میں نہ ہو تو عصا سیدھے ہاتھ میں پکڑنا بہتر ہے، اور اگر خطیب کی کتاب ہاتھ میں ہو تو اس کو سیدھے ہاتھ سے پکڑنا، اور عصا کو بائیں ہاتھ میں لینا بہتر ہے۔

عصا لینے خطبہ وعید میں

خطیب دیتے وقت لٹھی ہاتھ میں رکھنا مستحب ہے لازم نہیں۔^(۱)

(۱) رقی الحجازی العدسی إذا فرغ المودون من الإمام والسيف في يمينه وهو مكى عليه (الترمذی ۶۳/۴) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید
 (۲) البحر الرائق (۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط سعید
 (۳) ویسفی له ان یأخذ السیف أو العصا أو غیرهما بیده الیمی أو ایما الیسر، ولأن نادر الطهارات إنما یکون بالیمین والمستقدرات بالشمال، ولا حجة لمن قال أنه یاخذ بالیسر لکونه ایسر علیه فی تناولته أو أنه أحد اغتیاله، لأن هذا المعنی مما یخص بالامراء الذین یتخالفون انفسهم الغیلة، وهذا مأمور فی هذا الزمان فی الغالب ان الإمام لیس له تعلی بالامراء فی الغالب حتی یضاهیه احد (المدخل لاس الحاج (۲۶۷/۲) فصل فی هیئہ الامام علی المنبر، ط دار التراث بیروت)
 (۴) حدیث شعب بن ربیع الطائفی قد حلت الی رحن له صحبة من رسول الله ﷺ فاقسمها ایما شیدنا فیها الجمعة مع رسول الله ﷺ فقام منکما علی عتب أو قوس، فحمد الله و سب علیہ کلمات خضعات طیات مبارکات (سنن أبی داود (۱۶۳/۱) کتاب الصلاة باب الرجل یخطب علی قوس، ط مکتبه اعدادیه ملتان)
 (۵) للحکمة فی الامارة ان هذا الذین قد قام بالسیف، وفيه اشارہ الی انه یکره التبرکاء علی غیره کعصا و قوس خلاصه، وانه خلاف السنة، محیط و مناقش فیہ ابن امیر حاج بانه یسب لکنه قام خطیبا بالمسجد منکب علی عصا او قوس کما فی أبی داود، وکذا رواه ابن عراب
 رقی الله تعالی عنہ۔ وصححه ابن السکک (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح

”نہ بنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۲۱)

علماء

جعفر ابن محمد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میں عمامہ زیب تن فرماتے۔^(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیاہ عمامہ تھا جسے آپ عیدین میں باندھتے تھے اور اس کا شملہ پشت پر ڈال لیتے تھے۔^(۲)

عورت عید کے دن یا عید

عیدین کے دنوں میں عورتوں کے لیے غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا مستحب ہے،

» (ص: ۵۱۵) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قدیمی

(۳) وکان اذا قام بخطب أحد عضا، فتو کا علیہ وھر علی المنبر (رد المحتار ۱/۱۸۹)

فصل فی ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبہ ط مؤنسۃ الرسالة، مکہ الصار الإسلامية،

(۱) حدثنا جعفر بن محمد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعم فی کل عید (السنن الکبریٰ

للشیخ ۳/۲۹۰) کتاب صلاة العیدین، باب الریبة للعید، ط: دائرة المعارف النظامیہ

(۲) عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامة سوداء یلبس فی

العیدین ویر خبیثا حنفہ (سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ۲/۲۷۴) جماع أبواب

سیرتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لباسہ و ذکر مدیوساتہ، الباب الثانی فی سیرتہ صلی اللہ علیہ

وسلہ فی العمامہ والعیدین، ط: دار الکتب العلمیہ

(۳) محمد الأحودی (۳/۳۱۲) أبواب اللباس، باب سدل العمامۃ بین الکعبین، ط: دار

الفکر، بیروت

(۴) معرفة السنن والآثار (۳/۳۲) رقم الحديث ۱۸۷۶، کتاب صلاة العیدین، باب الریبة

للعید، ط: دار الکتب العلمیہ

کیونکہ یہ دن خوشی اور زینت کے دن ہیں۔ (۱)

عورتوں پر تکبیر تشریق

۹ روزی الحجہ کی فجر سے ۱۳ روزی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد فوراً ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنا جس طرح مردوں پر واجب ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض نماز کے بعد فوراً ایک مرتبہ آہستہ آہستہ تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۲)

عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں

عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں، لہذا عورتیں عید کی نماز نہ پڑھیں، اور عید گاہ میں نہ آئیں۔ (۳)

(۱) ریتحب يوم الفطر للرجل الاعتسال والمواک ولبس احسن ثیابه کذا فی القیة، جدید کان او غیلا (الہندیہ ۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط (رشیدیہ)
(۲) وظاہر کلامہم تقدیم الاحسن من الثیاب فی الجمعة والعیدین وان لم یکن ابیض والذی دال علیہ فقد روی البیہقی انه ^{میں} کان یلبس يوم العید بردة حمراء وراوی الحاوی القلمی ان من المستحب ان یرى وان یظهر فرخا وبشاشة (البحر الرائق ۴/۱۵۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۳) شامی (۲/۱۶۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
(۲) بحب علی المرأة والمساقر، والمرأة تحافت بالتکبیر (الفتاویٰ الہندیہ ۱/۵۲)
کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، تکبیرات آیات التشریق، ط (رشیدیہ)
(۳) البحر الرائق (۴/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
(۴) الدر مع الرد (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
(۳) وشرط وجوبها الإقامة والدکورة والصحة والحرية وسلامة العین والرجلین، فلا تحب علی مسافر ولا علی امرأة (کثر الدقائق مع البحر الرائق ۲/۲۶۳) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشیدیہ و (۲/۱۵۱) ط: سعید
(۴) وتحب صلوة العید علی من تحب علیہ الجمعة (البحر الرائق ۲/۲۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: رشیدیہ و (۲/۱۵۷) ط: سعید
(۴) تحب صلاتها (فی الاصح) علی من تحب علیہ الجمعة بشرائطها (المقدمة، الترمذی الرد: ۲/۱۶۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید =

اس کے اندر سے اس کے دل میں اور یہ گاہ میں جاتے ہی اجازت
تھی، بلکہ اس کی عبادت گاہ میں جاتے ہی اجازت تھی، چہ نماز میں
شریک نہیں ہوتی تھیں^(۱)

اس دور میں کئے گئے احکامات نال و تہہ تھے، سب سے بڑا یہ کہ عورتوں کو
ضروری تھا، اور سب شریک بھی ہوتے تھے، عورتوں پر کوئی پابندی نہیں تھی، پھر اس
کے بعد نبی کریم ﷺ نے دوسرا ارشاد فرمایا وہ یہ کہ ”عورت کا اپنے مکان میں نماز

۱۶۱ (۱) (ریکورد حضور من الجماعہ) ولو لجمعة وعید، مطہر، ولو عیور ایلا عی
معدہ، یعنی بہ ایح (الدرمع الورق ۱/ ۵۶۶) کتاب الصلاة، باب لامامہ ط سعید،
عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لو اذکرک رسول اللہ ﷺ ما احدث لک النساء لمعین
المسجد کما صنعت نساء بنی اسرائیل، فقلت لعمروہ او معین الخالب نعم، صحیح
البحاری (۱۲۰/۱) کتاب الادان باب خروج النساء الی المساجد بالین ط قدیمی،
وہذا هو محمد ما رواہ ابن عباس رضی اللہ عنہما من خروجہن بعد فتح مکہ، ثم معین
بفحواہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بعد انی ﷺ لفساد الرمان کما یضربہ قلوب عائشة رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ولا شک انہا اجل من ام عطیہ وکان ابن مسعود یخرج النساء من المسجد یوم
الجمعة ویقول یرحم الی بیوتک حیر لکی رواہ الطبرانی وورحاله یونقرن (علاء السنن
۸/ ۵۸) کتاب الصلاة، ابواب العیدین، باب وجوب صلاة العیدین، قبل باب استحباب
الاکل قبل الخروج، ط (ادارة القرآن)

۱۶۲ مجمع لروایہ (۱۵۳/۲) باب خروج النساء الی المساجد وعبر ذلک، ط دار
الکفر، بیروت

۱۶۳ صحیح لمسلم (۱۸۳/۱) کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد، ط قدیمی
۱، عن ام عطیة قالت امرنا ان نخرج العوائق ذوات الخدور، وعن یوب عن حفصة سجود ورد
لی حدیث حفصة قال او قات العوائق وذوات الخدور وبعزلتی یحییٰ بنی (صحیح
البخاری (۳۳/۱) کتاب العیدین باب خروج النساء والی المصلی، ط قدیمی،
۲، علاء السنن (۱۰۷، ۱۰۷، ۱۰۷) کتاب الصلاة، ابواب لعیدین باب وجوب صلاة
العیدین، ط (ادارة القرآن)

۱۶۴ صحیح لمسلم (۱۸۳/۱) کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد، ط قدیمی



پڑھنا بہتر ہے، مسجد نبوی میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے سے "اس پر عورتیں بڑی حد تک مسجد نبوی میں جانے سے رک گئیں۔" (۱)

حضور اقدس ﷺ کی وفات کے بعد حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی (عاتکہ بنت زید، جو ان سے پہلے حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھیں) کو بڑی مہمی و تہیہ سے مسجد جانے سے روکا، یعنی ایسی تہیہ کی کہ جس سے انہوں نے مسجد جانا بند کر دیا۔ حضرت زبیرؓ کے دریافت فرمانے پر کہ نماز پڑھنے کے لیے مسجد کیوں نہیں جاتی ہو، یہی جواب دیا کہ اب مسجد جانے کا زمانہ نہیں رہا، لوگوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ عاتکہ پہلے جایا کرتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر عمر کو میرا مسجد جانا پسند نہیں تو وہ منع کر دیں، میں نہیں جاؤں گی۔ لیکن چونکہ حضور ﷺ نے اجازت دی رکھی تھی اس لیے میں جانے سے باز نہیں آؤں گی۔ مگر جب تجربہ ہوا تو خود ہی سمجھ میں آ گیا کہ اب جانا ٹھیک نہیں ہے۔ (۲)

162

تاریخ اسلام



(۱) لمجموع الأحادیث بنهر بکون النساء مامورات بأن شهدن الجماعات، وصلاة العید اولاً ثم حتنهن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلاة فی لیوت، وقال یرکتہ ان صلوتہا فی بیتہ حبر من صلوتہا فی مسجدی، ویکفہ لم یعمم الصبح عن شہود الجماعہ ثم معین الصحابہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفساد الزمان اختلاء النبی (۸۰۸، ۱۰۸) کتاب الصلاة، أبواب لعیدین، باب وجوب صلاة العیدین، ط اداره نقرآن والعلوم الاسلامیہ

(۲) من امی داود (۱۱، ۹۴) کتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد ط وحمایہ ۱۲ و ذکر ابو عمر فی المستیدان عمر بن الخطاب علیہ السلام ان لا یصربها ولا یسعیها من الحق ولا من التلاوة فی المسجد النبوی، ثم شرط ذلك علی الزبیر - فتعجل عبدہا ان کمن لہا لما خرج الی صلاة العشاء فلما قرب بہ، صرب عبدہا علی عجزہا فلما رجعت قالت اما لله قد انس لہم تخرج بعد الاحادیث فی سبیل الشیخانہ للإمام یحافظ ابن الحجر العسقلانی رحمہ اللہ (۸، ۲۲۸) ر لم یرحمہ (۱۱، ۵۴) عاتکہ حریف لعین استیبدہ لقسمہ الاول ط دار الکتاب العلمیہ، بیروت

(۳) لما خطب عمر شرط علیہ لا یسعی عن المسجد، ولا یصربها فاحایبها علی کفرہ منہ، لہ حصیہ لربیر ذکرہ لہ ذلك فاحایبہا بہ ایضاً، فلما ردت الخروج الی المسجد للعشاء الاخرہ من ذلك علیہ، ولم یسعی و ساعیل صرہ خرج لیلة لئ العشاء و سبق وقعد لہا علی الطريق بحيث لا تراء فیما مر بہ، صرب عبدہا علی عجزہا، فصر بہ من ذلك ولم یخرج بعد، اسد الغابہ (۶، ۱۹۵) ثم لرحمہ (۹، ۷۰) النساء حریف لعین عاتکہ من ربہ، ط دار الفکر بیروت



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حج حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہوتے اور عورتوں کی حالت ملاحظہ فرماتے تو عورتوں کو ہرگز مسجد جانے کی جارت نہ دیتی، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں جانے روک دی گئی تھیں اسی طرح اس امت کی عورتیں بھی روک دی جائیں۔^(۱)

آج کے دور میں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوتے یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود ہوتیں تو موجودہ عورتوں کے متعلق یہ راے قائم کی جاتی، علماء کرام ان روایات کی بناء پر منع فرماتے ہیں، ضد کی بنا پر نہیں۔

عورتوں کے عید کے احکام

”عورت عید کے دن کیا کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۹)

عورتوں کے لیے عید کی نماز میں شریک ہونا

اس پر فتن زمانہ میں عورتوں کو مسجد اور عید گاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں، بے شک فقہاء کرام اس کا انکار نہیں کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں عورتیں پانچ وقت کی نماز اور عیدین کی جماعت میں حاضر ہوتی تھیں، لیکن وہ بہترین لوگوں کا زمانہ تھا، فتنوں سے محفوظ تھا، آپ ﷺ بنفس نفیس خود موجود تھے، وحی کا نزول ہوتا تھا، نئے نئے احکام نازل ہوتے تھے، نئے نئے مسلمان تھے، نماز روزے وغیرہ کے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی، سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا

(۱) عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت لو ادرک رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء، لم یصحبن المسجد کما صنعت نساء بنی اسرائیل، فلقد لعنہ (رواہ) قالت نعم (صحیح البخاری

۲۰۱) کتاب الاداء، باب خروج النساء، إلی المساجد باللیل والعلم، ط قدیمی

(۲) مصحح المسلم (۱۸۳) کتاب لصلاة، باب خروج النساء إلی المساجد، لم

یترتب علیہ فتنہ، ط قدیمی

(۳) المسالمة (۱۴۰۱) باب العیدین، باب خروج النساء فی العیدین، ط قدیمی



کرنے کا شرف حاصل ہوتا تھا، مشہور خواب کی تفسیر بیان فرماتے تھے، اور غیب، غریب علوم کا انکشاف فرماتے تھے، ان کو حائری و اجازت تھی، ایلین یہ سمجھتا کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جماعت میں حاضر ہونے کا تاہیدی حکم تھا، یہ سچ نہیں، عورتوں کے لیے مردوں کی طرح جماعت سے ورنہ نہیں تھی، ہضمر کا فرمان ہے: ”عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کی گاہرلی ہے۔“

آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی کوٹھڑی کی نماز کو مسجد نبویؐ کی نماز سے بہت زیادہ افضل فرمایا، اس میں عید کی نماز کو ملگ نہیں کیا گیا ہے، نیز یہ کہ پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض ہیں، جب ان کے لیے مسجد میں آنا افضل نہیں تو عید کی نماز جو فرض نہیں بلکہ واجب ہے اس کے لیے مسجد آنا اور عید گاہ میں آنا کیسے افضل ہوگا۔

۱۰۱ وجہ معہ معتد آخر من مقاصد الشریعہ وهو ان کل ملہ لا بد لہا من عرصہ یجتمع فیہ العبد لظہیر شوکتہم وتعدو کثرہم، وندک استحب خروج الجمع حتی العباد والنساء وذوات الحدور والحیض ويعترفن الصلٰی وبشہدن دعوة المسلمین وندک کان النبی ﷺ یحالف فی التہریر دہان وایاں بطلع اهل کلتا الطریفین علی شوکتہ لصلیہ (رحمۃ اللہ البانیۃ ۲/۳۰۲ ص ۲۰۲) العبدین و حکمہ بشریعہما ط مکتبہ صدیقیہ، کتب خانہ کورہ حک، و میر محمد کتب خانہ حج عمرہ دہلی غیر مستحب فی زمانہ لظہور الفساد ولقد قال أبو حنیفہ ملازمات بیوت لا یحرم من ووجہہ الطحارۃ بان ذلک کان اول الاسلام والمسلمون قبل لارید التکثیر من مرفہ لعدد و مردہ ان المسبب برول برول السبب ولذا اخرج المولفۃ فیہم من مصر لہ لبرکتہ ولبس مرادہ ان ہذا صار مسوخا (مرقاۃ المفاتیح ۴/۴۸۹) کتاب الصلاۃ باب صلاۃ العبدین، الفصل الاول، ط امدادیہ و (۳/۴۸۳، ۴۸۴) ط رضیدیہ

۱۰۲ وعنہ حمید امرئۃ امی حمید الساعدی ایہا جاءک من النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ امی احببتک معک فان قد علمت انک لاحب الصلاۃ معی وصلاحک فی بیک خیر من صلاحک لی حمیم بیک وصلاحک فی جماعتک خیر من صلاحک فی دارک وصلاحک فی دارک خیر من صلاحک فی مسجدک، وصلاحک فی مسجد قومک خیر من صلاحک فی مسجدی، قال فامرت فی بی مسجد فی القصبی بک فی بیہا وخدمہ فذکرت نصلی فیہ حتی لقیہ اللہ عزوجل ۲۰ احمد، حال الصحیح غیر عبد اللہ بن سوبہ الانصاری و نقدہ ابن حبان و مجمع الزوائد مع اللہ اند ۲/۳۳۳ کتاب الصلاۃ باب خروج النساء الی المساجد و غیر ذلک وصلاحہن فی بیہن وصلاحہن فی المسجد، ط دار الکتب العربیہ، بیروت لبنان و (۲/۱۵۳) ط دار الفکر



عید الاضحیٰ کی نماز بوقتِ قریبی یا دور

”صوبے فی عید الاضحیٰ کی نماز کی قریبی یا دور نماز کے تحت

پیشیں۔ ۱۴۱۳ھ

عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا

”بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا“ عنوان کے تحت پیشیں۔ ۱۴۱۳ھ

”عن عائشہ ام عقیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، امروا النبی ﷺ ان یخرج فی الفطر والاضحیٰ یخرج فی
والضحیٰ و ذوات الحدود، فانما یخرج فیہ فی لیلۃ و یسجد لحیر و تعدد حنین فی
الصبح فطر احمد العثماني رحمه الله تعالى قلت یؤید ما قاله الطحاوی ما جمعه فی باب مع
النساء عن الحضور فی المساجد عن ام حمید امرأة امی حمید الماعذی و ام حمید رضی اللہ
عنہما عن عقیل مرثی عن حمودة المرأة فی بیئنا حیر من صلاتہا فی حیرت و حیرت فی حیرت
حیر من صلاتہا فی درہا، و صلاتہا فی دارہا حیر من صلاتہا فی مسجد یومہ و عن عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لو ان رسول اللہ ﷺ رای ما حدث النساء بعدہ لیسجد کما
سجدت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم فمجموع الاحادیث یشرع بکون النساء صائمات
بنہدن انجم عات و صلوة لعید ازلا ثم یصلن الی اللہ علی الصلوات فی بیوت و اما
”صلاتہا فی بیئنا حیر من صلاتہا فی مسجدی“ و لکن لم یفرہ السبع عن شیوہ بعدہ و بعد
مر محصور مارواہ بن عباس من غرو حین بعد فتح مکہ ثم یصلن الصلوة بعد فی اللہ
مستاد لریماں کما یشرعہ قول عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولا شک فی حق من غصب
انکار اس مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخرج النساء من المسجد یوم الجمعة ویقول یرحمہم اللہ
میرتکس حیر لکن، رواہ الطبرانی، و حالہ الموثقون و انہ کان یحلف فیجمع فی بیئنا حیر من
مستانی لمرآہ حیر من بیئنا (اعلاء السیر ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱

میں انسانی نماز سے پہلے پڑھنا پانا ہے

”پیشانی“ ان سے تعلق نہیں۔ ۱۱۲۹

عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ سنانا، تب ہے

عید الاضحیٰ کے دن سب کے لیے مستحب یہ ہے کہ عید کی نماز تکبیر، روزہ، روزہ
طرح رہیں، اور عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد کھانیں نہیں، اور اگر اپنے اللہ قربانی ہے تو
اپنی قربانی سے کھانیں، بلکہ نماز سے پہلے کھانا مکروہ ہے۔ (۱)

عید الاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہو سکتی ہے

عید الاضحیٰ کی نماز میں اتنا قیہ کوئی عذر پیش آجائے تو عید کی نماز گیارہویں
درجہ کی تارخ کو بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ (۲)

عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا

اگر عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور لوگوں کے ساتھ
بات چیت شروع کرنے کے بعد یاد آیا تو اب اس کا وقت ختم ہو گیا اور ساقط ہو گیا،

(۱) والمستحب يوم الاضحى لا يخلو الاكل الى ما بعد الصلاة لما في الترمذي كان عبد الله
والصلاة لا يخرج يوم النحر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلي، وقيل هذا في حق من
يصحح لا في حق غيره ولا في الاضحى والاضحى لا يكره الاكل قبل الصلاة ما روي
عبد الله بن مسعود في شرح مذهب المصنف (ص ۳۸۷) صلاة العید، ط معتمد

المعتمد (ص ۳۸۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط معتمد

المعتمد مع الرد (ص ۱۷۶، ۱۷۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط معتمد

(۲) الحسن ما یصح لا یصح فی آخر ثلاث ايام النحر ولا یصح مع الكراهة ولا یصح بالعدد مدد ولا
بغيره مع الرد (ص ۱۷۶، ۱۷۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط معتمد

المعتمد (ص ۳۸۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط معتمد

المعتمد (ص ۳۸۷) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قديمی

تکبیر تشریق نماز کے فوراً بعد نہیں پڑھا، اب اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔^(۱)
عید الاضحیٰ کے دن اور نماز بھر نہ پڑھے۔

”بقرة عید کے دن کے اعمال“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۱)

عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کہنا

”قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کہنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۲)

عید الاضحیٰ کہنا

”اضحیٰ“ قربانی کو کہتے ہیں، اور ”ضحیٰ“ چاشت کے وقت کو کہتے ہیں، اس لیے بقرة عید کو ”عید الاضحیٰ“ کہنا صحیح ہے، ”عید الاضحیٰ“ کہنا صحیح نہیں۔^(۲)

عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھنا

عید الفطر اور بقرة عید دونوں نمازوں کا وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہو کر

(۱) (وبسحب التكبير التشریعی) فی الاصحح للأمر به (مرة) (عقب كل فرض) بلا فصل ومع البناء (فرویه بلا فصل ومع البناء) فلو خرج من المسجد أو تكلم عامداً أو ساهياً أو أحدث عامداً، سقط عنه التكبير (شامی) (۱/۴۷۱-۱۷۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط سعید
(۲) وإنما محل أدائه، فبعد الصلاة وفورها من غير أن يتعذر ما يقطع حرمة الصلاة، حتى لو ضحك فقهه، أو أحدث معتمداً أو تكلم عامداً أو ساهياً لا يكبر، لأن التكبير من خصائص الصلاة (البحر الرائق) (۲/۲۸۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط رشیدیہ، و (۲/۱۶۵) ط سعید
(۳) الهدية (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ
(۴) ”والضحی“ إذا امتد النهار وقرب أن ينتصف والضحی ما انضم والقصر غرقه، ومن سمى صلاة الضحی و”اضحی“ جمع ”اصحاة“ منوماً يسمى اليوم اضحی مجمع الاضحة النبی فی ”الثلة“ (لسان العرب) (۱/۳۷۳-۳۷۶) فصل الضاد المعجمة، تحت لفظ اضحی وضحی، ط - دار صادر

۷ الضحی بالثاء وبحوھا ذبحھا فی الضحی من أيام عید الاضحی ومنه عید الاضحی الاضحی ثاء وبحوھا، یضحی بها فی عید الاضحی، الضحی ارتفاع النهار وامتدادہ القاموس الفقهی (ص ۲۲۰) حرف الضاد، تحت لفظ ضحی وضحی، ط إدارة القرآن

زوال سے قبل تک رہتا ہے، مگر سنت یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز جلدی ادا کرے اور عید
انصر کی نماز میں ڈراتا خیر کرے۔^(۱)

حضرت ابو الخویرث سے منقول ہے کہ: ”پس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم
کو نجران میں یہ ختم مکہ کر بھیجی کہ بقرہ عید کی نماز میں راجلدی کریں اور عید انصر کی نماز میں
ڈراتا خیر کریں۔“^(۲)

”بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۰)

عید انصر کی نماز سے پہلے کھجور وغیرہ کھانا کر جانا

”کھجور“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۲۹)

عید انصر کی نماز مؤخر کرنا

”عید کی نماز دوسرے دن“ اور ”عید کی نماز تیسرے دن“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱) (روقیہ من ارتفاع الشمس لی رواها) ویتحب تعجیل صلاة الاصحی لتعجل
الأصحی وشی عید لفطر یوخر الحروح قلیلاً، کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عمرو
بن حزم عجل الاصحی واخر الفطر، قبل لیودی الفطرة ویعجل الاصحی (البحر الرائق) ۲۰
(۱۶۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

صح الذریعہ (۲/ ۷۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
والسنة ان یوخر لفطر ویعجل الاصحی یحاروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب
له ان یعدم الاصحی ویوخر لفطر لأن الاصل ان یخرج صدقة الفطر قبل الصلاة، فلا یحر
لصلاة تسع الوف لاخراج صدقة لفطر والسنة ان یصحی بعد صلاة الامام فادع عجل فادع
الی لأصحی هذه الحدیث رواه الشافعی فی الام والبیہقی من غیر طریق عبد اللہ بن امی مکر
ورویہ من رواہ ابراہیم بن محمد عن ابی الخویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب
الی عمرو بن حزم ان عجل الاصحی واخر الفطر (المجموع شرح المنہج ۵/ ۳۰۵)
کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط دار الفکر

(۲) اجری ابو الخویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وہو
یسحر ان عجل الاصحی واخر الفطر وذكر الناس (المسکری للبیہقی ۳/ ۲۸۲)
کتاب صلاة العیدین باب اعدوا الی العیدین ط دائرة المعارف النظامیہ، (ص ۱)

عید کا جوڑا دینا

”عید کے دن صائم نہ رہنا“ تو اس سے تین ہفتے پہلے (۱۹۶۶ء)

عید کا بھنڈا

عید الفطر اور بقرہ عید کی اصطلاحات نے ایسے جھنڈا اٹھانا ثابت نہیں کیا اس لیے اس
کے اس کارواج ہے، تو اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔^(۱)

عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے

عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے، خطیب کے لئے عید میں لمبا خطبہ دینا ضروری ہے

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا
هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه وعن حماد بن عمار رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه وسلم ما
بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد، وشر الأمور محدثاتها وكنى بدعة
فدالة رواه مسلم (مشكاة المصابيح (ص ۴۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة الفصل
الأول، ط قدیمی)

فان بقاصي المعنى من أحدث في الإسلام رأيا لم يكن به من الكتاب والسنة ظاهر و
عنى منعوظ أو مستبط فهو مردود عليه، قيل في وصف الأمر بهذا شدة إلى أن أمر الإسلام
كامل وانتهى وشاع وظهر ظهور المحسوس بحيث لا ينهض على كل ذي نصر و نصيرة فمن
حارب الريادة فقد حاول أمرا غير مرضي، لأنه من قصور لهمه رآه ناقصا فان الدين أباح النار
الآيات والأحبار واستبطا الأحكام منها وفي رواية لمسلم ”من عمل عملا ليس من أمرنا
من الطاعات أو منهي من الأعمال الدنيوية و لأخرية سواء كان محدثا أو سائعا على الأمر ليس
عنده امر اي و كان من صفته أنه ليس عليه اذن من أنى به على حسب هو اه فهو رد اي مردود
غير مقبول (مروحة المصابيح (۱/ ۳۳۶) بحث رقم الحديث ۱۳۰، كتاب الإيمان، باب
الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط رشديه)

عن العنق الصبح على مشكاة المصابيح (۱/ ۱۸۸، ۱۸۹) كتاب الإيمان، باب الاعتصام
بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط رشديه

عن الاعتصام للشاطبي (۲/ ۲۳۲، ۲۳۳) باب الخامس في أحكام المدع الحقيقية
والإضافية والفرق بينهما، فصل المدع الإضافية هل يعتد به ط دار الكتاب العربي

بہ
دین
میں
نیا
کچھ
نہ
ہوگا

ج

یہاں خطبہ حتماً ہی ادا ہو جائے گا۔ (۱)

میدان نماز سے پہلے پرہیز

۱۔ اگر امام نے میدان نماز سے پہلے سے نماز وقف ہونے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے جموں میں میدان نماز سے پہلے سے یا اور اس کے بعد میدان نماز پر حرج تو خطبہ ہو گیا، میدان نماز کے بعد دوبارہ خطبہ دینے کی ضرورت نہیں ہوئی اور میدان نماز بھی ہوئی، البتہ یہ افضل طریقہ کے خلاف ہے، آئندہ ایسا نہ کرے۔ (۲)

۱۔ (مسحطان) حقیقتاً و تکرار و بابتہما علی قدر سورة من طوال المعصن (فی الشامی) ۱۴۸/۲ (۱) و تکرار و بابتہما (الح) عارہ القہستانی و بابتہ التطویل مکروہہ (الدر مع الرد) ۱۴۸/۲ (۲) بحمدہ قبل مطلب فی قول الخطیب قال اللہ تعالیٰ ﴿اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم﴾ ط سعید (۳) عارہ قال سعید رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم بقول ان طول صلاة الرجل وقصر خطبته من فقیہ، فاطیلوا الصلاة والصبر والخطبة وان من الیاء سحران رواہ مسلم مشکوٰۃ المصابیح (ص ۱۴۳) باب الخطبة والصلاة، الفصل الاول، ط قدیمی

(۴) البحر الرائق (۱۴۸/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید (۵) البحر الرائق (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط سعید (۶) البحر الرائق (۱۴۸/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید

(۷) مرآۃ الفلاح (ص ۵۶۰) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط قدیمی (۸) قولہ (لو قدم الخطبة علی الصلاة) اعلم ان الخطبة سنة و تاخیرہا الی ما بعد الصلاة ایضا نہر عن الظہیریہ و کونہ مسبباً بالتقدم لا یدل علی نفی سنیۃ اصلها مطلقاً، لأن الإساءة لترك سنة الناحر وهي غير اصل السنة وفي الدرر المبيحة ان خطب قبل الصلاة ترك لغيره ولا يفسد ولا يفسد في محل في مسکن (طحطاوی علی المرافی) (ص ۵۲۸) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین ط قدیمی و (۱۴۸/۲) ط المکبہ العولیہ کراچی

(۹) بحطب بعد خطب (وہما سہ) فلو حطب قبلها صح و اما، لترك الله ومايس في الجمعة ويكره، يس فيها ويكره.

(۱۰) فی الساس قولہ فلو حطب قبلها (الح) و كذا أو لم يحطب أصلاً كما قدماء عن البحر (سلسلہ) (۵۲۰) کتاب الصلاة، باب العیدین مطلب امر الحلیۃ لایقی بعد موتہ، ط سعید

۱۷ ”عید“ اصل میں ”عود“ — لیا گیا ہے، جس کے معنی ”لوٹنے“ کے ہیں، چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی ان دنوں میں ہر سال اپنے احسانات کا بار بار اعادہ کرتا رہتا ہے، اس لئے اس کو ”عید“ کہتے ہیں۔

۱۸ اور ”عید“ کو ”عید“ کہنا ایک طرح کی نیک فانی، اور اس تمنّا کا اظہار ہے کہ یہ خوشی کا دن بار بار آئے۔

۱۹ شریعت کی زبان میں شوال کی پہلی تاریخ کو ”عید الفطر“ اور ذی الحجہ کی دس تاریخ کو ”عید الاضحیٰ“ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔^(۱)

عید کا وقت

”عیدین کا وقت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۱۱)

عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے

اگر امام صاحب عید کی نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سورۃ فاتحہ کا کچھ حصہ یا پوری سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اسی وقت تکبیرات کہہ کر سورۃ فاتحہ دوبارہ پڑھیں، اور اگر سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یاد آئے تو

= البحر الرائق (۲/۱۶۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۱) سمي به لأن لله فيه عوائد الإحسان ولعمدة بالسرور غالباً أو لغايراً (قوله سمي به الح) أي سمي العيد بهذا الاسم لأن لله تعالى فيه عوائد الإحسان أي أنواع الإحسان العائدة على عباده في كل عام (قوله أو لغايراً) أي بعمدة على من أدركه (المر مع الرد ۲/۱۵۰،

۱۶۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

= البحر الرائق (۲/۱۵۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

= طعطارى على مرآة الفلاح (ص ۵۴۷) کتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط: المیمی



صرف تکبیرات کہیں، قراءت کا اعادہ نہ کریں اور رکوع میں چلے جائیں۔^(۱)

عید کی تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ

عیدین کی نماز میں چھ تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تکبیرات تکبیر تحریر و رکوع سے زائد ہیں، اس لئے ان تکبیروں کو زائد تکبیر کہتے ہیں۔^(۲)

عید کی تکبیرات کے لئے رکوع سے قیام کی طرف لوٹنا

”قیام کی طرف لوٹنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۲۷)

عید کی تیاری

عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، اور خوشبو وغیرہ لگانا

(۱) ولو سئى التكبير فى الركعة الاولى حتى قراء بعض الفاتحة أو كلها، ثم تذكر بكبر وبعد الفاتحة، وإن تذكر بعد قراءة الفاتحة والسورة بكبر ولا بعد القراءة لأنها نكتة، ولا يفتل لفصل وإعادة (مجالس الامراء) (ص ۲۹۳)، المجلس الخامس والثلاثون ط سہل اکیڈمی لاہور۔

(۲) سئى التكبير فى الاولى حتى قراء بعض الفاتحة أو كلها ثم تذكر بكبر، وبعد الفاتحة وتذكر بعد ما قرأ الفاتحة والسورة بكبر ولا بعد القراءة، لأنها نكتة وصحب بالكتاب والسنة فلا تفل الفصل بالرائى وفي اعادتها بعد التمام نقصها بخلاف الوجهين الأولين لأنها لم تنقطع، لم يشرع فيها فيعيد ما رعا به للترتيب (حلی کبیر) (ص ۳۹۲، ۳۹۳) فصل فى صلاة العید، فروع، ط، نعمانیہ کوئٹہ

(۳) البحر الراس (۱۶۱/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۴) الدر مع الرد (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۵) (۱۶۰/۲) البحر الراس (۱۶۰/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۶) (۱۶۰/۲) البحر الراس (۱۶۰/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۷) (۵۳۲) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدیمی

مید کی جماعت کے لئے صرف، آممی کافی ہیں
 ”جماعت“ عنوان کے تحت ہیں۔

مید کی خاص دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ سے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوتی تھی

لَنُفِخَ نَافِثَتُكَ عَيْشَةَ نَفْثَةٍ وَهَيْئَةً سَوِيَّةً وَمَرْدًا حَرًّا مَحْرُورًا
 وَلَا مُصَاحِحًا اللَّهُمَّ لَا تُهْلِكْ كَامِحَاةً وَلَا أَحَدًا بَعْدَهُ
 وَلَا تَعْمَلْ لِي عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِيَّةَ اللَّهِ يَا سَلَكُ نَعْدَفٍ
 وَالْعَسَى وَالنُّقْصَى وَالْهَدَى وَخَسَّ عَاقِبَةُ الْآخِرَةِ وَإِيَّيَا
 وَمَعْرُودِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالشَّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّعَةِ فِي
 دُوكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ قُلُوبًا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَ رَحِمَ
 لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

وہیچ بڑھ الفطر للرحل الاغتسال والسواک وپس احسن تہنہ الفری فیہ

(۱۶۹) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط۔ رشیدیہ

مجمع الزوائد (۱۶۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط۔ سعید

معجم الزوائد (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط۔ سعید

۱۶ عن عبداللہ بن مسعود قال کان دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العیدین اللہم یا سَلَكُ نَعْدَفٍ
 عَیْشَةَ سَوِيَّةً وَمَرْدًا حَرًّا مَحْرُورًا وَلَا مُصَاحِحًا اللَّهُمَّ لَا تُهْلِكْ كَامِحَاةً وَلَا أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَا تَعْمَلْ
 لِي عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِيَّةَ اللَّهِ يَا سَلَكُ نَعْدَفٍ وَالْعَسَى وَالنُّقْصَى وَالْهَدَى وَخَسَّ عَاقِبَةُ الْآخِرَةِ وَإِيَّيَا
 وَمَعْرُودِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالشَّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّعَةِ فِي دُوكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ قُلُوبًا بَعْدَ إِذْ
 هَدَيْتَ رَحِمَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ مجمع الزوائد مع عبد الرزاق (۳۳۵/۲)
 رقم الحديث ۳۲۲۶ کتاب الصلاة أبواب العیدین باب الدعاء يوم العيد، ط۔ دار الفکر =



عیدین ۱۰۰ رات میں تبیہ زائد بھول جا۔

سرراوند دوسری رات میں بھول جائے گا ان سات راتیں۔

عید کی رات بڑی رات ہے

عید کی رات جاگ کر اللہ کی عبادت، درود شریف اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا مستحب ہے، اس رات کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔^(۱)

عید کی راتوں میں عورتوں کا مہندی لگانا

”مہندی لگانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۴۰)

عیدین مشروعیت

دنیا میں موجود ہر قوم اور ہر مذہب والوں کے لئے لازمی طور پر کوئی ایسا دن ہے جس میں وہ اپنا کوئی خاص مذہبی تہوار مناتے ہیں، یا جسے وہ اپنی خوشی اور کامیابی کی علامت سمجھ کر مسرت کا اظہار کرتے ہیں، اسلام سے قبل بھی یہی دستور تھا، فارس میں لوگ نوروز (شمسی سال کا پہلا دن) اور ”مہرگان“ (موسم بہار کا پہلا دن) کے نام سے مخصوص ایام میں اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے، اور کھیل کود سے اپنا دل بہاتے تھے۔

۱۔ الصحیح الاوسط للطبرانی، ۳۰/۱، رقم الحدیث ۵۵۷۲ باب شعبہ من صحیح محمد، ط دار الحرمین۔

۲۔ عن عبادہ بن الصامت عن رسول اللہ ﷺ قال من احیایہ العطر ولیہ الاصحی منہ بکاف یہ سورہ القدرۃ دوۃ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ومعجم الزوائد ومعجم الفوائد، ۲/۹۸ رقم الحدیث ۳۴۰۳ کتاب لصلوۃ، باب احیاء لیلۃ العید، ط دار الکتب العربیۃ بیروت۔
۳۔ فی الکبیر للبیہقی مع بحرہ فی، ۳/۱۹۲، باب عبادہ لیلۃ العیدین ط مجلس دائرة المعارف النظامیہ ہند، حیدرآباد۔

۴۔ معرفۃ نس والافکار، ۳-۱، رقم الحدیث ۱۹۵۸ کتاب عبادۃ العیدین، باب عبادۃ لیلۃ العیدین، ط دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ بھی ان مخصوص دنوں میں اپنی خوشی مناتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے فرمایا

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ۱۱ دن مقرر کئے ہیں، ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن۔“

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف سبب کھیل کود نہیں بن سکتا تھا، بلکہ ملت ابراہیمی کے شعائر اور مذہبی نشانوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سر بلندی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کو پرہیزگارانہ چمکانے کے لئے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ خوشی کی انتہاء یہی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقہ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔^(۱)

الأصل فيهما أن كل قوم لهم يوم يتجملون فيه ويخرجون من بلادهم بزيهم، وتلك عادة
أبسطك عندها أحد من طوائف العرب والعجم، وقدم صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان
يتفرجون فيهما، فقال ما هذا اليومان؟ قالوا: كما يلعب لبيها، فقال قد أمركم الله بهما خيرًا
منهما يوم الأضحى ويوم الفطر. فأبديهما بيومين فيهما تنويه بشعائر الملة الحنيفة وصم مع
الحنيف فيهما ذكر الله وإيمانا من الطاعة لنيل يكون اجتماع المسلمين بمحضر اللعب، ونيل
بعد اجتماع مهم من اعتلاء كلمة الله، أحدهما يوم فطر صيامهم وأداء نزع من ركائهم فاجتمع
النسج الطيفي من قبل نزع عنهم عما يشق عليهم وأحد الفقير الصدقات، والثاني يوم ذبح
أبراهيم ونداء اسمعيل عليهما السلام وإتمام الله عليهما بأن قد وندبح عظيم، وحاجه الله
البالغ (۳۰) بحج في العيدين وحكمه بشريهما، ط مير محمد كتب خداه،
”حكمه انشريع و فلسفته“ (۹۱) الحكمه في صلاة العيدين، ط حقايق

عید کی نماز امام صاحب نے دو دفعہ پڑھائی

”امام صاحب کا عید کی نماز کا تکرار پڑھنا“ ان کے تلامذہ ہیں۔

عید کی نماز انفرادی پڑھنا

”انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت لکھا ہے۔

عید کی نماز ایک جگہ متعدد بار پڑھنا

اگر غیر مسلم ممالک میں عید کی نماز پڑھنے کے لیے بڑی جگہ عید گاہ یا مسجد ملے تو وہاں عید کی نماز پڑھنے کے لیے جنگل وغیرہ میں کوئی جگہ تجویز کر لینی چاہیے۔ اگر ایسا میدان میسر نہ ہو تو شہر میں کسی محفوظ میدان یا بڑے ہال یا بڑے مکان میں عید کی نماز پڑھی جائے، اگر ایک باغ یا ایک مکان تمام نمازیوں کے لئے کافی نہ ہو تو وہاں نمازیوں کی عید کی نماز کے لیے دوسری جگہ تجویز کر لینی چاہیے۔ شرعی غدر اور بھجوری کے بغیر ایک ہی جگہ پر ایک سے زائد مرتبہ عید کی نماز نہ پڑھی جائے۔ ہاں اگر جتنی امتداد و کوشش کے باوجود باقی لوگوں کے لیے دوسری جگہ نہ ملے، اور عید کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو عید کی نماز دوبارہ اسی جگہ پر پڑھی جاسکتی ہے، مگر امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔^(۱)

۱۔ ویکر ویکر، فی مسجد، ص ۱۵۱ و الفاعل و عن اسی یوسف اسایکر و ویکر و ہاٹنری کتب و غیرہ لائسنس مطلقہ اذ منی فی غیر مقام الامام (البحر الرائق) ۳۳۶/۱ کتاب الصلاة باب الإمام ط سعید

۲۔ البیہقی ۶۳ کتاب الصلاة باب الجماعة فی الإمام ط سعید الفصل الاول فی الجماعة ط وشیدہ

۳۔ ولا تصح الصلاة بشرط تامة البیہقی ۶۶۰ کتاب الصلاة باب الجماعة فی الإمام ط سعید الفصل لانت فی من یصلح اماما لغيره ط وشیدہ
۴۔ شامی (۵۹۱) کتاب الصلاة باب الإمام ط سعید

178

عید کی نماز سب سے زیادہ فضیلت والی

”وہ سب سے بڑی عید کی نماز ہے جس کی ”عنوان“ کے تحت لکھیں۔ (ص: ۲۵۰)

عید کی نماز پر تین روزہ روزہ رکھنا

”روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت لکھیں۔ (ص: ۱۲۶)

عید کی نماز پڑھنا کہاں جائز ہے؟

جس جگہ جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے، وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے،

اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں، بلکہ
مکروہ تحریمی ہے۔^(۱)

واضح رہے کہ جمعہ اور عید کی شرائط ایک ہیں، لہذا جہاں پر جمعہ جائز ہے وہاں پر

عید کی نماز بھی جائز ہے اور جہاں پر جمعہ جائز نہیں وہاں پر عید کی نماز بھی جائز نہیں۔^(۲)

باب صلاة العیدین علی من تحب علیہ الجمعة بشرائطها سوى الخطبة صورة العید فی

برساتینی مکرہ کراہہ تحریم لان المصر شرط الصحة (البحر الرائق ۳۷۷/۲) کتاب

صلاة، باب صلاة العیدین، ط رشیدیہ، و (۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲) ط سعید،

کتاب الدر مع الرد (۱۶۷/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط سعید

حسینی کبیر (ص ۳۸۷) فصل فی صلاة العید، ط نعمانیہ کونہ

۱۔ ولی شرط وجوب و اداء و خطبہ بعضهم فقال و حر صحيح بالبلوغ مذكر مقیم

اد عقل لشرط وجوبها، و مصر و سلطان و وقت و خطبہ، و ادن کذا جمع لشرط ادائها (رد

محتار ۳۷۷/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید

۲۔ لا تجوز فی الصغيرة التي یس فیها قاص و صبر و خطبہ لو صلا فی القرى برمیة اداء

خطبہ (شامی ۳۸۰/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید

۳۔ لوجب صلاتها علی من تحب علیہ الجمعة بشرائطها المتقدمة سوى

الخطبة لانه سبب بعدها، ولی التمهيد صلاة العید فی القرى مکرہ تحریم ای لانه اشتغال

صلاة الاصح، لان المصر شرط الصحة (الدر مع الرد ۱۶۷/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة

عیدین ط سعید =

۱۲۶

عید کی نماز

۱۲۷

عید کی نماز پر نہ قربانی نہ کرنے کی ہتھی

"قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔

عید کی نماز پہلے پڑھے پھر خطبہ پڑھے۔

"خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰)

عید کی نماز ترک کرنا

"تارک عیدین" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۸۵)

عید کی نماز تیسرے دن

عید الفطر کی نماز اگر عذر کی وجہ سے پہلے دن ادا نہیں کر سکا تو دوسرے دن پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن تیسرے دن عید الفطر کی نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں، باقی عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے تیسرے دن بھی پڑھنا جائز ہے۔^(۱)

عید کی نماز جنازے کی نماز پر مقدم ہے

اگر اتفاق سے جنازہ بھی حاضر ہو اور عید کی نماز کا وقت بھی ہو تو پہلے عید کی نماز پڑھی جائے پھر اس کے بعد جنازے کی نماز پڑھی جائے، پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا جائے۔^(۲)

۱۔ البدیہ (۱/۱۵۰) کتاب الصلاة الباب لماء عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ
۲۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا جمعة ولا تشریق ولا صلاة فطر ولا اضحی الا فی معمر
جامع او مدینہ عظیمہ (اعلاء لیس ۱/۸۸) ابواب الجمعة، باب عدم حواری الجمعة فی
القری، ط (ادارۃ القرآن)

(۱) "عیدین" ص ۱۰، "عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) ویستلوی المغرب ثم الجارۃ وتقدم صلاة العید، ثم هی علی الخطبہ (امیر الملتی فی
شرہ الملتی علی حاشیہ مجمع الأنهر ۱/۴۷۷) باب الجانر، ط مکتبۃ غفراریہ =



عید کی نماز دوسرے دن

سورج کے زوال کے بعد عیدین کی نماز پڑھنا درست نہیں، اگر بارش ہو تو اس پر ٹیو یا یا اب وغیرہ کی وجہ سے پہلے ان زوال — پہلے عید کی نماز پڑھنا مکمل نہیں ہوا تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن پڑھنے کی اجازت دہلی، اور عید الفطر کی نماز اگر دوسرے دن بھی نہ ہو سکے تو تیسرے دن بھی پڑھنے کی اجازت دہلی۔^(۱)

عید کی نماز، یہ بات میں پڑھنے کے مفاسد

”یہ بات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۲۹)

عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں

”اذان“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۶۳)

عید کی نماز سے پہلے اقامت نہیں

”اذان“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۶۳)

عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی اور نماز نہ پڑھے

☆ عید کے دن عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں عید گاہ میں سنن اور نوافل میں سے کوئی نماز نہ پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

(۱) وابتداء وقت صلاة العيد من ارتفاع الشمس الى قبل رواها ونحو صلاة عبد القطر بعد كان غم الهلال، وفي حاشيته قوله كان غم الهلال الح، وكان قطر وسجود الى العد قطر ونحو صلاة عيد الاضحى بعد امي ثلاثة ايام (مرآة الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص ۵۳۲، ۵۳۶، ۵۳۸، كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط قدیمی، ص ۷۶۲، ۷۶۱، ۷۶۰، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید، ص ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)



عیدِ مسلم عیدِ یقینہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور دوسرا وقت نماز پڑھنا پھر واپس آگئے نہ اس سے پہلے نماز پڑھتی۔ اس سے ہے۔^(۱)

چوتھا عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد اثناءِ اقل وغیرہ کوئی نفل نماز نہ پڑھے، بلکہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے گھر میں بھی کوئی نفل نماز نہ پڑھے، البتہ عید کی نماز پڑھ کر گھر آنے کے بعد نفل نماز پڑھنا درست ہے۔^(۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی دو رکعت نماز پڑھتے، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے۔^(۳)

حضرت ابوسعید کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، گھر لوٹتے تو گھر میں دو رکعت پڑھ لیتے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما، ومعہ ہلال (صحیح البخاری ۲۵۷۱) کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید وبعدها، ط، قدیمی

سنن ابی داؤد (۱۷۱/۱) کتاب الصلاة، باب الصلاة بعد صلاة العید، ط، رحمہ اللہ

مشکوٰۃ المصابیح (ص ۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة لعیدین، الفصل الآخر، ط، قدیمی

۳۲ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلى ركعتين ثم لم يصل قبلهما ولا بعدهما علم أنهم اجمعوا علی أنه ليس للعیدین سنة قبلهما ولا بعدهما وما ذهب إليه أبو حنيفة من عدم لكرهه بعدهما في ليت فلما في حديث أبي سعيد الحميري عند ابن ماجه فإذا رجع إلى منزله صلى ركعتين (معارف السنن ۳۳۳/۳)

أبواب العیدین، باب لا صلاة قبل العیدین ولا بعدهما، ط، سعید

اعلاء السنن (۱۲۱، ۱۲۰، ۸) رقم الحديث ۷ ۲۱ ۸ ۲۱ أبواب صلاة العیدین، باب كراهة النافلة في العیدین قبل الصلاة مطلقا وبعدها في، مصلى خاصة، ط، اداره القرآن

صحیح البخاری (۱۳۵) کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید وبعدها، ط، قدیمی



عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشہیق پڑھنا

”عید گاہ پہنچنے سے پہلے پہلے رات میں تکبیر پڑھنے کا حکم ہے، عید گاہ پہنچنے کے بعد تکبیرات، ذکر اللہ، وغیرہ میں لگ جا میں لیکن بلند آواز سے منع ہے، بہتر پڑھیں یا خاموش بیٹھے رہیں، امام صاحب یا کسی مقتدی سے تکبیر تشہیق پڑھنا، حاضرین کا بلند آواز سے تکبیر پڑھنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے۔“ (۱)

عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا

”خطبہ عید نماز سے پہلے پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۸)

عید کی نماز فوت ہو جائے

”عید کی نماز کی قضاء نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۸۷)

عید کی نماز کا حکم

☆ عیدین کی نماز میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وجوب اور سنیت کی دونوں روایتیں منقول ہیں، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق سنت کا منظر استعمال کیا ہے، لیکن راجح قول کے مطابق عیدین کی نماز واجب ہے، سنت نہیں۔ (۲)

د ریکر جہراً اتفاقاً فی الطريق، قبل وفي المصلى وعيد عمل لئس اليوم، لا في البيت (فروہ قبل وفي المصلى) فان في المحيط وفي رواية لا بقطعه مالم يمتنع الإمام للصلاة، لانه وقت التكبير فيكبر عقب الصلاة جہراً (المرو مع الرد (۲/ ۱۷۶) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید) طحطاوی عنی المرافی (ص ۵۳۷) كتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدوسی ط البحر الرائق (۲/ ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۲) محمد بن یعقوب عن ابي حنيفة (رضي الله عنه) عيدان اجتماع في يوم واحد، فلا زل منه والاخر فريضة ولا يترك واحد منهما قوله (فلا أول سنة) الحج، فلا يترك واحدا منهما، اما فريضة لتأنيدها واحده، والأولى واحده وأما سماها سنة؛ لأنه ثبت وجوبها بالنسبة للجماع لصغير (ص ۱۱۲) كتاب الصلاة، باب في العیدین، ط إدارة القرآن =



ہم جن فقہاء کرام نے یہ ذکر کیا ہے، یہ سب اہل کتاب سے ہیں۔
 یہ اس کا وجوب سنت میں ہے، اور یہ امت سے
 بہت ہے، اور ان فقہاء کرام کے نزدیک "سنة" بھی مکمل کرنے کے اعتبار
 سے اسی طرح لازم اور ضروری ہے جس طرح "سنة" مکمل رہنا سنتی ہے۔
 علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے عید کی نماز دوین کے شعار میں نے عید کی شعار
 کہا ہے، اور قرآن و سنت، اور تعامل امت، اور خلفاء راشدین کے مکمل سے اس
 کے واجب ہونے پر استدلال کیا ہے۔^(۱)



در روضة المذهب في صلاة العیدین و حجة ام سنة "فمذكور في الجامع الصغير أنها
 سنة لأنه دل في العیدین بجمعان في يوم واحد، فالأول منها سنة وروی الحسن عن أبي حنيفة
 جميع الله تعالى أنه تحب صلاة العید عن من تحب عليه الجمعة (المسوط للشرح
 ۵۷۰) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط لغزيرة، و (۶۶/۲) ط دار الفكر
 ۱۰۰ لفظ وروی الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه قال "وتحب صلاة العیدین علی من
 تحب الجمعة، فبدأ يدل علی وجوبها وذكر في الجامع الصغير في العیدین اجتماع في يوم
 الأولي سنة والثانية غريضة وقد سمي صلاة العید ههنا سنة فمن منابها رحمه الله
 تعالى من قال في المسألة روايتان في إحدى الروايتين هي واجبة، وفي إحدى الروايتين هي
 سنة وعامة المشايخ رحمهم الله تعالى علی أن المنعب أنها واجبة وتاويل ما ذكر في
 جامع الصغير "أنها سنة" ان وجوبها بالنسبة لا بالكتاب، المحيط البرهاني (۱/۶۷۹، ۷۰۰)
 ۷۰۰) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون صلاة العیدین ط (ادارة القرآن)
 ۷۰۰) مدائع الصانع (۲۳۶/۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة العیدین ط عباس أحمد البار
 ۷۰۰) الشارح حبيب (۶۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین،
 ط مكتبة محمودية، و: (۸۵/۲) ط (ادارة القرآن)
 ۷۰۰) الحد من الكرخي علی الوجوب فعال وتحب صلاة العیدین علی أهل الأمصار كما تحب
 الجمعة وسماه سنة في الجامع الصغير فتاويل مذكورة في الجامع الصغير أنها واجبة بالنسبة
 أم هي سنة مؤكدة وأنها في معنى الواجب ولأنها من شعار الإسلام فلو كانت سنة لم يرد اجتماع
 الناس علی تركها فيكون ما هو من شعار الإسلام فكانت واجبة عبادة لما هو من شعار الإسلام عن
 الثوت (مدائع الصانع (۱/۲۷۵، ۲۷۶) كتاب الصلاة، فصل وأما صلاة العیدین، ط سعيد
 ۷۰۰) البحر الرائق (۱۵۸، ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعيد
 ۷۰۰) لمزمع الرد (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعيد





عید کی نماز کا شروع رہ جائے

”روزِ عید“ کے دوران کے تحت کیجیے۔ (۱-۱۴۳)

عید کی نماز کا وقت

عید کی نماز کا وقت سورج طلوع ہو کر ایک نیزہ تک بقدر بلند ہونے سے بعدت زوال تک ہے، زوال کے بعد عیدین کی نماز درست نہیں۔
ایک نیزہ کا اندازہ تقریباً پندرہ منٹ ہے، یعنی اشراق کی نماز کے وقت سے ساتھ ہی عید کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔^(۱)

بہت عید اشطر کی نماز کو فرادیر کر کے پڑھنا مستحب ہے تاکہ نماز سے پہلے صدقہ فط ادا کیا جاسکے، اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے تاکہ عید کی قربانی سے فارغ ہونے کے بعد جلدی قربانی کی جاسکے۔^(۲)

عید کی نماز مؤخر کرنا

چاند کی رویت ثابت ہونے کے بعد بلا عذر عید الاضحیٰ کی نماز کو ایک دن مؤخر

(۱) والنداء وقت صحیح صلاۃ العید من ارتفاع الشمس قدر رمح او رمحین الی قبیل روزی
مرافی الفلاح شرح نور الابصار (ص ۵۳۳) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط قلعہ
الہدیہ (۱/۱۵۰) کتاب الصلاۃ، الباب اساع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدیہ
(۲) المسحط الرحاس (۲/۲۰۴) کتاب الصلاۃ، الفصل السادس والعشرون فی صلاۃ
العیدین، نوع آخر فی بیان وقتها، ط مکتبۃ غفریہ

(۳) بسحب بعجل الامام الصلاۃ فی اول وقتها فی الاضحیٰ و تاخیرھا قلیلاً عن اول وقتها فی
بعضہ مدلتک کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمرو بن حرم وهو محزون علی
الاضحیٰ و احمر المظر قبل لیردی الفطر، و بعجل الی الصحیۃ و طحاوی علی مرافی
(ص ۵۳۴) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط قلعہ

(۴) البحر الدن (۲/۱۰۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید

شامی (۱/۱۷۴) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید



عید کی نماز میں ایپ رست نہیں ملی

اگر مقتدی کو عید کی نماز کی ایک رکعت نہیں ملی تو امام کے سامنے کے بعد فوت شدہ رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلے سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکعت سے پہلے تین تکبیر زائد کہے، پھر رکوع میں جائے اور اپنی نماز پوری کرے۔^(۲)

عید کی نماز کی بجائے نفل کی جماعت کرنا

جہاں عید کی نماز کی شرائط موجود ہیں، وہاں عید کی نماز پڑھنا واجب ہے، اور جہاں عید کی نماز کی شرائط موجود نہیں ہیں وہاں عید کی نماز کی بجائے نفل نماز جمعہ عمت

(وتؤخر) صلوة عيد الفطر (بعد) كان غم الهلال وشهدوا بعد الزوال أو صلوا في غم فطبر أنها كانت بعد الزوال، فؤخر (إلى الغد فقط) (وتؤخر) صلوة الاضحى (بعد) لغى الكراهة وبلا عسر مع الكراهة لمخالفة المأثور (إلى ثلاثة أيام) (قوله كان غم الهلال المح) (كالمطر وسحوة كما في السراج، وكما لو صلى بالناس على غير طياردة، ولولا يعلم الا بعد الزوال كما في الخاية) (قوله وشهدوا بعد الزوال او قبله بحيث لا يمكن اجتماع الناس، برهان، حاشية الطحطاوى على مراقي العلاح (ص ٥٣٦، ٥٣٨) كتاب الصلاة باب احكام المدين، ط الديبى)

(٦) يسر مع الرد (٢٠١٤-١) كتاب الصلاة باب العيدين، ط: معيد

٢٧) سحر لبرائى، ٢٠٢٢، ١٢٣، كتاب الخلافة، باب العبدى، ط: سعيد

١ وسواء رجليه ركعتين من صلاته العدد مع الإمام ولقد ذكر الإمام الكبير ابن مسعود وروى
بين القراءتين وهذا لم يزل يرى بكبير ابن مسعود فلما سلم بتكليم الإمام وقد قام الرجل بقضى ما
كان عليه فبدا القراء فثم بالنكسر هكذا ذكره في عامة الروايات (الناظر ج ٢ ص ٩٥)
كتاب الصلاة باب السادس والعشرون في صلاة العبد من نوع معلون بكبريات العدد ط
أذنة القراء

١٩١٢، البحر المالح، ١٩١٢، كتاب الصلاة، باب العبد، ط محمد

^١ الدرر مع لؤلؤة ٦١، ١٢٣، ١٤٣، كتاب الصلاة، باب العبدى، ط. سعيد.

کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔^(۱)

ایک وجہ یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت عید کی نماز کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، دوسری وجہ یہ ہے کہ نفل نماز اعلانیہ طور پر لوگوں کو بلا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہ ہے، البتہ انفرادی طور پر اپنے اپنے گھروں میں اشراق کی نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عید کی نماز کی جگہ پاک ہو
عید کی نماز کے لیے بھی جگہ پاک ہونا شرط ہے، اگر ناپاک جگہ پر عید کی نماز پڑھی گئی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔^(۲)

عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیر کے
"دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیر کہو" "عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱) ولا یصلی تطوعاً بجماعة إلا فیام رمضان، وحکی عن شمس الانسة السرخسی رح ان
الطیوع بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه أف لو اتحدی واحد بواحد أو إثنان بواحد
لا یکره (الفتاوی التاتاریخیة: ۱/ ۶۷۰) کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی الترویج
نوع آخر فی المعرفات، ط: إدارة القرآن

(۲) (تجب صلاتهما) فی الأصح (علی من لجب علیہ الجمعة بشرائطها) وفي القیہ
صلاة العید فی الفری تکره تحریماً ای لأنه اشتغال بما لا یصح؛ لأن المصّر شرط الصحة (البر
مع الرد: ۱۶۶، ۱۶۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید
(۳) البحر الرائق: ۱۵۰، ۱۵۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۴) تظہیر السجدة من بدن المصلی وثوبه والمكان الذي یصلی علیہ واجب (الہندیہ: ۱)
۵۸) کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول فی الطهارة، وستر العورة،
ط: رشیدیہ

(۵) خلاصة المناوی: ۱) ۵) کتاب الصلاة، الفصل السابع فی طهارة الثوب والمكان، ط:
رشیدیہ
(۶) بدائع الصانع: ۱) ۱۱۴) کتاب الصلاة، فصل وأما شرائط الأركان، ط: سعید

اعید کی نماز کی قضا نہیں

اعید کی نماز واجب ہے، اگر کسی شخص سے عید کی نماز فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا نہیں، کیونکہ عید کی نماز میں جماعت اور وقت دونوں کی شرط ہے، لہذا جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں، اور وقت گزرنے کے بعد بھی صحیح نہیں۔^(۱)

اعید کی نماز کی نیت

۱۔ امام اس طرح نیت کرے کہ: ”میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیر زائد کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر امام بن کر پڑھتا ہوں، اللہ اکبر“۔
 ۲۔ مقتدی اس طرح نیت کرے کہ: ”میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیرات زائد کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھتا ہوں، اللہ اکبر“۔

(۱) نجب صلاة العیدین علی من تجب علیہ الجمعة تصریح برحوبہا وهو إحدى الروايتين من اسی حنیفة وهو الاصح وهو قول الاكثرين ومن جهة الدلیل مواظبة علیہا من غیر ترک (البحر الرائق ۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
 [تأثر بحایة (۸۳/۲) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، ط ادارة القرآن

[شامی (۱۶۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

[قولہ ولم نقص ان فاتت مع الإمام، لأن الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لانتم بالمسرد لمراده نفی صلاتها وحده و اطلقه فشمعل ما اذا كان في الوقت أو حرج الوقت وما اذا لم يدحل مع الإمام أصلاً أو دحل معه وأفسدها فلا قضاء علیہ (البحر الرائق ۱۶۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

[شامی (۷۵/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

[طحطاوي علی الدر (۳۵۵/۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ

۳۔ یہی نذر ادا کرنے کے وقت دل سے نیت ناسخ کر لی ہے، زبان سے یہاں نذروری نہیں، تاہم زبان سے ان الفاظ کو ادا کرنا بہتر ہے، باقی اللہ اکبر کے فظ کو زبان سے ادا کرنا ہر حال میں نذروری ہے، ورنہ نیت درست نہیں ہوتی۔^(۱)

عید کی نماز کے بعد تبہیرات تشریق

”نماز عید کے بعد تبہیرات تشریق“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۴۴)

عید کی نماز کے بعد دعا

عید میں کی نماز کے بعد دعا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض اور نفاس

(۱) (و) الحامس (الب) بالاحصاء (والمعتبر فيها عمل القلب اللزم للإرادة) فلا عبرة للذكر بالسان، خالف القلب (وهو) أي عمل القلب (من يعم) عند الإرادة (بداهة) بالاحتمال (أي صلاة بصلی) (واللفظ) عند الإرادة (بها منحب) هو المختار (ولا بد من التعميم عند الب) (لغرض) (وواح) أنه وتر أو بدل (وبوی) لمقتدى (المتابع) (قوله وواح) وقد عد منه في البحر قضاء ما فسد من لصل، والعمدیں ور كعتی مطروف (والإمام بصری صلاته فقط) (ولا) بشرط لصحة الإفتاء به (إمامه لمقتدى) بل لیل الثواب (قوله بل لیل الثواب) أي بل بشرط مئة (إمامه المقسدى لیل الإمام ثواب الجماعة) (المرجع الود) (۱۲۴، ۱۵۰، ۱۸۰، ۳۰۹، ۳۲۰، ۳۲۴) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط سعید

(۲) الہدیہ (۶۵، ۶۶) کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط رشیدیہ

(۳) خلاصۃ لغاری (۸۰، ۷۹) کتاب الصلاة، الفصل الثامن في النية، ط رشیدیہ
(۴) وأما بيان وقت اليه فقد ذكر الطحاوی أنه یکر تکبیرة الافتتاح محالطاً لنية إتمامها وهو عندما مسحوا على الذب والاستحباب ومنها التحريمه وهي تکبیرة الافتتاح وأنها شرط صحة الصلاة عند عامة العلماء ولنا قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة امرئ حتى يصح الظهور مراجعه، وبمعنى القلب ويعول الله اكبر (بدائع الصانع) (۱)
(۵) کتاب الصلاة، فصل وأما شرائط الأركان، ط سعید



ولی عورتیں ۱۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ تک عیدہ میں جایا کرتی تھیں۔^(۱)

عید کی نماز سے بعد، عشاء تک یا خطبہ سے بعد

”وعا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۴۳)

عید کی نماز کے لیے جانے والوں و نماز سے روکنے

عید کی نماز کے لیے جانے والے لوگوں کو عید کی نماز اور دعا کرنے سے روکنے

وال شخص کمال درجہ کا سرکش اور گمراہ ہے، شیطان ابولہب اور ابوجہل مردہ کا بیٹا کا رہا اور

کافرانہ فعل کا ارتکاب کرنے والا ہے، شدید عید کا مستحق ہے اس پر توبہ لازم ہے۔^(۲)

عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے

عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے، تنہا تنہا عید کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔^(۳)

(۱) عن ام عطیہ رعی اللہ عنہا قالت: أمرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بخراس فی

المطهر والأصحی ولعواتی والحیض ودوات الخدور، فأب الحیض فیعزلن بتلاہ وبشہدن

الحبر ودعوا للمسلمین (لصحیح مسلم (۱/۲۹۰) کتاب صلوة العیدین، ط قدیمی)

(۲) صحیح البخاری (۱/۳۴) کتاب صلوة العیدین، باب اعترا الحیض المعصی ط قدیمی

(۳) سنن ابن ماجہ (ص ۹۲) ماجاء فی صلاة العیدین، ماجاء فی خروج النساء فی العیدین، ط قدیمی

(۴) ومن اظلم من منع مساجد اللہ ان یدکر فیہا اسمہ وسعی فی خربہا أولک ماکان لہم

ان یدخروہا لأخیر لہم فی الدنیا خری ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم۔ البقرہ ۱۴۳

(۵) المصر دمن منع من کل مسجد إلی یوم القیامۃ، وهو الصحیح، لأن اللفظ عام ورد بصیغۃ

تجمع خرب المسجد قد یکون حقیقاً ویکون مجازاً، کمع المشرکین المسلمین حین

صدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المسجد الحرام وعلی الجملة، فتعطیل المساجد

عن الصلاة وظہار شعائر الإسلام فیہا حرام لہا (لجامع لأحكام القرآن لنفطیس، ۲/۴۵۰،

ابن قریب الاية ۱۱۳، ط رشیدیہ)

(۶) ثم لرحوبہا شرائط فی المصلی ومیما الجماعۃ ولا بشرط کونہم من حضر الخطبۃ

(الہندیہ (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، باب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط رشیدیہ)

(۷) (تجب صلاتہما) فی الاصح، علی من تحب علیہ الجمعة بشرائطها المتعددة،

(ولا یصلی وحده، فان مع الإمام) ولو بالافساد اتفاقاً فی الاصح =



عید کی نماز سے ایسا کرنا یا نہ کرنا

بعض غیر مسلم ممالک میں عید کی نماز سے ایسا کرنا غیر ہکا اکتھام نہیں ہوتا، مسجد بھی چارپیس چارپیس میل کے فاصلے پر ہوتی ہے، وہاں تک پہنچنا اتنا آسان نہیں ہوتا، اور اگر پہنچ بھی جائے تو مسجد میں اتنی جگہ نہیں ہوتی کہ سارے لوگ جائیں۔ مجبوراً کوئی حجرہ یا مکان کرایہ پر لیکر عید کی نماز ادا کرنا پڑتی ہے، تو یہ جائز ہے۔ عید کی نماز صحیح ہو جائے گی، کیونکہ عید کی نماز صحیح ہونے کے لیے مسجد ہونا شرط نہیں، بلکہ شہر یا قصبہ شہر ہونا کافی ہے، چونکہ مذکورہ مکان یا حجرہ شہر یا قصبہ شہر میں ہوتا ہے، اس لیے اس میں عید کی نماز صحیح ہے۔^(۱)

180

عید کی نماز کیلئے کس وقت نکلنا چاہیے

سورج طلوع ہونے کے بعد ذرا بلند ہو جائے تو عید کی نماز کے لئے نکلنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ذرا بلند ہونے کے بعد عید کی نماز کے لئے نکلتے۔^(۲)

(۱) الدر مع الرد (۲/ ۱۶۶، ۱۷۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۲) البحر الرائق (۲/ ۱۶۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۱) وشرائط اذانہا المصنوع أو مصلاہ (قوله أو مصلاہ) أي مصلى المصنوع، لأنه من بوائع مکان فی حکمہ و لحکمہ غیر مقصور علی المصلى بل يجوز فی جميع أہیة المصنوع، لأنها بمنزلة لمصر فی بوائع اہل البحر الرائق (۲/ ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید

(۲) الدر مع الرد (۲/ ۱۵۳) کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط سعید

(۳) انسان و حیوان (۱/ ۵۱۰) کتاب الصلاة، باب الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة، شرائط الجمعة، ط إدارة القرآن

۲. عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانوا لا يخرجون حتى يسد الصبح فمغلولون مطعونون لئلا يعمل عن صلاتنا رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح وجميع الروايات وجميع الفوائد (۲/ ۱۶۶، ۱۷۵) باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ط دار الفكر، و دار الكتب (العباسية، بيروت)



حضرت: ہند۔ مئی ۱۹۵۷ء سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو عید کی نماز پر ممانعت نہ کی۔ اور نہ ہی عید کے برابر اور پر آگیا تھا۔^(۱)

عید کی نماز کے لئے منبر عید گاہ لے جانا

”منبر عید گاہ لے جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۴۰)

عید کی نماز کے واجبات

”واجبات“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۴۹)

عید کی نماز متعدد جگہوں پر

”شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۲)

عید کی نماز مسبوق کس طرح پوری کرے

”مسبوق عید کی نماز کس طرح پوری کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۳۴)

عید کی نماز میں تین دفعہ تکبیر کہہ کر باتھ چھوڑنا

”تکبیرات زوائد میں باتھ چھوڑنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۸۹)

(۱) عن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصی با یومہ العطر والشمس علی قید رمحین والأضحی علی قید رمح (تذکرہ لعلیہ ۱/۲، ۱۶۱) - کتاب صلاة العیدین، رقم الحدیث ۲۸۳، مکتبہ نزار، مصطفیٰ ناز، مکہ المکرمہ)

وابتداء وقت صحیحہ صلاة العیدین من ارتفاع الشمس قدر رمح أو رمحین حتی تبصر لأبہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصی العید حتی ترتفع الشمس قدر رمح أو رمحین، لیسر صلو، قبل ذلک، لانکون صلاہ بل بعلامہ رمح (مرآۃ الفلاح مع الطحطاوی (ص ۵۳۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط قدیمی)

❏ لفتاویٰ حایہ (۸۵/۲) کتاب للصلاة الفصل لسادس والعشرون فی صلاة العیدین وقت صلاة العیدین، ط - إدارة القرآن

❏ الدر مع الرد (۱/۲، ۱۷۱) کتاب الصلاة باب لعیدین، ط معبد



عید کی نماز میں حدیث لائق ہونا

”حدیث لائق ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۳۰۱)

عید کی نماز میں سہو سجدہ نہیں

رہا اگر عید کی نماز میں کسی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہو گیا ہے تو سہو سجدہ کرنا واجب نہیں، مجمع بڑا ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ ساقط ہو جائے گا۔
جہاں اگر جماعت زیادہ بڑی نہ ہو اور سہو سجدہ کرنے سے گڑ بڑ کا خوف نہ ہو، تو سہو سجدہ کر لینا چاہیے۔ (۱)

عید کی نماز میں قعدہ میں شریک ہوا

”قعدہ میں شریک ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۲۷)

عید کی نماز میں کوئی سورت پڑھے

”سورۃ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۰)

عید کی نماز میں وضو ٹوٹ گیا

اگر کسی آدمی کا وضو عید کی نماز کے دوران ٹوٹ گیا تو فوراً وہیں تیمم کر کے نماز

(۱) (والسہو فی صلوة العید والجمعة والسکونۃ والظہر سوا)، والمختار عبد الحمدرین
عدمہ فی الاولیٰ لدفع الفہ کما فی جمعة لبحر، قولہ عدمہ فی الاولیٰ، الطاہر ان الجمع
الکثیر فہما سراہما کذلک وقال حصر صافی ومما بل الاولیٰ ترکہ لدفع الناس فی
فضہ، اقولہ وہ حرم فی الدرر، نکتہ قبضہ محشیہ الواسی بما اذا حصر جمع کثیر والا فلا
داعی الی التریک ط، (الدر مع الرد ۹۲۰۲) کتاب الصلاة، باب سجود السہو ط بعد
(۲) اہلبیدۃ (۱۲۸۱) کتاب الصلاة، باب لئالی عشر فی سجود السہو ط رشیدیہ
(۳) حاشیہ الطحطاوی علی مرآی الفلاح (ص ۳۶۵) کتاب الصلاة، باب سجود السہو
ط قدیمی

میں شریک ہے۔^(۱)

عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا
عید کی نماز واجب ہے، نفل نہیں۔^(۲)

اس لیے عید کی نماز واجب کی نیت سے پڑھنی چاہیے نفل کی نیت سے

۱/ اذا حدث رجل في الحياه وحاف ان رجوع الى الكوفه ببيت بعده الصلاة وهو لا يجد الماء، فان كان قبل الشروع في الصلاة بيموم وبصلى مع الناس ومن اصحاب رحمهم الله من قال هذا في حياه الكوفه، لان الماء بعيد واما في ديارنا الماء محيط بالمسكن فيسرى لا يحوز ليموم، فان شمس الأنعم لمرحسى والصحيح انه متى خاف القرب بحوز له خيمه في اي موضع كان، وفي الحياه بلا خلاف، وكذلك ان احدث بعدما دخل في لتلاء بيموم وبصلى (لتاتارخانية ۱۰۰/۴) كتاب الصلاة الباب السادس والعشرون في صلاة العيدين، المطبوعات، ط. إدارة القرآن)

۲/ المبسوط لمرحسى (۷۱/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط. دار الفكر
۳/ لمحيط ابرهاسي (۲۶۹/۴) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، ط. دار احياء التراث العربی

۴/ عن الربيع (۱) فصل لربك واحمر (۲) قال اذا صليت يوم الاصحى فاحمر، قال الشيخ جعفر احمد العثماني رحمه الله تعالى قلت في هذه الآثار دلالة على ان المراد بقوله تعالى (۱) فصل لربك واحمر (۲) صلوة العید يوم اسحر فدل على وجوبها (اعلاء المس ۸/ ۱۰۳) ط. الحديث ۲۰۹۶ ابواب العيدين، باب وجوب صلوة العيدين، ط. إدارة القرآن)

۵/ أم الأول فقد نص الكرخي على الوجوب، فقال (تجب صلوة لعيدين على من لا ممانع كما تجب الجمعة) وهكذا روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى انه تجب صلوة العيدين على من تجب عليه صلوة الجمعة (بدائع ۱۱۶/۱) كتاب الصلاة، فصل (۱) واما صلوة العيدين، ط. رشديه، و: (۱/ ۲۷۳، ۲۷۵) ط. سعيد)

۶/ (تجب صلواتهم) في الاصح قال المحقق (قوله في الاصح) مقدسه لقول بانها من اصح النسخ في المانع، لكن الأول قول الاكثرين وفي الخلاصة هو المختار، لأنه (تجب عليها، وسماها في الجامع التبعير سنة، لأن وجوبها ثبت بالنسبة (شامي ۱۶۶/۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط. سعيد)

۷/ البحر الرائق (۲۷۶/۲) كتاب الصلاة باب العيدين، ط. رشديه، و (۵۷/۲) ط. سعيد

ایک دن تیرہ ماہ میں شکیں سے نہ نہ نمازیں ادا کی گئی ہیں، ان دنوں میں نہ کرتے ہیں۔^(۲۱)

عید کی نماز نہیں ملتی

اگر کسی جگہ پر عید کی نماز نہ ملتی، اور پیشہ و نوک و عید کی نماز نہیں ملتی ہے، اس دنوں کے لیے اسی عید گاہ میں دوسری دفعہ عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، لہذا یہ دنوں پر ضروری ہے کہ وہ دوسری جگہ یا کسی ایسی مسجد میں جا کر عید کی نماز پڑھنا جماعت ادا کریں جہاں عید کی نماز ادا نہیں کی گئی، اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ضروری ہے۔ جس نے پہلی مرتبہ عید کی نماز ادا کی ہے (چاہے امام بن کر ہو یا مقتدی بن کر) وہ دوبارہ امام نہیں بن سکتا۔^(۲۲)

☆ جس کو عید کی نماز نہیں ملتی وہ تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اسی طرح:

۱۱۔ ولادہ من العید عبد اللہ (الفرص) (و واجب) نہ وثر او بدر (قوله واجب) ساجر عظیم علی قوله (الفرص) وقد عدمه فی البحر فقص ما السدہ من العمل او العیدین الح شامی ۱/ ۲۱۸، ۲۱۹، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ط سعید

۱۲۔ وثر او بدر و صلاة العیدین و رکعتی الطواف، غلام من العیدین لاسقاط الواجب عنه البحر برقی ۱/ ۲۹۱، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ط رشیدیہ، و (۲۸۲/۱) ط سعید

۱۳۔ مدافع الصالح (۳۳۰) کتاب الصلاة، الکلام فی الیہ، ط رشیدیہ، و (۲۸۱) ط سعید

۱۴۔ و عدمه ان لو احب یوعان ایضا، لانه کما یطلق علی هذا الفرص انہ لقطع فی یتمن علی ما هو مادیہ فی العمل و قوی السہ و هو ملا یقوت الجوار بقوته کقراءة الفاتحہ و قیوم النور و مکبر لعیدین شامی ۱/ ۲۴۱، کتاب الصلاة، باب الزمر و اسواق ط سعید

۱۵۔ حاشیہ لفتح حطاوی علی مرقی الصلاح (ص ۲۳۷)، کتاب الصلاة، فصل فی واجبات الصلاة، ط قدیمی

۲۔ قتالہ، و لم یقتل ان قاتل مع الامام، لان الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قریة الا بشرائط لانه بالصدور ثم ردت عن صلاتها وحده والا فاد قاتل مع الامام و امکنہ ان یدھب لی امام اخر فسد بذهب الیہ لانه محذور بعداھا فی مصر واحد فی موضعین و اکثر اتفاقا البحر برقی (۱۶۲/۲)، کتاب الصلاة، باب العیدین ط سعید =



چار آدمیوں کو عید کی نماز نہیں ملے گی۔ یہ بھی ٹیپہ عید کی نماز کی جماعت نہ کریں، بلکہ اپنے مکان پر جا کر وہ چار عظیم الٹ الٹ پر ہوں۔^(۱)

عید کی نماز نہیں ہوتی

۱۔ اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید النخی کی نماز نہیں ہوتی تو یہ رہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز پڑھیں، اور اگر گیارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوتی تو پڑھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز پڑھیں۔^(۲)

۲۔ اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوتی تو اس دن زوال سے

۱۹۵

☞ لہندہ (۱۵۱/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدہ

☞ شامی (۱۷۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

☞ (لابصر المنداء المشرع بالمختل) لہندہ (۹۶/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس

فی الإمامة الفصل الثالث فی بیان من یصح اماما لغيره، ط رشیدہ

☞ شامی: (۵۷۹/۱) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط سعید

(عن الشعبي رحمه الله تعالى، قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه "من فاتته

العید فليصل اربعاً" قوله عن الشعبي اربع قال لمولف دلالتہ علی اباب ظہرہ، ولا دی علی

البحرین، واقل ما یثبت به الاستحباب، وبہ نقول وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان شاء

مسی، وان شاء لم یصل، فان شاء صلی اربعاً، وان شاء رکعتین (اعلاء السنن ۱۳۷/۸)

☞ (رقم الحديث ۴۰۳۲، ابواب العیدین، باب من لم یدرک صلوۃ العید، ط اداره البحرین)

☞ فان عجز صلی اربعاً کالصحی (قوله صلی اربعاً کالصحی) فی استحباب کما فی التبیانی

بمس ما قضاء، لانه لیس علی کیمینہما (شامی ۷۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

☞ البحر الرائق (۲۸۴/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین ط رشیدہ، و (۱۹۲/۲) ط سعید

☞ (ابو عمر بعدد الی ثلاثہ آیام) لانہا موقۃ بوقت الاصلحیۃ فتجوز مادام وقتہا نافیا ولا تجوز

بعد حروجه، لانہا لا تمضی، فید بالعدہ، لان تأخیرها لغير عدہ عن الیوم الاول مکروه (البحر

الرائق: ۱۶۳/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

☞ لہندہ (۱۵۱/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط سعید

☞ سنن روحانیہ (۹۶/۲) کتاب الصلاة، الباب السادس والعشرون فی صلاة العیدین، وقت

صلاة العید، ط إدارة القرآن

☞ شامی: (۱۷۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید



جہاز خرابی -

۳۔ عید الفطر کی نماز کے لئے "عیدی نماز تیس" سے ان "فتواں کے تحت دیکھیں۔

میر کے شعر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ

عید کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا مکروہ ہے، بلکہ نہج پر جاتا ہی
خطبہ شروع کر دیا جائے اور بیٹھ نہ جائے، البتہ خطبہ سے پہلے اپنی زبان میں یہ
کرنے کے لیے بیٹھنا جائز ہے۔^(۲)

مید کے دن خوشی کا اظہار کرنا

عید کے دن شریعت کی حدود میں رہ کر چار طریقہ سے خوشی کا اظہار کرنا جائز ہے، بہت ناجائز طریقہ اور ناجائز کاموں سے خوشی کا اظہار کرنا اور غیر قوموں سے مشابہت اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔^(۳)

«اترك الصلاة يوم البحر بعد او بغير عدد لا تحوز الاصحى حتى تروى الشمس»
 (تهذيبه ٢٩٥) الباب الثالث فى وقت الاصحى (ط رشديه)

في كتاب في شرح لكتاب (٣٥٠/١) كتاب الأصحية ط دار الكتاب العربي

۱۔ درر لحکام شرح عبر الاحکام (۵۰۹/۱) کتاب الاصحیہ ط رشیدیہ کندهار

(٢) لو يحطب بعد الصلاة خطي، ويحتمس بهما جلدة حميدة ود صد المبر لا يحسب

عبد، كذا في المعنى شرح الهداية (الهدية ١٥٠/١) كتاب الصلاة، باب السابع عشر في

حالات العبدية، ط (شعبه)

٢٠ ومايس في الحجة ويكره يس فيها ويكره . (د) ان يكره قبل برودة من البرد

عسره (اد) بعد عليه لايجلس عندما معراج . (قرنه) يس فيها ويكره : أي لا التكبر

وعند الجلوس قبل الشروع فيها غابها سهوا لا في حظه، لجمعه

عدد الأيام المدة من انتظار لزراع المواد من الأذن ، والأذن عبر عشرة في العبد

في الحلو، معراج، الدرر، (١٥٢-١) كتاب الصلاة، باب العبد، طبع

١٣٣٣ ٣٥٥) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط وشيدية

٣١ قوله وسدت يوم العطران بضمهم ويعجل ويساك ويتطيب ويلبس، جيس ثيابه، أفدا

بالكي صدى الله عليه وسلم ورائد في الحجاز القلبي من المستعجات لتزيين

عید کے دن روزہ رکھنا

"روزہ رکھنا عید کے دن" عنوان کے تحت ۱۱۱۱-۱۱۱۲

عید کے دن زیارت قبور

عید کا دن خوشی اور مسرت کا ہوتا ہے، بسا اوقات خوشی میں نہ صرف روزہ آخرت سے غفلت ہو جاتی ہے، اور زیارت قبور سے آخرت یا آتی ہے اس لیے اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت کرے تو مناسب ہے، لیکن اس کو لازم اور ضروری سمجھنا جائز نہیں ہے۔^(۱)

187

(۱) ینظر فرحا و بشاشة والنہ بقوله نفل الہد و حکم لاسکر (الحیر لایق) ۱۵۸ ط کتاب الصلاة باب العیدین ط سعید

(۲) شامی (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة باب العیدین ط سعید

(۳) عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل على النبي ﷺ وعدي حاريتان بغنيين بغاء بغات واضطجع على الفراش وحول وجهه، ودخل أبو بكر، فاستهري وقال مرارة الشيطان عند النبي ﷺ لئلا يلبس عليه رسول الله ﷺ فلبس "دعهما" فلبس غفل غمرتهما حرجتا، وكان يوم عید بلعب سرور بالمرق والحرايب، فلبس سبب رسول الله ﷺ وأما فان قشيبين نظريين فلبس نعم لافاسي ور عدي على عده وهو يقول "دوكم ياسي اربعة" حتى ادا ملئت، قال لي "حسبك لبت نعم قال لافاسي" (صحيح البخاري) (۱۳۰/۱) كتاب العیدین باب الحرايب والفرق يوم العید ط قدیمی

(۴) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبس يوم عید منهم اس من اس داره (۲۰۳ رقم الحديث ۳۰۳۱ كتاب المناسك باب ما جاء في لاقبه باب في لبس بشيرة ط رحمانی

(۵) عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ قد كتب يهيكه عن زيارة القبور فقد ادان لمحمد في زيارة قبر امه فروروا لها فأتوها زيارة الآخرة (جامع الترمذي) (۲۰۳ رقم الحديث) باب ما جاء في الرحصة في زيارة القبور ط سعید

(۶) وعن حار قال كان النبي ﷺ اذا كان يوم العید خالف الطريق رواه البخاري (۱) رجع في غير طريق الخروج قبل والسبب فيه وجوه ومنها ان يرور قبور اقاربه (مرقاہ المعانیع ۲۹۰/۲) كتاب الصلاة باب صلاة العیدین الفصل الأول ط امدادہ عثمانی و ۳۸۴ رقم الحديث ۱۴۳۳ ط رشیدیہ

(۷) فتح الباري (۲۳۲/۲) تحت رقم الحديث ۹۸۶ كتاب العیدین باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العید ط دار المعرفہ

عید کے دن سب سے پہلا کام

عید الفطر اور ترہ تہ عید کے دن آل انبیاء کے فارغ ہونے سے بعد سب سے پہلا کام عید کی نماز پڑھنا ہے اس کے پہلے عید کی نماز پڑھنے پر اس نے بعد وہ سے پہلا کام حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر اور ترہ تہ عید میں آپ عید گاہ جاتے، اور سب سے پہلا کام آپ کا نماز پڑھنا ہوتا تھا۔^(۱)

عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟

عید کے دن یہ فکر ہونی چاہیے کہ ہمارے رمضان المبارک کے روزے تراویح، تلاوت، عبادات اور صدقہ خیرات قبول ہو جائے، ہمارے قیام کو تابی و برکت سے روکنے ہو جائے، حضرت جبریل بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرات صبح پر رخصت ہو کر اللہ عنہم جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے "نفسک منک و منکم" اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔^(۲)

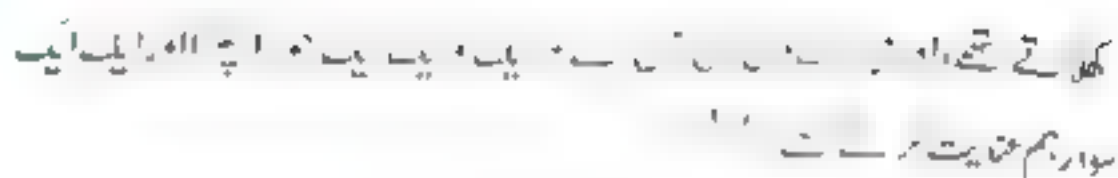
عید کے دن کھانا کھانا

عید کے دن کھانا کھانا اور سب سے پہلا کام

حضرت امام حماد رحمہ اللہ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز پانچ سو افراد کو کھانا

(۱) عن ابي سعيد الخدري قال كان انبيى صلى الله عليه وسلم يحرق يوم الفطر ولا يصحى من المتبلى فاول شئ يدا به للصلاة، لم ينصرف ليعوم مقابل الناس والناس جلوس عن صلاتهم فيعطهم ويأمرهم وبن كان يريد ان يقطع بها قطعة او يأمر بنى امر به ثم يصرق (مشكر المصباح ص ۱۲۵) كتاب الصلوة، باب صلوة العیدین، الفصل الأول، ط قدیمی
من صحيح البخاري (۱۳۱/۱) كتاب صلوة العیدین، باب الحروح الى المتبلى ط قدیمی
من الصحيح لمسلم (۲۹۰/۱) كتاب صلوة العیدین، ط قدیمی

(۲) قال الحافظ في الفتح وروى في اسماخا ليا بامام حسن عن جبريل بن نفير قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتقروا يوم العيد يقول بعضهم لبعض نقل الله منا ومنك (فتح الباري ۴/۳۶) باب صلاة العیدین لأهل الإسلام، ط دار المعرفة، بيروت



عید کے دن قجور زپرت ہوتا

”زیرات قبور“ عنوان کے تحت لکھیں۔

عید کے دن کی باتیں

عید کے دن تیر و چیزیں مسنون ہیں

۱۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

۲۔ غسل کرنا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ عمدہ سے عمدہ نئے پادھلے ہوئے کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا۔

۵۔ خوشیوں کا۔

۲۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

۷۔ عید گاہ میں سویرے سویرے جانا۔

۸۔ عید الفطر میں عید گاہ میں جانے سے پہلے کوئی مینھی چیز مثلاً چھوہارے

وغیرہ کھانا۔ اور عیدالضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے، خواہ قربانی کرے

(۱) وقال احمد بن عبد الله المعجمي كان الفقه اصحاب ابراهيم، وكانت رثما تغربه مويه وهو يحدث

وبلغا ان حمادا كان ذا ديا متعة ، وأنه كان يقطر في شهر رمضان خمس مياه اسنان ، وأنه

كان يعطيهم بعد العيد لكي واحد مائة درهم (سير اعلام النبلاء (٤٣٥/٥) حكاية بن أبي

سليمان مسلم الكوفي، الطبعة الثالثة، ط مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية،

وعن الحبلى من طعام . قال . وكان يفطر كل يوم في رمضان حمير اسمايا ، فذا كان ليلة

لفظہ کماہم ثوباً ثوباً (سیر اعلام النبلاء ۲۳۳/۵) حمد بن ابی سلیمان مسلم الکوفی

الطبعة الثالثة ، ط. موسعة الرسالة ، الطبعة الثالثة)



یا نہ کرے۔

۹۔ عید الفطر میں عید گاہ میں جانے سے پہلے صبح ۴۰ رکعت پڑھنا۔

۱۰۔ عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا۔

۱۱۔ جس راستے سے جانے کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۱۲۔ پیدل جانا۔

۱۳۔ راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ

تکر و نہ احمد عید الفطر میں آتے جاتے بہتر آواز سے پڑھنا، اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا۔^(۱)

عید کے دن میت کی ارواح انتظار نہیں کرتیں

”ارواح کا انتظار“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۶۴)

و يستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال و لمواكب و لبس احسن ثيابہ حدیث کان و عیلاً و يستحب النعم و التطیب و لتكبير و هو سرعة الانباء و الابتكار و هو المصارعة الى المصلى و اداء صدقة الفطر قبل الصلاة و صلاة العداة في مسجد حبه و الخروج الى المصلى ماشياً و الرجوع في طريق آخر و استحب في عيد الفطر ان ياكل قبل الخروج الى المصلى ثمرات ثلاثاً و حملاً و سباً أو قل أو أكثر بعد ان يكون و سراً و الا ماشاء من اى خبر كان

و فی تكبری الاكل قبل الصلاة يوم الاضحى هل هو مكروه . فيه روايتان . و المختار انه لا يكره لكن يستحب له ان لا يفعل و يستحب ان يكون من تاولهم من لحوم الاضاحى التى هي عبادة الله و يكبر في الطريق في الاضحى جهراً و يقطعه اذا انتهى الى المصلى و هو اماخوده و فی الفطر المختار من مذهب انه لا يجهر و هو اماخوده اما سر المصنح (المهديه) ۱۵۰، ۱۵۹

البحر الرائق (۱۵۰، ۱۵۹) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط (رشیدیہ)

البحر الرائق (۱۵۰، ۱۵۹) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط سعيد

و اما عده و ما ثبت فهو ان يقول الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله، والله اكبر الله اكبر والله

لحمد (المهديه) ۱۵۳ (۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط (رشیدیہ)

البحر الرائق (۱۵۵، ۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط سعيد

المراجع الرد (۱۶۸، ۱۶۹) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط سعيد

عید کے فضائل

عیدین میں مسلمانوں کو سات سو بار عید کا دعویٰ ملتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے عوض عید کا دعویٰ ملتا ہے۔

عید کے لیے بننے والی اشیاء

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عید الفطر ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور آواز لگاتے ہیں کہ اے مسلمانو! آؤ اپنے کریم پروردگار کی بارگاہ میں جو اپنے کرم و احسان سے بندوں کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے، اور پھر اس پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے، تمہیں رات کی عبادت کا حکم ہوا تم نے وہ پورا کیا، تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا، تم نے وہ بھی پورا کیا اور اپنے رب کی فرمانبرداری کر کے دکھائی، اب اپنے انعامات لے جاؤ، پھر جب وہ نماز عید سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے: لوگو! یقیناً تمہارے پروردگار نے تم سب کو بخش دیا، پس جاؤ تم کامیاب و بامراد اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ دن انعام کا دن ہے اور ملأً اعلیٰ میں بھی اس دن کا نام

(۱) ولا یعمل قبلہا مطلقاً وکذا لا یسفل بعدہا فی مصلوۃ فانہ مکروہ عند العامة، وان سفل بعدہا فی البیت حار۔ قولہ (فانہ مکروہ) ای تحریمہا علی الظاہر الخ (طحاوی عنی السمر سعدی (۳۵۳/۱) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط (رشیدیہ)

(۲) قولہ غیر مکبر و مسفل قبلہا ای قبل صلاۃ العید۔ واما الثانی وهو التعلیل قبلہا فهو مکروہ واطلعه فتمیل ما اذا کان فی المصلی او فی البیت ولا خلاف فیما اذا کان فی السعی واصلحو فیما اذا سفل فی البیت فاعلمہم علی الکراہۃ وهو الاصح وید بقولہ قبلہا لان السفل بعدہا فی تفصیل فان کان فی المصلی فمکروہ عند العامة وکان فی البیت فلا (الحرانی (۲/۱۵۹، ۱۶۰) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط (سعید)

(۳) شامی (۲/۱۶۹، ۱۷۰) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط (سعید)

”افسوس کا دن۔“

عید مبارک کہنا

عید کی مبارک باد دینا اور کہنا جائز ہے البتہ اس بات پر کہ اسے کسی سے کسی ایک لفظ کو خاص سمجھنا صحیح نہیں۔^(۱)

عید میاں دالنہی

پوری کائنات میں کوئی وقت اور کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں نثرتا جس میں نبی مریم علیہا السلام کا ذکر کہیں نہ کہیں نہ ہو رہا ہو، مساجد، مدارس، دارالحدیث، خانقاہیں، اذان، نماز، تعلیم، تقریر، اور دعوت و تبلیغ میں بلکہ زمین کی پستی، آسمان کی بلندی، جنت اور عرش پر بھی اس عظیم اور محبوب ہستی کا ذکر ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے۔

آپ کی ولادت مشہور قول کے مطابق ربیع الاول میں ہوئی، اس سے قبل

(۱) عن سعد بن اوس الانصاری عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ: إذا كان يوم عيد الفطر وقفت الملائكة على أبواب الطريق فنادوا: اغدوا يا معشر المسلمين إلى رب كريم يس بالخير ثم يثيب عبد الحريل لقد امرتم بقيام الليل فصمت، و امرتم بصيام النهار فصمت، و طعموكم فافحصوا حوائركم، فإذا صلوا نادى مناد أن ربكم قد غفر لكم فأرحموا راشدين إلى رحالكم، فهو يوم الحائرية ويسمى ذلك اليوم في السماء يوم العائرة وفي رواية رب رحيم مد رب كريم فكان لقد غفرت لكم ذنوبكم كلها روه الطبراني في الكبير (معجم الرواند و منبع لقراءه ۲۰۱) رقم الحديث ۳۲۲۵. أبواب العیدیں، باب فصل يوم لعید ط: دار کتاب العربی، بیروت، ۱: (۲۳۵/۲) ط: دار الفکر

(۲) المعجم الكبير للطبراني (۲۲۶) رقم الحديث ۶۱۷ باب فيما أعد الله عز وجل للعباد من يوم الفطر من الكرامه رقم الترحمه ۲۹، أوس الانصاري، ط: مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، (۳) قولہ و مد رب رحيم يوم الفطر ان يطعم و يغسل و راد فی القیة و النہیة بقولہ تعالیٰ الله ما و مسکنم لانکم البحر الراس (۱۵۸) کتاب الصلاة، باب العیدیں، ط: سعید

(۴) سامی (۱۶۹) کتاب الصلاة، باب العیدیں، ط: سعید

(۵) طحطاوي علی الدر (۳۵۳) کتاب الصلاة، باب العیدیں، ط: رشیدیہ

حضرات ۔۔ ۔ مدبرہ و سرپرست کو بیان کرنے کے لئے ربیع الاول کے اسی مہینہ
یاد نکوت ستر ۔۔ اور پیدائش کے دن کو جشن عید میا دالنبی کا نام، یکم عید کی طرح
اس کا بہت سے من شرم کر دیا ہے ، حالانکہ دین اسلام میں سالانہ صرف دو عیدیں
ہیں ، عید الفطر اور عید الضحیٰ ، ان دو عیدوں کے علاوہ قرآن وحدیث میں کسی اور دن
میں کسی قسم کی عید منانا ثابت نہیں ہے۔

عیدگاہ آباد میں آجائے

عید گاہ آبادی سے باہر صحرا میں ہونا لازم نہیں ہے، اور عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے عید گاہ میں پڑھنا بھی ضروری نہیں، ہاں عید گاہ آبادی سے باہر صحرا میں ہونا بہتر ہے، لہذا اگر عید گاہ آبادی کے درمیان واقع ہو تو اس میں بھی عید کی نماز پڑھنا جاکر اہت جائز ہے۔^(۱)

عید گاہ بنانا قبرستان میں

”قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص۔ ۲۲۳)

غیر گاہر چھت ڈالو

”شخصیت ڈالنا عید گادیر“ عنوان کے تحت (یکمیں۔ ص ۱۰۲)

اعید گاہ پیدل جانا

”پیدل جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (صفحہ ۱۰۳)

١، والحرّوج إليها) أي العناية للعلاقة بعد (مفراغ وسعيد بسعد الجميع) هو صحيح
(الدرع الرد، ١٦٩/٢) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد
٢ لبحر الرائي (١٥٩/٢) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد
٣ مرفي الفلاح مع الطحطاوي (ص ٥٣١) كتاب الصلاة باب حكم العيدين، ط قديمي

عید کا نام ہے۔

”تلمیہ لیتے ہوئے عید گاہ جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۹۶)

عید کا نام ہے۔ قبل صدقہ فطر اور

”صدقہ فطر ادا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۵۴)

عید گاہ جانے سے قبل سنون ٹل

عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے طاق عدد چھوڑے یا کچھ اور نہ بیٹھی چیز کھانا مستحب ہے۔^(۱)

خاص طور پر شیر خرما، سویاں اور حلوہ کھانا لازم نہیں، یہ رواجی چیز ہے سونے مسنون نہ سمجھا جائے۔^(۲)

عید گاہ سے پیدل جانا

”پیدل جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۸۳)

(۱) ويستحب يوم الفطر أن يأكل شيئاً قبل الصلاة، لما روي انس كان عليه الصلاة والسلام لا يصعد يوم الفطر حتى يأكل تمرات ويأكلهن وتراً رواه البخاري، فلهذا ينبغي أن يكون لما يكون تمران وحده والافينا حلوا (حلی کبیری ص ۳۸۷) فصل في العيد، ط: معاصیہ کوئٹہ
ط: حطاطوی علی الدر (۳۵۲/۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: رشیدیہ

ط: الدر مع الرد (۱۶۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب يطلق المنحب علی السنة وبالعکس، ط: سعید

(۲) وأما ما يفعله الناس في زماننا من جمع التمر مع اللبن والفطر عليه فليس له أصل في السنة البحر الرائق (۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قدیمی

ط: مرآة المفاتیح (۳۳۶/۱) تحت رقم الحديث ۱۳۰، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: رشیدیہ



عید گاہ سے اونٹے وقت تک تشریق

گھر وغیرہ سے عید گاہ جاتے وقت تک تشریق پر ہی جاتی ہے اور یہ سنت ہے۔
البتہ عید گاہ سے واپسی میں تکبیر نہیں پڑھی جاتی۔^(۱)

عید گاہ شیر سے کتنی دور ہو

عید کی نماز آبادی سے باہر ادا کرنا مستحب ہے، لیکن شریعت میں اس کا کوئی
فاصلہ متعین نہیں۔^(۲)

عید گاہ کا وقف ہونا

عیدین کی نماز درست ہونے کے لئے عید گاہ کا وقف ہونا ضروری نہیں ہے،

(۱) (وسکبر فی الطريق فی الاصحی جہراً، ویقطعہ إذ انتہی المصلی، وهو المأخوذ من، وعی العطر
المختار من مدعیہ أنه لا یجہر وهو المأخوذ بد کذا فی لعیالیہ، أف سراً المستحب کذا فی الجوہرۃ
النیرۃ (الہندیہ (۱۵۰/۱) کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط (شیدہ)

(۲) الدر مع الرد (۱۷۰/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید

(۳) حبشی کبیر (ص ۳۸۷، ۳۸۸) فصل فی صلاۃ لعید، ط معصابہ کرمہ

(۴) ثم ینوجہ الی المصلی مکبر سراً ویقطعہ ای التکبیر اذا انتہی الی المصلی

امراقی الفلاح مع الطحطاوی (ص ۵۳۱) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط قدیمی

(۵) عن اسی سعید الحدادی رحمہ اللہ معانی عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یخرج یوم العطر
والاصحی الی المصلی، فأول شیء ید بہ الصلاۃ (صحیح البخاری (۱۳۱/۱) کتاب
العیدین، باب الخروج الی المصلی، ط قدیمی)

(۶) (وید) ای استحب لمصلی العید (فی) یوم (العطر ثلاثۃ عشر شیاً) (وصلاۃ الصبح فی
مسجد حید، لفشاء حقد ویمنحتی دعایہ لعبادۃ مخصوصہ، وفی لوبہ ثم ینوجہ الی المصلی)
شیرۃ لئی قدیمی ما تقدم علی المقاب (ماشیاء) یسکون و ولار و غص مصر (امراقی الفلاح مع
الطحطاوی (ص ۵۲۹، ۵۲۹، ۵۳۱) کتاب الصلاۃ، باب احکام لعیدین، ط قدیمی)

(۷) (واخرج الیها) ای الحبائہ صلاۃ لعید سنہ وان وسعیم المسجد الجامع (الدر مع
الرد (۱۶۹/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید)



جس طرح جو دریا نچ وقت کی نمازیں وقف مساجد سے ماہ ۱۰۹۰ ہ کی بند پڑنا درست ہے، اسی طرح عید کی نماز بھی کسی چمن، بستر یا میدان میں پڑھنا جائز ہے۔ زمین وقف ہو یا وقف نہ ہو دونوں صورتوں میں نماز درست ہے، کیونکہ پوری رو سے زمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مسجد بنائی گئی ہے، چنی ہو یا نہ بند پڑنا درست ہے۔^(۱)

ابستہ عید گاہ اگر عید کی نماز کے لئے باقاعدہ وقف ہو تو ریاء منسوب ہے۔

عید گاہ مشترکہ زمین پر

مشترکہ زمین پر تمام مالکوں کی اجازت سے عید گاہ بنانا جائز ہے، مالکوں کی رضا مندی کے بغیر عید گاہ بنانا جائز نہیں ہے۔^(۲)

عید گاہ میں آواز ملا کر تکبیر کہنا

عید گاہ میں بند آواز سے اجتماعی طور پر تکبیر کہنا نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں، لہذا اگر کسی علاقہ میں

۱۔ عن حماد بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی لارض مسجد و جبراً، منی لسانی (۲۰۰/۱) کتاب المساجد، الرحمة فی ذلک ط قدسی
۲۔ المعروف لی الجبانی فی صلاة العید سے، وان کان یسمعون المسجد الجامع علی حد عدم لسانی و هو لصحیح، الفتاویٰ الہدیہ (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، باب اسباع عشر فی صلاة العید، ط رشیدیہ

۳۔ الترمذی لرد (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة، باب العید، ط سعید

۴۔ البحر الرائق (۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب العید، ط سعید

۵۔ لا یجوز لأحد ان یتصرف فی ملک غیرہ مد۳۸۵ او ذکالہ مد۳۸۵ او ذلک مد۳۸۵، وان فعل کان

صالحاً (شرح المحللہ لرسولہ ص ۱) ۵۱، المادة ۹۱ الفواعل الکلیۃ التعمیم، ط دار فہم بحوث

۶۔ الترمذی لرد (۲۰۰/۹) کتاب العید، ط سعید

۷۔ لاسبیل و لسان معجم، (۲۰۲/۲) رقم لقاعدة ۲، ۱، کتاب العید، ط

الثانی الفوائد، ط: إدارة القرآن



یہ رسم ہے تو وہ غلط اور سنت کے خلاف ہے اس کو ترک کرنا لازم ہے۔^(۱)

عید گاہ میں تکبیر تشریف پڑھنا پڑھانا

عید گاہ جاتے ہوئے تکبیر کہنا مستحب ہے، عید گاہ پہنچ کر بلند آواز سے تلبیہ جہاں موقوف کر دینی چاہیے اگر عید گاہ میں آہستہ کہے تو منجاش ہے، اس لیے روکا جی نہ

۱۱۔ وہی احکامہ الاصحی، لکن ہا یوحرا لا کل عھا ویکیرو فی طریق جہرا قولہ ویکیرو فی طریق جہرا، وظاہرہ انہ لیس مستحب فی البیت و فی المصلی، و فی المحيط ویکیرو فی حال خروجہ الی المصلی جہرا، فاذا انتہی الی المصلی بترک (البحر الرائق ۲/ ۲۹۵ ۲۸۵، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ، ۱/ ۲۳۲) ط سعید

287

۱۱۔ وہی احکامہ الاصحی، لکن ہا یوحرا لا کل عھا ویکیرو فی طریق جہرا، وظاہرہ انہ لیس مستحب فی البیت و فی المصلی، و فی المحيط ویکیرو فی حال خروجہ الی المصلی جہرا، فاذا انتہی الی المصلی بترک (البحر الرائق ۲/ ۲۹۵ ۲۸۵، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط رشیدیہ، ۱/ ۲۳۲) ط سعید

ع

والاصح ما ذکرنا انہ لا یکبر فی عید الفطر فافاد ان الخلاف فی اصلہ لا فی صحتہ وان لاتعاقب علی عدم الجہرۃ وردہ فی فتح القدیر بانہ یسبشی دلا یمنع من ذکر اللہ بساتر لالفاظ فی شئی من الارقات بل من ایقاعہ علی وجہ البدعۃ، فکان أبو حنیفۃ رفع الصوت بال ذکر بدعۃ ویحذف الامر من قولہ تعالیٰ واذکر ربک فی نفسك تصرغا و خیفۃ و دون الجہر من القول فیقصر علی مورد الشرع (البحر الرائق ۲/ ۱۵۹) ط کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

۱۲۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما خبر بالجماعۃ الٰہی کثروا یصلون بعد المغرب و فیہم رجل یقول کبرو اللہ کد و کدا، سبحوا للہ کد و کدا، احمدوا اللہ کدا و کد، فیصلون فحضرہم، فلما سمع ما یقولون، قام فقل ان عبد اللہ بن مسعود، فوالدی لا لہ غیرہ، فقد حسم بدعہ ظلماء او لقد فقم علی اصحاب معہ عبد السلام علیہ (محالہ لا سار (ص ۱۵۰) المجلس الثامن عشر فی بیان أقسام البدع و احکامہا و غیرہا من الامور المهمۃ، ط: مہیل اکیلمی لاہور)

۱۳۔ عن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخرج جماعة من المسجد یہللون ویصلون علی السی، جہرا، وقال لہم ما راکم الا مبتدعین (شمی ۲/ ۳۹۸) کتاب الحظر و الإباحۃ، لتبلی فی ابیع، ط سعید

۱۴۔ و سہا (ای البدع) الثرام العبادات لمعبۃ فی اوقات معینۃ لم یوحّد لہا ذلک النعین فی شریعۃ (لا اعتصام للشاطی (ص ۲۶) باب فی تعریف البدع، ط دار المعرفۃ، بیروت) ۱۵۔ من اصر علی امر مذکور و جہدہ عرما، ولم یعمل بالرحصہ، فقد اصاب منہ الشیطان من الاظلال فکیف من اصر علی بدعہ او مکر ۲، مرفاۃ المفاتیح (۲/ ۴۶) کتاب الصلاة، باب الدعاء فی الشہد، رقم الحدیث ۹۳۷۰، ط رشیدیہ

جائے، اور بخندہ از سے مٹنی۔ یہ سہا جا ہے۔

عید گاہ میں بارہ مرتبہ تکرار

”عید گاہ میں بارہ عید کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۸)

عید گاہ میں بارہ عید کی نماز پڑھنا

ایک عید گاہ میں ایک مرتبہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد اسی دن ان میں بارہ عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لیے اگر کچھ لوگ رو گئے تو وہ اسی عید گاہ میں بارہ عید کی نماز نہ پڑھیں، بلکہ دوسری جگہ جا کر عید کی نماز پڑھیں، یا جہاں دیر سے جماعت ہوتی ہے وہاں جا کر پڑھیں۔^(۲)

عید گاہ میں سترہ

”سترہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۴۸)

عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا

عید کی نماز عید گاہ اور صحرائیں پڑھنا افضل اور مستحب ہے، اور مسجد میں پڑھنا

(۱) اور بقطعہ ای التکبیر اذا تہی اسی المصلی فی رواہ حرم بہا فی السریہ، وفی رواہ دافع لصلوہ کذا فی الکافی وعبہ عمل الناس، قال ابو جعفر ورواہ واحد، مر فی الفلاح مع الطحطاری (ص ۵۳) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط قدیمی،

نور البحر الرائق (۶۳۶) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید

العیدید (۱۵۰۱) کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط رشیدی

(۲) اقوالہ لم یفصل فی حالت مع الإمام) ولا یثار لب مع امام وامکنہ ان یدعی فی ما

حرر لہ یدعی لہ لانه یحوز بعد اذھا فی مصر واحد فی موضوع واكثر نقلا والبحر برف

(۱۶۲۲) ط کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید

شامی (۲۶۱) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط سعید

مر فی الفلاح مع الطحطاری (ص ۵۳۵) کتاب الصلاۃ، باب احکام العیدین، ط قدیمی





عید کا دین

عید کا دین مستقل طور پر حیل کے لیے مقرر کرنا مناسب نہیں۔^(۱)

عید کا دین نماز شریعت کے لیے دوسرا تقبیحی دین

”انتظار کرنا نماز شریعت کرنے کے لیے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

عید میں دوسرا خطبہ پچھوڑ دیا

عید کی نماز کے بعد وہ خطبہ دینا سنت ہے، لہذا اگر کسی امام نے عید کی نماز

پڑھانے کے بعد پہلا خطبہ دیا پھر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ نہیں، یہ تو جمعی

اور اہوجائے کی، لیکن سنت کے خلاف ہوگا، اس لئے جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اعیدی

عید کے دنوں میں عیدی مانگنا تو درست نہیں البتہ خوشی سے بچوں کو،

(۱) (واما المنع لصلوة جنازة او عید) فقہ (مسجد فی حل جوار الاقتداء) لانی ص ۱۰۰

غیر وہ یعنی، قال المحقق الشافعی لکن، قال فی البحر ظاہرہ انہ یجوز الوطء ولین والشعر

فیہ ولا یخصی ما فیہ فان الناس لم یعد لذلك فیسفی ان لا یجوز (الدر مع الرد) ص ۱۵۷

کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلوة وما یکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ط، سعید

البحر الرائق (۳۶۰۲) کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلوة وما یکرہ فیہا قبل

الوتر والنوافل، ط، سعید.

۲۰، فتاویٰ دار العلوم دیوبند (۲۱۴/۵) کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة

العیدین، مکتبہ امدادیہ ملتان و (۱۵۸، ۱۵۷/۵) ط دار الاشاعب

کفایۃ المفتی (۱۸۶/۳) کتاب الصلاة، فصل ثانی، جم، عید کا دین، ط، رشاد مکتبہ کراچی۔

۱۴، ویحیطب بعدہا خطیب، وھما سہ (الدر مع الرد) (۱۷۵/۴) کتاب الصلاة، باب

العیدین، مطلب، امر الخلیفۃ لا یقی بعد موته، ط، سعید

۲۰، البحر الرائق (۱۶۲/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط، سعید

۳۰، مر فی الفلاح مع الطحطاوی (ص ۵۳۳) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط، قدوسی



کو، مردوں کو بدیہ کے طور پر عید کی، یہاں تک کہ وہ اپنے اپنے گھر میں
حضرت امام القسّم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استقامت نماز، نماز عید کے دن پانچ
افراد کو ایک ایک جوڑا کیے اور ایک ایک سو درہم نہایت کرتے تھے۔^(۱)

عید کی دینا

”عید کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۰)

عیدین کا خطبہ

”خطبہ سنت ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۹)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد سے

”خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۱۰)

عیدین کا وقت

عیدین کا وقت آفتاب طلوع ہونے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد شروع ہو جاتا
ہے، لیکن چونکہ عید کا دن ہے، لوگوں کو مسنون طریقہ سے تیار ہونا ہے، غسل کرنا،
اجتہاد کپڑے اور خوشبو کا اہتمام کرنا ہے اور عید الفطر میں صدقہ فطر بھی ادا کرنا ہے،
اور اطراف سے بھی لوگ نماز کے لیے شہر میں آتے ہیں، اس لیے نماز کا وقت اس

(۱) وقال احمد ابن عبد الله المحملي كان افقه اصحاب ابراهيم، وكاتب رتسا معربه مومه وهو بعدت
رسلنا ان حماد كان داديا حنعه وانه كان يعطى في شهر رمضان خمس مائه نسيان، وانه
كان يعطيه بعد العبد لكل واحد مائه درهم (سير اعلام النبلاء، ۲۳۳/۵) حماد بن ابي
سليمان مسلم الكوفي، الطبعه الثالثه، ط مؤسسة الرسالة، الطبعه الثالثه،
وعن الصلت بن سبطام، قال وكان يعطى كل يوم في رمضان خمسين اسما، فاذا كان ليلة
الفطر، كساه ثوبا ثوبا (سير اعلام النبلاء، ۲۳۳/۵) حماد بن ابي سليمان مسلم الكوفي،
الطبعه الثالثه، ط مؤسسة الرسالة، الطبعه الثالثه)

طرح مقرر کیا جائے کہ اوست میں، اس قدر جمعی کرنا کہ لوگ نماز سے بے جا میں مناسب نہیں، بلکہ بہت تاخیر کرنا بھی کراہت سے خالی نہیں، بلکہ اس کی مذمت لوگوں میں اعلان کر کے اس وقت میں پڑھ سکتے ہیں، جب کہ لوگوں کو نماز جانے کا ڈر نہ ہو۔^(۱)

عیدین کی چھ تکبیروں کا ثبوت

عن سعيد بن العاص قال سألت أبا موسى وحديثه كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الأصحى والشر فقال أبو موسى كان يكبر أربعا تكبيرة على الحائر لقن حذيفة صدق رواه أبو داود (مشكوة المصابيح، ۱/ ۲۶۰)۔
صلوة العیدین، الفصل الثانی، ط قدیمی
ترجمہ اور حضرت سعید ابن عاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ، حضرت حذیفہ سے سوال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید و بقر عید کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ تو حضرت ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی چار تکبیریں کہا کرتے تھے، حضرت حذیفہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ ابو موسیٰ نے سچ کہا۔ (مظاہر حق جدید، ۹۱۲) ط (دارالاشاعت)

۱) وانداء وقت صلاة العيد من ارتفاع الشمس قدر رمح او رمحين حتى تبصر، لأن الله عز وجل كان يصلي العيد حين يرفع الشمس قدر رمح او رمحين، فلو صلوا قبل ذلك لانكروا صلاة العيد بلا معصية (مراقبي الصلاح مع طحطاوى، ص ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط قدیمی
محقق الشافعی حاشیہ (۸۵۰۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین وقت صلاة العيد، ط إدارة القرآن
المزمع الرد (۲) ، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید



اور جس روایت میں تکبیریں دونوں رکعتوں میں وارد ہیں اس سے مراد بھی چھ تکبیرات زندہ ہیں، کیونکہ اول رکعت میں تکبیر تحریرہ اور تکبیر رکوع داخل ہیں، اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع داخل ہے۔^(۱)

عیدین کی رات

عیدین کی رات میں عبادت اور شب بیداری کی بڑی فضیلت ہے، کہ ایسے لوگوں کا دل قیامت کے دن زندہ رہے گا۔

خالد بن معدان نے کہا کہ سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں جو ثواب کی نیت سے، اور ثواب کے وعدہ پر یقین کرتے ہوئے عبادت پر مداومت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ۱۔ رجب کے پہلے دن کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا، ۲۔ عید الفطر کی رات، ۳۔ عید الاضحیٰ کی رات، ۴۔ عید شوریہ اور ۵۔ پندرہ شعبان کی رات۔^(۲)

(۱) وروی عن اس مسعود انه قال في التكبير في العیدین سبع تكبيرات . في الركعة الاولى خمس تكبيرات قبل القراءة ، وفي الركعة الثانية يسأ بالفراء ثم يكبر ثم يقرأ مع تكبيرة الركوع ، وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا ، وهو قول اهل الكوفة ، وروى بقول سليمان الترمذي (۱۲۰۷) أبواب العیدین ، باب في التكبير في العیدین ط قدیمی ، (۲) ان سعيد بن العاص قال انما موسى الأشعري وحذيفة بن اليمان ، كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر في الاضحية والفطر فقال ابو موسى كان يكثر اربعاً تكبيرة على انجانته ، فكان حذيفة صدق ، فقال ابو موسى كذلك كنت اكتب في البصرة ، حيث كنت عليهم ، فان ابو عائشة وانا حاضر سعيد بن العاص (سنن أبي داود (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب التكبير في العیدین ، ط حقايق ملتان) كتاب مشكوة المصابيح مع مرآة المعانيح (۳۴۳/۳) رقم الحديث ۱۳۳۳ . كتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، الفصل الثاني ، ط وشيخه .

(۲) وروی بحلال في كتاب فصل رجب له من طريق خالد بن معدان قال " خمس ليال في السنة ، من رآطب عليهن رجاء فوابهن و تصديعا بوعدهن ادخله الله الجنة ، أول ليلة من رجب يقوم ليلاً بمصوم نهارها ، وليلة الفطر وليلة الاضحية ، وليلة عاشوراء وليلة نصف شعبان ، وروی الخطيب في غيبة المنتصبي بإسناده إلى عمر بن عبد العزيز أنه كتب إلى عدي بن أرطاة -



حضرت عمر بن عبدالحزیز نے حدی بن ارطاة کو لکھا کہ سال میں چار راتوں کی عبادت کو اور کم پکڑو، کہ ان میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے، رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، عید اور بقرہ عید کی رات۔^(۱)

عیدین کی شرائط

شہر، فناء شہر اور بڑا گاؤں جہاں جمعہ قائم کرنے کی شرائط پائی جاتی ہیں (مثلاً وہاں کی آبادی کم از کم ڈھائی ہزار ہو، اور زندگی گزارنے کی ضروریات آسانی سے ہتی ہوں، وہاں عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے، البتہ جہاں جمعہ کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں وہاں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔^(۲)

عیدک سربع لیال فی السنة فان الله يفرغ فيهن الرحمة اول ليلة من رجب وليلة النصف من شعبان وليلة العطر وليلة الحور (التلخیص الحیر (۱۹۱/۴) کتاب صلاة العیدین، ط: دار لکتاب العلمیہ)

عن خالد بن معدان عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قام ليلة لعیدین محسبا لله لم يمست قلبه يوم تموت القلوب (مس ابن ماجه (ص ۱۲۷) ابواب ما جاء في الصيام، فمن قام ليلة العیدین، ط: قدیمی)

لا ذکر لسووي (ص ۱۷۱) کتاب الاذکار فی صلوات مخصوصة، باب لا ذکر المشروعة فی العیدین، ط: دار الفکر

مجمع الزوائد و منبع الفوائد، (۱۹۸/۴) رقم الحديث: ۳۴۰۳، ابواب العیدین، باب إحياء ليلة العید، ط: مكتبة القدسي، القاهرة

انظر إلى الحاشية السابقة رقم ۴، على الصفحة رقم ۳۳ (روى الحلال في كتاب فصل رجب)

(۲) تجب صلاتهما على من تجب عليه الجمعة بشرائطها المتقدمة، وفي القية صلاة سعيد في لفرى مكره تحريمي لانه اشتغال بما لا يصح، لأن المصير شرط الصحة، اندر مع برود ۱۶۹۲، ۶۷، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعيد

البحر الرائق (۵۷۲)، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعيد

امرأ في الفلاح مع الطحطاوي (ص ۵۴۷، ۵۴۸)، كتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط: قدیمی

تتميم، (۲۷۷)، كتاب الصلاة فصل في العیدین، عنوان عید کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو عیدین کے لئے ہیں، ط: دار الاشاعت۔

اعیدین کی نماز کا طریقہ

۱۔ امام نیت اس طرح کرے کہ میں دو رکعت عیدنی واجب نماز پختہ تکبیرات
زوائد کے ساتھ قبلہ رو ہو کر امام بن کر پڑھتا ہوں۔

اور مقتدی اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت عیدنی واجب نماز پختہ
تکبیرات زوائد کے ساتھ قبلہ رو ہو کر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھتا ہوں اللہ اعلم،
اور اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پھر ناف کے نیچے باندھ لیں،
اس کے بعد امام اور مقتدی دونوں ثناء (سبحانک اللہم) آخر تک پڑھیں، اس
کے بعد امام تین تکبیر زائد اس طرح کہے کہ دو تکبیروں میں امام اور مقتدی دونوں
کانوں تک ہاتھ اٹھا اٹھا کر چھوڑتے رہیں، اور تیسری تکبیر میں بھی ہاتھ اٹھا میں مگر
چھوڑیں نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیں۔ (اور ہر تکبیر کے بعد اتنا
توقف کرنا چاہیے جتنے عرصہ میں تین تکبیریں کہی جاسکیں، اور اس اثناء میں کوئی ذکر
مسنون نہیں) پھر امام اعوذ باللہ الح اور بسم اللہ الح آہستہ پڑھے،
اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت بلند آواز سے پڑھے، اور بہتر یہ ہے کہ سورۃ اعلیٰ
اور سورۃ غاشیہ پڑھی جائیں، مگر اس پر ہمیشہ پابندی نہ کی جائے، اور مقتدی حسب
معموں خاموش رہیں، اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہیں۔ اور دوسری
نمازوں کی طرح رکوع سجدہ وغیرہ کر کے پہلی رکعت مکمل کریں۔

پھر دوسری رکعت کے شروع میں امام صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے
پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور سورت بلند آواز سے پڑھیں اس کے بعد امام اور مقتدی زائد
تکبیرات کہیں، اور تینوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر چھوڑتے جائیں، پھر ہاتھ
اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر رکوع کے واسطے کہہ کر رکوع میں جائیں، اور دوسری نمازوں کی
طرح سجدوں کے بعد التحیات، تشہد اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیں اور جو شخص بعد



میں آکر شامل ہو اس کی چند صورتیں ہیں، سب "الباب المباحات" (۱)

پہلی صورت: اگر کوئی شخص تلبیہوں سے پہلے ہی آیا تب تو نیت

باندھ کر شامل ہو جائے۔ اور اگر ایسے وقت پہنچا کہ تلبیہ میں توری ہیں، تو تکیہ
تلبیہ میں مل جائیں اتنی ساتھ کہہ لے اور باقی ماندہ تلبیہ بعد میں اسی وقت کہہ
لے، اور اگر تینوں تلبیہیں ہو چکی ہیں تو نیت باندھتے ہی فوراً تینوں تلبیہیں کہہ
لے، خواہ قراءت شروع ہو چکی ہو، اور ہاتھ اٹھانے اور باندھنے کا وہی طریقہ
ہے جو اوپر گزر چکا۔ (۲)

۱۔ وبعضی الامام رکعتیں بکبر مکبرہ الافتتاح ثم يستفتح ثم يكثر للثلاث ثم يقرأ أحدها بکبر
مکبرہ لركوعه ثم يقرأ الي ثابته ثم يكثر ثلاثاً وركع بالركعة فکون التکبيرات الثلاث
ثلاثاً في الأولى ولثلاثاً في الأخرى ولثلاث اصليات تكبيرة الافتتاح وتکبيرتان للركوع فیکبر في
الرکعتين سبع تکبيرات ويؤلى بين القراءتين ويرفع يديه في الرواند ويستکون بين
تکبيرين معذور ثلاث لسيحات ويرسل اليدين بين التکبيرين ولا يصح (لهديه) ۵۰
۵۰ (كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ)

۲۔ وأشار المصنف الى أنه يکون بين کل تکبيرتين، لأنه ليس بينهما ذکر مسنون عندنا
(الحج الرائق (۱۶۲/۲) ط كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

۳۔ عن العسکان بن بشر ان رسول اللہ ﷺ کان یقرأ فی العیدین بـ "صبح اسم ربک
الأعلى" و "هل أناک حذبت العاشیه" (مسئ اس ماحه (ص ۲۰۱) أبواب ماحه فی
صلاة العیدین باب ماحه فی القراءه فی صلاة العیدین، ط (رحمانیہ)

۴۔ قوله وبقرأ كالجمعة أي كالقراءه فی صلاة الجمعة لما روى أبو حنيفة أنه ﷺ کان یقرأ
فی العیدین ويوم الجمعة الأعلى والعاشیه (شامی (۱۵۳/۴) كتاب الصلاة، باب العیدین،
ط سعید)

۵۔ ولو ان دخل مع الإمام فی عبوة العید فی الركعة الأولى بعد ما كبر الإمام بکبر اس
عباس سب تکبيرات فدخل معه وهو فی قراءه والرحل يرى تکبير ابن مسعود فإنه يکبر بواي
معه فی هذه الركعة حال ما يقرأ الإمام (الهيديہ (۱۵۱/۲) كتاب الصلاة، باب السابع
عشر، في صلاة العیدین، ط رشیدیہ)

۶۔ للمد مع الرد (۱۰۲/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

۷۔ الحج الرائق (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید



دوسری صورت۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں جا چکا ہے تو اگر غائب گمان ہو کہ تکبیریں کہنے کے بعد رکوع مل جائے گا تب تو مذکورہ طریقہ کے مطابق تکبیریں کہنے کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ تکبیریں کہنے کے بعد رکوع نہیں ملے گا تو رکوع میں شریک ہو جائے گا اور رکوع ہی میں تسبیح کی جگہ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیریں کہہ لے گا اور اگر ایک یا دو تکبیر کے بعد امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ بھی ساتھ ہی اٹھ جائے گا باقی تکبیر معاف ہے۔^(۱)

تیسری صورت: جو شخص دوسری رکعت میں اس وقت آیا ہو جب امام رکوع میں جا چکا ہے، تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلی رکعت کے رکوع کا ابھی نکلتا ہوا ہے، اور پہلی رکعت جو رہ گئی ہے، وہ امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر پڑھے اور پہلے سورہ فاتحہ اور سورت ملے، پھر اس کے بعد تین تکبیریں زائد ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہنے کے بعد چوتھی تکبیر ہاتھ اٹھا اٹھا کر رکوع میں چلا جائے، جیسا کہ دوسری رکعت میں حکم ہے۔^(۲)

217

بعض روایات میں ہے کہ اگر امام رکوع میں جا چکا ہو اور مسلمان اس کے بعد رکوع میں جا چکا ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلی رکعت کے رکوع کا ہے۔

ج

(۱) ولو انہی رحل لی لإمام فی الركوع فی العیدین فإنه یكبر للافتتاح فاما ان مکة ان یاتی بالنکیرات وبدرک الركوع فعل ویکبر علی رأی نفسه وإن لم یکن رکع وسجل بالنکیرات ولا یرفع یدیه إذا نئی تنکیرات العید فی الركوع ولو رفع الإمام رأسه بعد ما دی بعض النکیرات فإنه یرفع رأسه وباب الإمام وتسقط عنه النکیرات لافیه (الہدیہ ۱۵۱/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

ترجمہ لبرائیل (۱۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

ترجمہ اندر مع الرد (۱۷۴/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

(۲) ولو ان رجلا فاتته رکعة من صلوة العید مع الإمام وقد کثر الإمام لنکیر ابن عباس وہد لہ رجل یروی تنکیر اس معہود فلما سلم الإمام وقد قام الرجل یقصی ما فاتہ بدأ بالقرءة ثم بالنکیر مکتدا ذکرہ فی عامہ الروایات (التتارخانیہ ۹۵/۲) کتاب الصلاة، لفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، موع یعلق تنکیرات العید، ط اداره القرآن (الہدیہ ۵۱/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ



چوتھی صورت ۱۱۔ ۱۰ کی رات سے صبح کے بعد کی اُمت آخرت ہے
پھر دونوں رکعت اس طریقہ سے پڑھتے ہیں کہ ۱۰ میں قل یا جب۔^(۱)

عیدین کے دن نفل نماز

۱۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید
الفطر اور عید الاضحی کے دن نفل فرماتے تھے۔

۲۔ عیدین کے دنوں میں نفل کرنا سنت ہے۔

۳۔ عیدین کے دن عورتوں کے لیے بھی نفل کرنا مستحب ہے، اور عمدہ لباس
پہننا چاہیے، کیونکہ یہ خوشی کا دن ہے۔^(۲)

218

(۱) اذا ذکرک الإمام فی صلاة العید بعد ما یتلوا الإمام من ان یسبح او بعد ما یسبح الإمام یسبح
و یقف فی صلاة العید، التہذیب (۱/ ۱۵۱)، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة
العیدین، ط (مشیدہ)

(۲) الجوہرۃ البیرو (۱/ ۱۱۳)، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط قدوسی
(۳) التذکرۃ (۲/ ۱۰۰)، کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین
المطہرات، ط إدارة القرآن

(۴) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ یصل یوم الفطر و یوم الاضحی (ابن ماجہ
(۹۳)، ابواب ما جاء فی صلاة العیدین، باب ما جاء فی الاضاحی فی العیدین، ط لدیمی،
۱) و یصل یوم الفطر للرجل الاضاحی والامراة کما روت الحسن بن ابی حمزہ حدیث کان لہ
عسلا (التہذیب (۱/ ۱۳۹)، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط
(مشیدہ)

(۵) البحر الرائق (۲/ ۱۵۹)، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۶) التذکرۃ (۲/ ۹۱)، کتاب الصلاة، الباب السادس والعشرون فی صلاة العیدین، ط
یحییٰ علیہ الخیر فی العیدین، ط إدارة القرآن

(۷) غامی (۲/ ۱۶۸)، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید



عیدین میں خطبہ ہاں نہ ہو کر، نہ ہو کر، نہ ہو کر

عیدین کی نماز کے بعد امام کے لئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت ہے، نماز اور خطبہ کی جگہ ایک نہیں بلکہ الگ الگ ہے، نماز پڑھانے کے لئے امام نیچے کھڑا ہوتا ہے، اور خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر دیتا ہے۔^(۱)

(۱) وما یس فی الجمعة ویکرہ یس فیها ویکرہ الخ (الدرمع الرد (۱۷۵/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

(۲) ریس خطبات بجلستہ بیہما لائفا (الدرمع الرد (۱۳۸/۲، ۱۵۰) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعید)

(۳) لبحر الرائق (۱۳۷/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعید

(۴) مر فی الفلاح مع المطحطاوی (ص ۵۱۵) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: لیبی

249

یہ کتاب جامعہ ہے

حج

غسل کرنا

عید الفطر اور عید الاضحی کے دن عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے، اور یہ غسل فجر کے بعد کرنا زیادہ بہتر ہے، اور اگر فجر سے پہلے کر لیا تو بھی کافی ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر و بقرہ عید کے دن غسل فرماتے تھے۔^(۱)

غیر مقلدین عید گاہ میں پہلے نماز پڑھ لیں

”عید گاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۰۶)

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم الفطر و یوم الاضحی (مسند ابن ماجہ (ص ۹۳) کتاب الصلاة . باب صلاة العیدین ، ماجہ فی الاغتسال فی العیدین . ط قدیمی)

(۲) مجمع الروائد و منبع الفوائد (۱۹۸/۲) أبواب العیدین ، باب الفصل للعید ، ط مکتبۃ القدوسی قاہرہ

(۳) ملخص الحیر (۱۹۱/۲) رقم الحدیث ۶۷۶ ، کتاب العیدین ، ط دار الکتب العلمیۃ

(۴) ردب ای سر ان یغتسل ، و تقدم أنه للصلاة ، لأنه صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل یوم المظفر و یوم السحر و یوم عرفة (قوله و تقدم أنه للصلاة) ذکر السرخسی عن الجواهر یغتسل بعد السحر فإن فعل قبله أجراه (مرآئی العلاج مع الطحطاوی (ص ۵۲۹) کتاب الصلاة . باب أحكام العیدین . ط قدیمی)



ف

فاتحہ پڑھنے کے بعد تکبیرات یا آئیں

اگر امام نے عید کی نماز میں پہلی تکبیر کہہ کر قرأت شروع کر دی اور سورۃ فاتحہ پڑھ دی، اب اس کو یاد آیا کہ تکبیرات زوائد رکھ گئی ہیں تو اس صورت میں یا آتے ہی تین تکبیرات زوائد کہے پھر اس کے بعد دوبارہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، نماز ہو جائے گی، عید کا مجمع بڑا ہونے کی وجہ سے آخر میں سہوچہ کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔^(۱)

فجر کی قضا

221

۱۔ عید کی نماز سے پہلے فجر کی قضا جائز ہے، مگر گھر میں پوشیدگی سے پڑھتے تاکہ دیکھنے والوں کو بدگمانی نہ ہو۔

۲۔ بعض امام عید کی نماز سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی وہ پڑھ لیں، اس قسم کا اعلان صحیح نہیں ہے۔^(۲)

۱۔ فی البحر عن المحيط بدأ الإمام بالقراءة سهواً فتذكر بعد الفاتحة والسورة، بمعنى في صلواته وإن لم يقرأ الفاتحة كبر، وأعاد القراءة لروما لأن القراءة إذا لم يتم كان امتناعاً عن الاسم لا رفضاً للعرض (شامی ۱/۳۲۴) کتاب الصلاة باب العیدین، ط سعید

۲۔ البحر الرائق ۱/۱۱۳ کتاب الصلاة باب العیدین، ط سعید

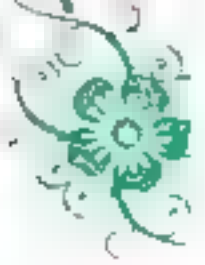
۳۔ ولا یبائی الإمام سجود السهو فی الجمعة ولعیدین رفع لفتنه بکثرة الجماعة ومطلان صلاة السهو من لزوم المتابعة وفساد الصلاة بركه (مرآة العیال مع لفظ طوی (ص ۴۶۵، ۴۶۲) کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط قدیمی

۴۔ الدر مع الرد ۲/۴۲ کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط سعید

۵۔ فی صلاة العید فی صلاة العید لا یاسی به، ولو لم یصل صلاة العید لا یجمع حوا

صلاة العید (الناظر حایه ۲/۴۰) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، المنطوقات، ط إدارة القرآن

۶۔ ہندیہ ۱/۵۰۱ کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ =



فیروز بن زینب پر تھی مہر کی نمائندگی

اگر ایک شخص نے فجر کی نماز نہیں پڑھی اور عید کی نماز پڑھ لی تو عید کی نماز ہو جائے گی، اور فجر کی نماز عید کی نماز کے بعد پڑھے۔^(۱)

= (وذكره قضاءه عليه) لأن التاخير معقبه فلا يظهرها (قوله لأن التأخير معصية)
 هذا. ويظهر من التعليق المذكور لفتاها مع الإطلاع عليها ولو في غير المسجد (المربع
 الرد (١٠٠٣٩١) كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ط. سعيد)
 (١) أما لأن التقديس لكرخي على الوجوب لقال وتجب صلاة العيدين على أهل الأقطار
 كما تجب الجمعة، وهكذا روى الحسن عن أبي حنيفة رحمهما الله تعالى عليهما، وتجب
 صلاة العيدين على من تجب عليه صلاة الجمعة (بدائع الفوائد (١٠٠٣٩١) كتاب صلاة
 فصل: وأما صلاة العيدين، ط. رشيدية)

(٢) (تجب صلاتهما) في الأصح . لدراسختار (قوله في الأصح) مقابلة القول ببيان
وصححه المصنف في المنافع بكن الأول قول لأكثرين . وفي الخلاصة هو المختار .
لأنه ^١ وأظن عليه . وسماها في الجامع لصغير سنة . لأن وجوبها ثبت بالة (ثاني
١٦٦/٢) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، طه . سعيد)

الحبر الرفيع (٢/٣٤٧) كتاب الصلاة . باب الجمعة ، ط وشيخه



قبرستان

اگر نمازی کے آگے قبریں ہوں تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، اس لیے نماز ہو یا عید کی نماز قبر کو سامنے لیکر ہرگز نہ پڑھیں۔^(۱)

قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا

قبرستان میں جہاں قبریں ہیں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر قبرستان میں خالی جگہ ہے، نجاست اور گندگی سے پاک ہے اور قبریں اتنے فاصلے پر ہیں کہ اگر نمازی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھیں تو ان قبروں پر نمازیوں کی نظر نہیں پڑتی (یعنی تقریباً تین صفوں کا فاصلہ ہے) یا قبریں قریب ہیں مگر نمازیوں اور قبروں کے درمیان دیوار یا کوئی چیز حائل ہے تو نماز بلا کراہت جائز ہوگی، اور ایسی صورت میں قبرستان کی خالی جگہ پر عید کی نماز پڑھنا جائز ہوگا۔^(۲)

(۱) عن ابی مرثدہ الغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی ﷺ "لا تجلسوا علی القبر ولا تصدوا لہا" (جامع الترمذی (۲۰۳/۱) أبواب الجنائر . باب ما جاء فی کراهة الوطی والجلوس علیہا . ط: سعید)

(۲) روای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں مالک یصلی عند قبر ، فقال : القبر القبر وم یامر بالاعادة (قوله ولم یأمرہ بالاعادة) ای لم یامر عمر أن یأمر بالاعادة صلاتہ تلک ، قدس عسی أن یجوز ولکن یکرہ (عمدة القاری (۲۵۵/۳) کتاب الصلاة . باب هل یبش قبر شرکی الجاهلیة ، ط: دار الکتب العلمیة)

(۳) شامی (۲۵۳/۱) کتاب الصلاة . باب ما یکرہ فیہ . ط: سعید
(۴) حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (ص ۳۵۶ ۳۵۷) کتاب الصلاة . فصل فی المکروهات ، ط: قدیمی

(۱) وکرہ الصلاة فی المقبرة لا ان یكون فیہا موضع اعد للصلاة لانجاسة فیہ ولا قدر فیہ ، لأن لکرہ معللة بالنسبة وهو منہج حید لا تکرہ الصلاة الی جهة القبر إلا اذا قامت بین یدیه بحيث لو صلی صلاة الحاشین وقع بصره علیہ (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح =

قبرن زیرت

"زیرت قبور" عنوان کے تحت لکھیں۔ (ص ۱۱۱)

قراءت بلند آواز سے پڑھے

عید کی نماز میں امام کے لیے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔^(۱)

قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کھانا

عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرنے والے کے لیے عید کی نماز سے پہلے کھانا بعض کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ نہیں، لہذا دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جو مکروہ کہتے ہیں اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے اور جو کراہت کی نفی کرتے ہیں اس سے مراد کراہت تحریمی ہے۔^(۲)

(ص ۳۵۷) کتاب الصلاة، فصل فی مکروہات، ط قدیمی

⊞ حلی کبیر: (ص ۳۱۵) مکروہات الصلاة، ط عثمانیہ

⊞ الدر مع الرد: (۱/۶۵۴) کتاب لصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہ، ط سعید

(و یجوز بالقراءة کما ذکرہ فی فصل القراءة و صرح بہ فی البحر ھا (شامی ۲/۷۳، ۷۴)

کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

⊞ و یجوز بالقراءة کما ورد القل استعین عن النبی ﷺ بالجہر نہ وہ حرری الموارث من

النصر الاول الی یومنا هذا (بدائع الصانع ۱/۲۷۷) کتاب الصلاة، فصل وأما بان فسر

صلاة العیدین و کيفية أدائها، ط سعید

⊞ یشیدہ ۱/۵۰، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

(۲) (فی یوم البحر لا یطعم حتی یروح فی کل من اصحابہ (فی الکبریٰ الاکل قبل الصلاة

یوم الاضحیٰ هل هو مکروہ فیہ روینس و لصحارہ لا یکرہ لکن یستحب له ان لا یفعل

الناسخ حادیہ ۴/۴) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، من

یجب علیہ الخروج فی العیدین، ط (ادارة القرآن)

⊞ الہدیہ ۱/۵۰، کتاب لصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

⊞ لحوہ رد البزہ ۱/۱۱۳، کتاب لصلاة، باب صلاة العیدین، ط قدیمی

قربانی کے وقت سے

بقرہ عید کے موقع پر ہر ایک کے لئے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑا سب کے لئے مستحب یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے چھوٹے کھائیں اور عید کی نماز کے بعد قربانی کا گوشت پکا کر کھائیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید کے دن کچھ نہ کھاتے، یہاں تک کہ نماز کے بعد واپس آجاتے، اور جب واپس آتے تو اپنی قربانی میں سے کچھ کھاتے۔^(۱)

قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں عید کی نماز کا حکم الگ ہے،^(۲)

(۱) وبتدب تاخیر آكله عينا وإن لم يضح في الأصح (الدر مع الرد (۱۷۶/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

✓ مرآۃ المفاتیح مع الطحاوی (ص ۵۳۹، ۵۴۰) كتاب الصلاة، باب أحكام العیدین ط: لدینی
✓ عن عبد الله بن مريدة عن أبيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الأضحي حتى يصلي وقد استحب قوم من أهل العلم أن لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ثم ويستحب له أن يفطر على تمر ولا يطعم يوم الأضحي حتى يرجع (معارف السنن (۳۵۱، ۳۵۲) أبواب العیدین، باب في أكل يوم الفطر قبل الخروج، ط: سعید)

✓ عن ابن مريدة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الفطر لم يخرج حتى يأكل شيئا، وإن كان الأضحي لم يأكل شيئا حتى يرجع وكان إذا رجع أكل من كبده الأصح (السنن الكبرى للبيهقي (۲۸۳/۳) كتاب صلاة العیدین، باب ما يبرك الأكل يوم التمر حتى يرجع، ط: دائرة المعارف النظامية هند)

(۲) انب الأول فقد نص الكرخي على الوجوب فقال وتجب صلاة العیدین على أهل الأقطار كتب تحب الجمعة وهكذا روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى انه يحب صلاة العیدین على من تحب عليه صلاة الجمعة (بدائع الصانع (۱۱۲/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة العیدین، ط: وشيخه (۲۷۳/۱) ط: سعید)

✓ الدر مع الرد (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید



اور قربانی کا حکم الگ ہے، "انسان یا دوسرے پر موقوف یا شرط نہیں ہیں، جیسا کہ نماز کا حکم الگ ہے، اور روتے کا حکم الگ ہے، لہذا کوئی شخص قربانی، جب ہونے لے یا جو قربانی نہیں کرتا، تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، اور وہ قربانی کے ایام میں قربانی نہ کرنے کی وجہ سے متاثر ہوگا اور بعد میں یک بار ہی بڑے جانور کے ایک حصے کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہوگا، (۲) مگر اس کی وجہ سے اس کے ذمہ عید کی نماز ساقط نہیں ہوگی، اور ایسے آدمی کو عید گاہ جانے سے روکا جائے نہیں ہوگا، عجیب بات یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا واجب بھی نہیں بلکہ عید کی نماز سے پہلے تو قربانی کرنا ہی صحیح نہیں، (۳) ایسی صورت میں کسی شخص کو صرف اس گمان پر عید گاہ جانے سے روکنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ شاید عید کے بعد یہ قربانی نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر لے، اس لئے کسی کو عید کی نماز سے روکنے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

226

عن عمر بن الخطاب قال اذ صليت يوم الاضحى فاحذر فئت من هذه الاضحية على ان المراد بقوله تعالى فصل الربك واحمره صلوة العيد يوم النحر فئت على وجوبها اعلاء السنن (۸۴/۸۵) ابواب العید، باب وجوب صلوة لعیدین، ط: إدارة القرآن، (۱) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له سعة يوم يصبح، فلا يفترق مصلانا

فان العلامة طبري احمد العثماني رحمه الله تعالى اقول واحتج به لابي حنيفة على قوله بوجوب الاضحية اعلاء السنن ۱- ۲۱۵، كتاب الاضاحي باب وجوب الاضحية ط: إدارة القرآن، (۲) النسخ، النسخة على حر مسلم معاصر مؤسس (الدر مع الرد، ۲۱۳/۱، ۳۱۵) كتاب الاضحية، ط: سعيد

۱- ۲ مؤسس كتاب النسخة ومضت أيامها تصديق بها حية نادر (۲) تصديق (بقيتها على شرها ولا لعلها لممنه شرها ولا فالمراد بالقيمة قبعة شاة تحرى فيها (الدر مع الرد ۲۱۳/۲، ۳۲۰، ۳۲۱) كتاب الاضحية، ط: سعيد

(۳) اعلاء السنن ۱- ۲۱۲، كتاب الاضاحي، باب وجوب الاضحية، ط: إدارة القرآن (۳) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الضوأة ليعيد ومن ذبح بعد الضوأة لم يجد ثم سجد وأصاب به المسلمین =

قعدہ میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص عید کی نماز کے قعدہ میں سجدہ ہوئے وہ ران بھی شامل ہو جائے تو کہا جائے گا کہ اس کو بھی عید کی نماز مل گئی، لہذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر دو رکعت عید کی نماز کے طریقہ کے مطابق ادا کرے، اور نماز کا طریقہ ”عیدین کی نماز کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔^(۱)

قیم کی طرف لوٹنا

اگر کوئی امام عید کی نماز کی دوسری رکعت میں تکبیرات زوائد کہنا بھول گیا اور قراءت سے فارغ ہو کر سیدھا رکوع میں چلا گیا، اور لوگوں کے قعدہ دینے پر واپس قیم کی طرف لوٹ آیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں تکبیرات زوائد کہنے

قال الشيخ ظفر احمد العثماني رحمه الله تعالى اقول احاديث الباب داله على ان ابتداء وقت التوضيعة في حق اهل الامصار بعد الصلوة، لان الخطاب ليس بعام بل لاهل المدينة فقط (اعلاء السمع ۲/۲۹۹) كتاب الاصحاح، باب ابتداء وقت التوضيعة في حق اهل الامصار، ط: (ادارة القرآن)

واؤل وفيها بعد الصلوة ان دبح في مصر لدر المختار

(قوله واؤل وفيها بعد الصلوة الخ) فيه تسميح، اذ التوضيعة لا يختلف وفيها بالمصري وغيره، بل شرطها، فاؤل وفيها في حق المصري والغروي طلوع الفجر، الا انه شرط المصري تقديم الصلاة عليها، لعدم الجور وتفقد الشرط لا لعدم الوقت (شامی ۳/۱۸۶) كتاب الاصحاح، ط: معبد

(۱) اذا أدرك الإمام في صلاة العيد بعد ما تشهد لإمام قبل ان يسلم أو بعدما سلم قبل أن يسجد لسهر أو بعدما سجد للسهر ولم يسلم الإمام فإنه يقوم ويقضي صلاة العيد (الهدية ۱۵/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشديه

المحيط البرهاني (۵۰۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون صلاة العيدين،

نوع حر من هذا الفصل في المعرفات، ط: دار القرآن

المختار حانية (۶۳۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون، صلاة العيدين، نوع

آخر من هذا الفصل في المعرفات، ط: مكتبة زكريا ديوبند



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين





کے بعد دوبارہ رکوع کرے تاکہ نماز کی ترتیب صحیح ہو جائے، اور اگر تکبیرات زہد سے فارغ ہو کر دوبارہ رکوع نہیں کیا بلکہ سابقہ رکوع پر اکتفا کر لیا تو بھی نماز درست ہو جائے گی لیکن مناسب نہیں ہے۔^(۱)

قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم

اگر قید خانہ (جیل) شہر کے اندر ہے، اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سہولت ہے تو وہاں جمعہ اور عید کی نماز بھی ادا کرنے کی گنجائش ہے، باہر کے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا جمعہ اور عیدین سے منع کرنے کے لیے نہیں، بلکہ قانونی تحفظ کے لیے ہے اور یہ اذن عام کے منافی نہیں۔^(۲)

۱۔ ودکر فی کشف الاسرار، ابن لاماد، سہا عن التکبیرات حتی رکع فإنه یعود الی القیام بخلاف المسبوق، ترک الإمام فی الركوع فإنه یأثم بالتکبیرات فی الركوع کذا فی البحر الرائق، الفاری الہندیہ، ۱/۲۸۸، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، قیل، فصل، ط (رشیدیہ)۔
۲۔ إعادة الركوع لا تعد ایضا، فلو اذکر رجل فی الركوع الثانی کان مدرکاً لتک رکعة، حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، ۲/۲۸۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط مکیہ رشیدیہ کونہ،
۳۔ فلو عاد الی الصیام وقت ولم یعد الركوع لم تعد صلاته، لأن رکوعه قائم لم یرتقص البحر الرائق، ۴/۴۲۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط سعید۔

۴۔ لو رکع الإمام قبل ان یکبر فان الإمام یکبر فی الركوع ولا یعود الی القیام لیکبر فی ظاہر الروایہ فلو عاد یسعی الفساد (قرونہ) فلو عاد یسعی الفساد (تبع فیہ صاحب النہر وقد عمدت الی الیاء) رواہ النوادر علی نہ یقال علیہ ما قالہ ابن الہمام فی ترجیح القول بعدم الفساد فیما لو عاد الی السجود الأول بعد ما استتم قائماً بأن فیہ نقص القرض لأجل الواجب وهو وإن لم یحل فهو بالصحة لا یحل (لدرمع الرد، ۲/۱۷۷)، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید۔

۵۔ الدر مع الرد، ۲/۹۰۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط سعید۔
۶۔ (السامع لادن العام) فلا یبصر غلق باب القلعة لعدم ارعاده قبیمة لادن العام معرو لاهله وعلی لمح العدو لا المصی (قرونہ) ان فصرہ قلت ویسعی ان یکون محل الترفع ما اذا كانت لا تقم الا فی محل واحد، اما لو تعددت فلا، لأنه لا یتحقق التعویث کما أعاده التعیل (شامی، ۳/۱۵۲)، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید۔

۷۔ منہ الخائف علی المحر، ۳/۱۵۱، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے پتہ نہیں کھاتے تھے، نماز پڑھ کر عید گاہ سے واپس آنے کے بعد اپنی قربانی کے چائوری پکی ہوئی کلیجی کھاتے تھے، اس لئے بقرہ عید میں چاہے قربانی کرے یا نہ کرے۔ بہر صورت کچھ بھی کھائے بغیر عید کے لئے جانا چاہیے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے لئے نہ نکلتے جب تک کہ کچھ کھانا نہ لیتے، اور بقرہ عید میں آپ کچھ کھائے بغیر جاتے، اور واپس آ کر اپنی قربانی کی پکی ہوئی کلیجی کھاتے۔^(۱)

کھانا کھانا عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے

”عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔



عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد کھجور، چھوہارے، وغیرہ

کچھ کھا کر جانا سنت ہے۔

(۱) عن ابن ہریرۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الفطر ثم یخرج حتی یماکل شیئاً، واداکان الاضحی لم یماکل شیئاً حتی یرجع، وکان اذا رجع اکل من کبد اصحبہ (المسنن الکبری للبیہقی (۲/۲۸۳) کتاب صلوة العیدین، باب ما یشترک الاکل یوم النحر حتی یرجع، ط: دائرة المعارف النظامیۃ الہند)

(۲) معارف السنن (۳/۴۵۱-۴۵۲) ابواب العیدین، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، ط: سعید.

(۳) تصانیل الارباب للبیہقی (ص ۴۰۶) رقم الحدیث ۵۰۲، باب فی فضل یوم النحر، ط: مکتبۃ المختار.



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر سے کچھ پہلے چھوہارے کھا کر جاتے، اور آپ طاق عدد میں کھاتے۔^(۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے سے پانے سے پہلے پٹھ کھا لیتے، اور لوگوں کو اسی کا حکم فرماتے۔^(۲)

—

گوشت

”قربانی کے گوشت سے کھانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۰۵)

(۱) عن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحدو يوم الفطر حتى يأكل تمرين ويأكل لبن وتراً (مشكوة المصابيح (ص ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العيد، ط القدسي)

(۲) صحيح البخاري (۱۳۰/۱) كتاب صلاة العیدین، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ط القدسي

(۳) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطعم يوم الفطر قبل أن يحدو ويأمر الناس بذلك (المعجم الأوسط للطبرانی (۳/۳۸۳) رقم الحديث ۳۵۰۴ باب الفرس، من أسماء الله، ط دار الحرمین، القاهرة)

(۴) مجمع الزوائد (۵/۴۹۰) رقم الحديث ۳۲۱۰، أبواب العیدین، باب الأكل يوم العيد قبل الخروج، ط مكتبة القدسي، القاهرة

لشخی پاتھ میں رہنا، طلبہ میں

”عصا لینا خطبہ عید میں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۰۰)

لباس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عمدہ، خاص اور بہتر لباس زیب تن فرماتے، اور یہی مستحب بھی ہے، آپ ہر سال نیا جوڑا جیسا کہ آج کل بنانے کا رواج ہے نہیں بناتے تھے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا رکھا رہتا، جیسے ہر سال عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں استعمال فرماتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال عید کے موقع پر نیا جوڑا نہیں خریدتے تھے، جیسا کہ آج کل لوگوں میں رائج ہے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا رکھا رہتا جسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں استعمال فرماتے تھے۔^(۱)

(۱) عن ابی جعفر عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة لأحمر في العیدین والجمعة ثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة حمراء في كل عيد (السنن الكبرى (۳/۲۸۰) كتاب صلاة العیدین . باب لربدة للعید . ط دائرة المعارف النظامية هند)

(۲) مجمع الزوائد (۲/۱۹۸) رقم الحديث ۳۲۰۸، أبواب صلاة العیدین . باب اللباس يوم العید . ط مكتبة القدسي قاهرة .

(۳) تنقيح الجبر (۲/۱۹۶، ۱۹۳) كتاب صلاة العیدین . ط دار الكتب العلمية



کے روز پائے۔

عید کے دن ایک دوسرے و مبارک باد پانا جائز ہے اور یہ حتیٰ کہ کرام سے ثابت ہے۔

ابن عمر الانصاری ذکر کرتے ہیں کہ وہ عید کے دن حضرت عائشہ (جو حجابی ہیں) سے ملے تو فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد بن مسعود سے کہا کہ انہوں نے کہا: "تَقْبِلُ اللّٰهُ مَا وَ مَسْك" ^(۱)

کبیری میں ہے کہ حضرت ابو مامرہ باہلی، حضرت عائشہ بن ابی اسحق سیدنا سعد بن مسعود کہہ کرتے تھے اسی طرح لیث بن سعد سے بھی "تقول ہے، ہمارے احناف کے یہاں بھی اس کی کوئی کراہت نہیں ہے۔ ^(۲)

کشف الغمہ میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام عید کی نماز سے لوٹتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے "تَقْبِلُ اللّٰهُ مَا وَ مَسْك" اور اسی طرح وگ حضرت عمر بن

(۱) عن حبيب بن عمر الأنصاري قال حدثني أبي قال لقبت عائشة يوم عيد فقلت تقبل الله ما و مسك، فقال نعم، تقبل الله ما و مسك (مجمع الزوائد ۲/۲۰۶) ولم يحدث ۳۲۵۵ أبواب العید، باب التهنئة بالعيد ط مكتبة القدسي قاہرہ

(۲) واحتلف في قول الرجل لغيره يوم العيد تقبل الله ما و مسك، روى عن أبي أمامة الباهلي وأئله ابن الأسيح انهما كانا يقولان ذلك قال ابن حجر اسناد حديث أبي حنيفة و روى مثله عن ليث بن سعد ذكر هذه المسئلة في القية، واحتلف العلماء فيها ولم يدكر الكراهة عن أصحابنا ولا ظهر انه لا بأس به لما فيه من الأثر (حسن كبرى) (ص ۳۹۳) فصل في صلاة العید، فروع ط نعمانید

السكن الكرى للبهني ۳۱ ۴ ۳ كتاب صلاة العید، باب ما روى في قول الناس يوم العيد بعضهم لبعض تقبل الله ما و مسك، ط دائرة المعارف النظامية هد

مذہب اور ملت کے لئے جو کام ہو اس میں ہرگز کوتاہی نہ کرنا ہے۔

مَسْبُوق پر تکبیر تشریق . سب سے

مَسْبُوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے بعد تکبیر تشریق کہے، اگر امام نے تکبیریں چھوڑ دیں یا بھول گیا پھر بھی تکبیر کہے۔^(۱)

مَسْبُوق عید کی نماز کس طرح پوری کرے

اگر عیدین کی نماز میں کسی کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو وہ امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلے ثناء، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، سَمِعَ اللّٰهُ اَمْرَ حَسَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، پھر تین تکبیرات زواہ کہہ کر رکوع کرے، اور بقیہ نماز پوری کرے۔^(۲)

۱۔ شرح بہار جو مدفوع و ذکر الإمام السرخسی ان الصحيح من مذهب أبي حنيفة جو راجع فی مصر واحد فی مسجدین و اکثر وہ ناخذ (البحر الرائق ۱۴۲/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعید

۲۔ ندر مع الرد (۱۰۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۱) (۱) ذکر واجب علی المسبوق و یکبر بعد عاقصی ما فاتہ (الہدیۃ ۵۲/۲) کتاب الصلاة الباب السابع عشر: فی صلاة العیدین، ط: وحید

۲۔ المسبوق هل یأتی تکبیرات التشریق اذا فرغ من صلاته لا شک ان علی قول ابی یوسف و محمد یأتی به اما علی قول ابی حنیفہ ان قبل یأتی به لله وجه لانه مفرد من وجه منایع الامام من وجه والتکبیرات وحت علیہ بالشروع مع الإمام فلا یسقط بالشک (النار حاشیہ ۱۰۵۶، ۱۰۶) ط: کتاب الصلاة، الفصل السابع والعشرون فی تکبیرات اہام التشریق ط: إدارة القرآن

۳۔ البحر الرائق (۱۶۵، ۱۶۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

۴۔ شامی (۱۰۳۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۲) (۲) (۱) اس پر کہہ، یسندی فی قصتها بالقراءة، ثم یکبر، لانه لو بدأ بالتکبیر والی میں التکبیرات ولم یقل به احد من الصحابة، فیراق وی الإمام علی ابی ابی طالب رضى الله تعالى عنہما اولی، وهو مخصوص لقولهم المسبوق بقصی اول صلاته فی حق الادکار (حاشیہ الطعطارى علی مرقی الفلاح (ص ۵۳۴) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط: قدیمی) =



• بدعت ہے۔ اس سے امام کے سامنے سلام پڑھنا بدعت تشریفاتی ہے۔
 اگر مسبوق سے پہلے امام کے ساتھ امام پڑھنے سے بعد یہ تشریفاتی ہے
 تو نماز فاسد نہیں ہوتی، مگر اپنی بقید رخصت پوری کرنے کے بعد پھر دوبارہ۔۔۔ (۱)
 اور سلام پھیرنے کے بعد پھر سے تکبیر تشریف کہنا بہتر ہے۔ (۲)

مسجد کا فرش

مسجد کا فرش، چٹائی وغیرہ عید گاہ میں بچھا نا درست نہیں۔ (۳)

۱۔ ولو سبق بركعه، بقرائم يكبر لتلا يتوالى لتكبير (قوله لتلا يتوالى التكبير) اي لانه اذا
 كبر قبل القراءة وقد كبر مع الإمام بعد القراءة لزم توالى التكبير في الركعتين قال في
 البحر ولم يقل احد من الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ولو بد، بالقراءة بتسير فعله موافق لقول
 علي رضي الله تعالى، فكان أولى، كذا في المحيط، وهو مخصوص لقوله ان المسبوق يلتصق
 بآذان صلاته في حق الادكار (الدر مع الرد (۴/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد)
 البحر الرائق (۴/۲۸۲) كتاب الصلاة، باب العيدين ط رشديه، و (۲/۱۶۱) ط سعيد
 الشارح حاشية (۲/۴۵) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين،
 نوع يتعلق بتكبيرات العيد، ط، إدارة القرآن.

(۲) (قوله لاتفسد) لانه ذكر، وعن الحسن يتبعه كما في المجتبى ولا يعيده بعد الصلاة
 (الدر مع الرد (۲/۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط سعيد)
 وذكر في المنقذ ان المسبوق اذا سلم مع إمامه، وكثر تكبير التشريق أيام التشريق مع
 إمامه سجد عليه السهو (حاشي كبرى (ص ۳۰۲) فصل في سجود السهو، ط مصابيه كونه)
 (۲) ولو كبر مع الإمام لاتفسد (قوله لاتفسد) وهل يعيده الظاهر نعم لو فرعه منه في غير
 محله (حاشي على الدر (۱/۳۵۷) صلاة العيدين، ط رشديه)
 (۳) القسري على أن المسجد لا يعود ميراثاً، ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر (شامی
 (۲/۳۵۹) كتاب الوقف، مطلب فيما لو خرب لمسجد أو غيره، ط سعيد)
 البحر الرائق (۵/۲۵۱) كتاب الوقف، فصل ومن بنى مسجداً، ط سعيد
 ولا يجوز إعادة أدواته لمسجد آخر (الأنشبه والنظائر مع الحموي (۲/۱۳) القاعده
 ۳۷، القول في أحكام المسجد، ط، إدارة القرآن)

مسجد میں عید کی نماز
مسجد میں عید کی نماز کا سہارا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا عید کی نماز مسجد میں نہ پڑھنے کا یہ نہیں ہے۔ مسجد میں عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ مسجد میں عید کی نماز نہ پڑھنے کا یہ ہے۔ مسجد میں اتنی جگہ نہیں تھی کہ سارے لوگ ایک ساتھ نماز پڑھ سکیں اس لیے مسجداں یا محلات عید کی نماز پڑھتے تھے۔^(۱)

مسنون عمل عید گاہ جانے سے قبل

”عید گاہ جانے سے قبل مسنون عمل“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (حصہ ۲: ۲۰۰)

مضافہ

عید کی نماز کے بعد مضافہ کرنا جائز ہے، البتہ اس کو لازم سمجھنا یا ثواب سمجھ کر

۱۔ والخروج إلى الجبانه لصلاة العيد وإن كان يسمعون المسجد الجامع وعلى هذا عامة المشايخ، وبعضهم قالوا: الخروج إلى الجبانه ليس سنة وإنما يتعارف الناس ذلك لصلى المسجد وكثرة الرحام والصحيح ما عليه عامة المشايخ، وفي الخلاصة والخروج المصلين يمكن (التأخرانية ۸۹/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین شروط صلاة العیدین ط۔ (إدارة القرآن)

❏ شامی (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط۔ معید

❏ الہندیہ (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط۔ رشیدیہ

❏ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فأول شيء يدا به الصلاة ثم يصرف (صحيح البخاري ۱/۱۳۱)

❏ كتاب العیدین، باب الخروج إلى المصلى، ط۔ قدیمی

❏ وذلك إلى الخروج إلى الصحراء لصلاة العيد، الفصل من صلاحها في المسجد لمراعاة النبي ﷺ على ذلك مع فصل مسجده (فتح الباری ۵۷۲/۲) كتاب العیدین، باب الخروج إلى المصلى، ط۔ قدیمی

کرنا صحیح نہیں۔^(۱)

معانقہ

عید کی نماز کے بعد معانقہ کرنا منع نہیں، البتہ لازم سمجھ کر کرنا درست نہیں۔^(۲)

مشادات

عیدین کی نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں جمع کی طرح، قسم کی ہیں ایک تو وہ چیزیں ہیں جن سے عام نمازیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں، اور دوسری قسم فاسد کرنے والی چیزیں وہ ہیں جن سے صرف جمعہ اور عیدین کی نمازیں فاسد ہوتی ہیں، اور وہ یہ ہیں۔
۱۔ عیدین کی نماز کے دوران عیدین کے مخصوص وقت کا نکل جانا۔

۲۔ عیدین کی نماز کے دوران جماعت کی مخصوص تعداد کا فوت ہو جانا یا

(۱) وقد صرح بعض علمائنا وغيره بکراهة المصافحة المعتادة عقب الصلوات مع ان المصافحة سنة وما داک لا لکونها له تزلزل فی خصوص هذا الموضع لاسیما طیبة عیبا فیہ توهم المعوام بانها سنة فیہ (شامی ۴/۲۳۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمرۃ، مطلب فی دلی المیر، ط، سعید

لا یقل فی نیی المحارہ عن المنعظ أنه مکروه المصافحة بعد أداء الصلاة بکل حال لأن المصافحة ما صلیحوا بعد أداء الصلاة ولأنها من سنن الرواکی (شامی ۱/۳۸۱) کتاب المحظر والإباحۃ، باب الاستبراء وغيره، ط، سعید

طحاوی علی المرافی (ص ۵۳۰) کتاب الصلاة، باب احکام العیدین، ط قدیمی
ح أن من اصبر علی أمر مذوب وجعله عزمًا ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشیطان من الاصلان فکیف من اصبر علی مدعه او مکر (مرقاۃ المفاتیح ۳/۳۶۳) تعجب رلم
محدث ۹۴۹، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی التہجد، الفصل لاؤن، ط قدیمی

(۲) وقد صرح بعض علمائنا وغيره بکراهة المصافحة المعتادة عقب الصلوات مع ان المصافحة سنة شامی (۲/۲۳۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمرۃ، مطلب فی دلی المیر، ط، سعید

ح حاکم متقی (۳۰۴۳) باب الصلاة، پناہ نماز عیدین، عزائم عید کے دن گلے ملنا رسم ہے، در
الاشاعت کراچی۔

انظر الحاشیة المتقدمة آنفاً



کم ہو جاتا۔

پہلی قسم کے مفسدات کی وجہ سے اگر عیدین کی نماز فاسد ہو جائے تو اس سے دن عید کی نماز دوبارہ پڑھ لیں، اور دوسری قسم کے مفسدات پیش آنے سے بعد نماز ساقط ہو جائے گی۔^(۱)

مقتدی نماز میں اس وقت شامل ہو واجب امام تکبیرات کی ابتدا سے پہلے تھا اگر مقتدی عید کی نماز میں اس وقت شامل ہو واجب امام تکبیرات کی ابتدا سے پہلے تھا تو مقتدی اسی وقت تکبیرات کی ابتدا کہہ لے۔^(۲)

مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا۔
اگر مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر مقتدی قیام میں تکبیر زوائد کہہ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے بہتر درجہ قیام میں

(۱) اذا فسدت أو فاقبت عن وقتها فكل ما يفسد سائر الصلوات وما يفسد الجمعة بعد صلاة العیدین من خروج الوقت في خلال الصلاة أو بعدما فقد قدر الشهد و قوت الجماعة عن التمام غير أنها اذا فسدت بعد يفسد به سائر الصلوات من الحدث العمد وغير ذلك يسبق الصلاة عن شر الطهارة وان فسدت بخروج الوقت أو فاقبت عن وقتها مع الإمام سقط ولا ينعقد عدا (مدامع الصانع (۱/۲۷۹) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يفسد ويمنع حكمها (صلوة العیدین) ط سعید

بحر الرائق (۲/۴۶۳) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط دار الكتب العلمية
۲، ولو ان رجلاً دخل مع الإمام في صلاة العید في الركعة الأولى بعد ما كثر الإمام فدخل معه وهو في السجدة لم يأنه يكرر برأى نفسه في هذه الركعة حال ما بعث الإمام (الهدية، ۱)
۳، كتاب الصلاة، باب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشيدية
۴، لم يجمع الرد (۲/۴۷۴) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
۵، البحر الرائق (۲/۴۹۱) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

تکبیر نہ کہے بلکہ وہ امام کے ساتھ رکوع کرے، اور رکوع میں تکبیرات زوائد کہہ لے،
اور ہاتھ نہ اٹھائے، پھر اس کے بعد رکوع کی تسبیح پڑھے۔^(۱)

مزید "رکوع میں تکبیرات عید" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۴۶)

مستند یوں کا انتظار کرنا

اگر عید کی نماز کا وقت پہلے سے متعین ہے تو متعینہ وقت پر ہی عید کی نماز کھڑی
کر دینا چاہیے، ورنہ تاخیر کرنے کی صورت میں لوگ نماز کے لیے کم آئیں گے، یا بد
ظن ہو جائیں گے۔

۲۵۵

ہاں اگر کسی وجہ سے لوگ مقررہ وقت پر عید کی نماز کے لئے نہیں آسکیں تو اس
صورت میں زوال سے پہلے پہلے تک نمازیوں کے آنے کا انتظار کرنے میں کوئی
مضائقہ نہیں ہے۔

اور اگر عید کی نماز کے لئے پہلے سے وقت متعین نہیں تو اس صورت میں لوگوں
کے آنے کے لئے انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔^(۲)

(۱) ومن أدرك الإمام راكعاً في صلاة العيد فحسب أن يرفع رأسه بركع ويكبر في ركوعه
(البحر الرائق (۶۱/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

☞ لہدیہ (۱۵۱/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ
☞ شامی (۷۳/۴) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

☞ ولو انتهی رجل إلى الإمام في الركوع في العیدین، فإنه يكبر الافتتاح فأنه، فإن أمكنه أن
يأتي بالتكبيرات ويدرك الركوع فعل، ويكبر على رأيه نفسه، وإن لم يمكنه ركع واشغل
بالتكبيرات ولا يرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد في الركوع (لہدیہ (۱۵۱/۱) کتاب
الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ)

☞ شامی (۱۷۵/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۲) وقتہا من الارتعاع فدر مع فلا تصح قبلہ إلى الروال بسقط نهاية (الدر مع الرد
(۱۷۱/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

☞ عروا في الملاح مع الطحطاوي (ص ۵۳۲) کتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط قدیمی
☞ لہدیہ (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط رشیدیہ



۔ قرآن

کسی مسلمان سے ملاقات کرنی ہو تو پہرے سے خوشی اور بشاشت کا اظہار کیا جائے۔^(۱)

منبر عید گاہ لے جانا

عید کی نماز ادا کرنے کے لئے عید گاہ جاتے وقت منبر ساتھ لے جانا سنت کے خلاف ہے، ہاں اگر عید گاہ میں مستقل طور پر منبر نصب ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر بیٹھ کر عید کا خطبہ دیا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں منبر کے بغیر خطبہ دینا جائز ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے بغیر خطبہ نہ دیتے۔^(۲)

مہندی لگانا

عید اور بقرہ عید کے موقع پر عورتوں کے لئے اہتمام کے ساتھ مہندی لگانا

- (۱) وندب کومہ من طریق آخر و اظہار ابشاشۃ (الدر مع الرد (۱۶۹/۲) کتاب الصلاة . باب العیدین . ط سعید)
- (۲) ربطہ البشاشۃ فی رحمہ من یلقاہ من المومنین (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ، ص ۵۳۰) کتاب الصلاة . باب احکام العیدین . ط قدیمی)
- (۳) البحر الرائق (۱۵۶/۴) کتاب الصلاة باب العیدین . ط سعید
- (۴) ولا یجوز السیر فی العیدین ، لما رو بہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یعمل ذنک ، ولہ صبح ابہ کان یحطب فی العیدین علی ہاتھ ، بدائع الصانع (۲۸۰/۱) کتاب الصلاة ، الفصل لیماء یسحب فی یوم العید . ط سعید)
- (۵) المسحط الرحاسی (۶۱/۶۳) کتاب الصلاة الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین . ح احمر فی بیان شرائطہا . ط ادارۃ القرآن
- (۶) النقا وخانیۃ (۶۱۲/۲۶) کتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین ، ط مکتبہ رکز دہلوی





صرف جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ ازواج و عورتیں ایسا نہیں کرتیں۔
 نکالی گئیں۔

ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں
 (عید کے ایام میں) شہداء کے بعد مہندی نکالتی تھیں۔^(۱)

حضرت طاووس اپنی تمام عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ ہاتھ پیر میں مہندی
 لگائیں۔^(۲)

ایشی چیز

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھانا، یا کوئی میٹھی
 چیز کھانا سنت ہے۔^(۳)

امید ان میں عید کی نماز پڑھنا

”یارک میں عید کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۸)

(۲۰۱) ابن طاروس کا لایندع حریرۃ نہ سوداء ولا غیرھا الا امرھن فی بعض ابدیہن وارحبھن
 لیوم الفطر ویوم الاضحی بقول یوم عید عن ابن جریج قال احیرت ان ارواح النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کان یحضر بعد العشاء الاخرة الی الصبح (المصنف بعد الرقاق ۳۳۲/۳)
 ۳۳۳ رقم الحدیث ۵۸۵۱، ۵۸۵۲ کتاب صلاة العیدین، باب الیوم یوم العید ط

الکتب الاسلامی

(۳) وندب یوم الفطر ان یطعم الفقراء بالنس علی اللہ علیہ وسلم ویسحب کون ذلک المظہوم
 حذوا واما ما یفعلہ الناس فی زماننا من جمع العمر مع النس والفقیر علیہ فلیس لہ اصل فی السنۃ
 (البحر ۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید، (۲/۲۷۷) ط دار الکتب العلمیۃ

(۳) المد مع الرد: (۱۹۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

امروا فی الفلاح (ص ۹۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط دار الکتب العلمیۃ

24

عیدین کے مسائل

۴

نشہ کی حالت میں عید گاہ میں آئے

جو شخص نشہ کی حالت میں عید گاہ میں آئے، اور لوگوں کو بدبو کی وجہ سے تکلیف ہو، تو ایسے شخص کو اگر لوگ نکالنا چاہیں تو نکال سکتے ہیں۔^(۱)

آنفل نماز عید کے دن

”عید کے دن نوافل“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۱)

نماز شروع کرنے کے لیے انتظار کرنا

”انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۱)

نماز عید اور جنازہ جمع ہو جائیں

”عید کی نماز جنازہ کی نماز پر مقدم ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۸)

نماز عید دو بارہ پڑھنا

اگر کوئی شخص سعودی عرب میں عید کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مثلاً پاکستان آیا اور اگلے دن پاکستان میں عید کی نماز ہو رہی ہے، تو مذکورہ شخص نفل نماز کی نیت سے

(۱) واکل محو نوم و جمع منہ، وکلا کل مؤذولو یفسقہ (قوله واکل محو نوم) ای کھل و محو ممالہ و اتحة کریہۃ، للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان اکل الترم و البصل المسجد، و لا یخص بمسجد علیہ الصلاة والسلام، بل الكل سواء لروایۃ مساجدنا بالجمع، و ایضا ہذا علی ان ادی المسلمین و ادی الملائکۃ (الترم مع الرد (۱/ ۶۶۱) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، و ما یکرہ فیہا، مطلب فی الفرس فی المسجد، ط سعید)

الحلی الکبیر (ص: ۵۲۶) فصل فی احکام المسجد، ط قدیمی

الطحطاوی علی الدر (۱/ ۲۷۸)، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، قیل باب التور والوافل، ط: رشیدیہ



عید کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے۔ یہ باکراہت جائز ہے۔

قادی سراجیہ میں ہے کہ جب کوئی شخص ایک شب میں میدان نماز پڑھتا ہو دوسرے دن دوسری جگہ پہنچے وہاں عید کی نماز ہو رہی تھی اس میں شامل ہو کر دوسرے عید کی نماز پڑھی تو نماز صحیح ہے، مکرر نہیں ہے۔^(۱)

نماز عید دو جگہ پر پڑھنا

عید کی نماز ایک ہی جگہ پر پڑھنا زیادہ بہتر ہے، تاہم مذکر کی وجہ سے ایک سے زائد جگہ پر عید کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اگر ایک جگہ پر عید کی نماز پڑھنے میں فتنہ و فساد کا خوف ہو تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا ہی بہتر ہے تاکہ مسلمانوں میں انتشار نہ ہو۔^(۲)

243

بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۱۹۶

الحج

(۱) إذا صلى العيد في بلدة، ثم انتقل من البلد إلى قوم يصلون العيد ببلدة أخرى، فصلى معهم لم يكره (الفتاوى السراجية (ص ۱۸) كتاب الصلاة، باب العیدین، فصل، ط: سعید)

(۲) ولزدي صلاة العيد بمصر واحد بمواقع كثيرة اتفاق (الفرع الجديد: ۱۷۶/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید

(۳) عن أبي إسحاق "ان عليا رضي الله تعالى عنه امر رجلا، فصلى بصفة الناس يوم العيد في المسجد ركعتين" قال الشيخ ظفر احمد العثماني رحمه الله تعالى "وان نظرا إلى انه لم يثبت ما يصح صريح من التعدد، فلا يظهر الجواز مطلقا، والعيد له مواء، إلا انه يستحب ان لا تؤدي بغير حاجة إلا في موضع واحد خروجا من الخلاف (اعلاء السنن ۹۰/۸) وفي الحديث ۲۰۸۴، أبواب الجمعة، باب تعدد الجمعة، ط: إدارة القرآن)

(۴) ونحو إقامة صلاة العيد في موضعين، وأما إقامتها في ثلاثة مواضع، فقد محمد رحمه الله تعالى بحور (المسألة ۱۴۹/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في العیدین، ط: رشيد

(۵) بدائع الصانع (۵۸۷/۱) كتاب الصلاة، شرائط الجمعة، ط: رشيد

(۶) بحور تعدداتها في مشر واحد في موضعين وأكثر اتفاقا (البحر الرائق: ۴۸۳/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: رشيد، و (۱۲۲/۲) ط: سعید

نماز عید اور مسنون

”عید کی نماز اور مسنون کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۸۱)“

نماز عید سے پہلے تکبیرات تشریق پر ہمان

”عید کی نماز سے پہلے تکبیرات تشریق پڑھانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۸۱)“

نماز عید کا وقت

”عید کی نماز کا وقت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۸۱)“

نماز عید کا وقت مقرر کرنے کا معیار

عید کی نماز کا وقت ایسا ہونا چاہیے کہ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر مسنون طریق سے تیاری کر کے عید گاہ پہنچ جائیں۔^(۱)

نماز عید کو مؤخر کرنا

”عید کی نماز کو مؤخر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۸۱)“

نماز عید کے بعد تکبیرات تشریق

عید الاثنیٰ کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق بلند آواز سے کہنی چاہئیں، اسی پر

۱۔ وقتها من ارتفاع الشمس الى زوالها اما الاستداء فلا نه عبود السلام كان يصلي بعد الشمس على عید، مع او معین۔ واستعد منه انها لا تصح قبل ارتفاع الشمس معنی لانه لا تكون صلاة عید من قبل محرم۔ وبسبب ان يكون حروجه بعد ارتفاع قدر مع حنی لا يحتاج الى انتظار القوم۔ البحر الرائق (۱/۶۰۴) کتاب الصلاة باب العیدین، ط سعید (۱/۱۶۲) شامی (۱/۱۶۲) کتاب الصلاة باب العیدین، ط سعید۔
۲۔ مرقی المفصل مع الطحطاوی (ص ۵۲۴) کتاب الصلاة باب احکام العیدین، ط قدوسی

نماز عید کے بعد دعا مانگنا

"دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۳-۱۰)

نماز عید متعدد جگہوں پر

"شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۱-۱۰)

نماز عید میں بعد میں شریک ہوا

245

☆ اگر امام نے عید کی نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر تین تکبیرات زوائد کہہ کر قراءت شروع کی، اس کے بعد ایک آدمی آیا اور وہ نیت باندھ کر جماعت میں شریک ہوا، تو وہ تکبیر تحریرہ کے بعد فوراً تکبیرات زوائد کہے، پھر اس کے بعد ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑا رہے، اور باقی نماز امام کے ساتھ مکمل کرے۔^(۱)

☆ اور اگر دوسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد

(۱) (قولہ عقب کل فرض، عسی) شمل الجمعة وخرج به الواجب كاللزم والعیدین والعید
وعند البلخیون یکبرون عقب صلاة العید لأدائها بجماعه كالجمعة، وعليه توارث المسلمین،
فوجب اتباعه ولا بأس به عقب العید؛ لأن المسلمین توارثوه، فوجب اتباعهم وعقب
البلخیون (لزم مع الرد (۱۷۹/۲، ۱۸۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)
(۲) ولو کثر عسی أضر صلاة العید، لا بأس به؛ لأن المسلمین توارثوا هكذا، فوجب ان یتبع
توارث المسلمین (البحر الرائق (۱۶۵/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعید)
(۳) علاء السنن (۱۴۹/۸) أبواب العیدین، باب التکبیرات الشریقی وأنها لا تجب ایضاً، ط
إدارة القرآن

(۱) (وسو، درک) المنونم (والإمام فی القيام) بعد ما کبر (کبر) فی الحان (الزم مع الرد
(۱۷۹/۲، ۱۸۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

(۲) یتدیه (۱) (۱۵۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

(۳) البحر الرائق (۱۶۰/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

عیدین کے مسائل کا خلاصہ

246



فوت ہونے والی رحمت اللہ علیہ نے اپنے لئے اسے چاہے، اور ثناء، تحفہ، تسمیہ، اور سہرا
فاتحہ پڑھے، ولا الصلوات علی عبد آمین کہے، پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا
کوئی سورت طائے، پھر رکوع سے پہلے تین تائیدیں راندے، پھر رکوع میں چاہے،
اور بقیہ نماز اپنے طریقہ سے پوری کرے۔^(۱)

نماز عید میں سہرا کا حکم

”عید کی نماز میں سہرہ نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۹۲)

نماز عید نہیں ملی

”عید کی نماز نہیں ملی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۹۴)

نماز عید واجب کی نیت سے پڑھے

”عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۹۳)

نماز عیدین کے واجبات

”واجبات“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۲۴۹)

نمازی خطبہ کے دوران بلند آواز سے تکبیر نہ کہیں

”خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص ۱۲۶)

(۱) ولو سبق بركعة لم يكبر ثلایة والی التكبير (قوله ثلایة والی التكبير) ای لانه اذا تكبر
قبل القراءة وقد كبر مع الإمام بعد القراءة لم توالی التكبير اب فی الركعتین ولم یقل به
احد من الصحابة (الدر مع الرد) (۱۸۴/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید
(۱) (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی صلاة العیدین، ط
ادارة القرآن

۱، الهدیة (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط رشیدیہ

نمازیوں کا انتظار کرنا

۱. سال میں عید کی نماز کے دو مواقع آتے ہیں کہ بے نمازی بھی اس میں شرکت کرتے ہیں، ضعیف، بیمار اور معذور بھی ہوتے ہیں، عید کی نماز فوت ہوگئی تو بڑی برکتوں سے محروم رہیں گے، لہذا امام اور حاضرین کو چاہیے کہ غلات نہ کریں، مقررہ وقت کے بعد بھی پانچ سات منٹ ٹھہر کر نماز شروع کریں۔

البتہ جو لوگ آخری وقت میں آنے کے عادی ہیں اور ان کو حاضرین کی تکلیف کا احساس نہیں ہے اور اپنی نماز کی بھی فکر نہیں ہے، اس طرح اپنا انتظار کراتے ہیں، ایسے غافل، کامل، اور ست لوگوں کا انتظار کرنا مناسب نہیں۔^(۱)

نمکین اشیاء

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد بکجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے، بعض علاقوں میں عید الفطر کے دن نمکین اشیاء بنانے کا رواج ہے، یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، مگر ناجائز بھی نہیں ہے، اس لئے میٹھی چیز بنانے کو ترجیح دینی چاہیے۔^(۲)

(۱) ويستحب ان يَكُونُ خُرُوجُهُ بَعْدَ ارْتِفَاعِ قَدْرِ رَمَحٍ حَتَّى لَا يَحْتَاجَ إِلَى اتِّظَارِ الْقَوْمِ • وَلِي عِيدِ الْفِطْرِ بِزُخْرِ الْخُرُوجِ قَلِيلًا كَبِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَمْرٍو بْنِ حَرَمٍ عَجَلُ الْاضْحَى وَاعْتَمَرُ الْفِطْرِ (البحر الرائق (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید)

المدرع الرد (۱۷۱/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید

مرا فی اقلا مع الطحاوی (ص ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط قلیبی

نمکین اشیاء

(۲) وسبب يوم الفطر ان يطعم الله بالنبي صلى الله عليه وسلم • ويستحب كون ذلك المطعم حلوا واتا مذهبنا من جمع الشعر مع اللب والتمر عليه فليس له اصل في السنة (البحر (۱۵۸/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید، (۲۷۷/۲) ط دار الكتب العلمية)

المدرع الرد (۱۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط سعید =

نواب کا نام لینا خطبہ میں

”خطبہ میں نواب کا نام لینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۰، ۱۲۱)

نہی عن المنکر کرنا خطبہ کے دوران

”خطبہ کے دوران نہی عن المنکر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۰، ۱۲۱)

انیا جوڑا

عید کے موقع پر ہر سال نیا جوڑا بنانا سنت نہیں ہے، اس لئے اس کو لازم نہ

سمجھیں، البتہ عید کے دن عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر لباس پہنتا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال نیا جوڑا نہیں سلواتے تھے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا

رہا رہتا جسے عیدین میں استعمال فرماتے تھے۔^(۱)

= [مراقی العلاج (ص ۱۹۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط دار الکتب العلمیہ

(۱) عن امی حمیر عن حابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس بردۃ الاحمر فی

العیدین (الحمیر) نا حمیر بن محمد عن امیہ عن حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یبس بردۃ خمر فی کل عید (لسن الکبریٰ (۲۸۰/۳) کتاب صلاة العیدین، باب ابرہہ

للعید، ط دائرة المعارف النظامیہ ہند)

کتاب مجمع الروائد (۱۹۸۴) رقم الحدیث ۳۲۰۸، ابواب صلاة العیدین، باب اللباس یوم

العید، ط مکتبۃ المدین قاهرہ۔

= [مدحیہ الحبر (۱۹۲۰، ۹۲۰) کتاب صلاة العیدین، ط دار الکتب العلمیہ

243
بہارِ نبوی
جلد ۱۰
صفحہ ۲۴۳

واجبات

عید کی نماز کے سارے احکام بقیہ نمازوں کی طرح ہیں۔

ایسے ہیں جو عام نمازوں سے راند ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ عیدین کی نماز میں جماعت ضروری ہے، اور مسلمانوں کے ہر مسلمان پر ہے۔

آدمی کافی ہیں۔^(۱)

۲۔ عیدین کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا ضروری ہے۔

۳۔ عیدین کی نماز میں ہر رکعت کے اندر تین تکبیریں ہونی چاہئیں۔

وضو کے بغیر عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی قربانی کا کیا ہوگا؟

اگر امام نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھا دی، اس کے بعد بعض لوگوں نے قربانی کر لی، زوال کے بعد معلوم ہوا کہ امام صاحب نے عید کی نماز وضو کے بغیر پڑھا دی ہے، اس صورت میں جن لوگوں نے قربانی کر لی ہے، ان کی قربانی درست ہوگئی، مگر اگلے دن اشراق کا وقت ہونے کے بعد زوال سے پہلے پہلے عید کی نماز دوبارہ ادا کریں اور اگر زوال سے پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ امام نے بے وضو

(۱) الحنفیہ قالوا: صلاة العیدین واجبة فی الاصح۔ ویستی ایضا عدد الجماعة فان الجماعة

فی صلاة العیدین یواحد مع الإمام (کتاب الفقه علی المذاهب لأثره، ۳۳۵، ریلی)

مشروغہ صلاة العیدین، مباحث صلاة العیدین، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) صلاة العید، لها حکم سائر الصلوات المشروعة، فیجب ویمرص فیہ، کل ما یجب

ویمرص فی الصلوات الأخری ویجب فیہا زيادة علی ذلك ما یجب اولاً ان یؤدی فی جماعہ

وهو قول الحنفیہ والحنابلہ، نواب الحنفیہ، الفقه، ۲۴۱، ۲۴۵، ۲۴۶، ان دکر لمصنعی دلائل

مکبیرات، راند (الموسوعة الفقهیة الکویہ، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، حرف الصاد، صلاة

العیدین، کیفیة اداؤها، ط: دار الصفوة مصر)



نماز پڑھادی ہے اس کے باوجود عید کی نماز پڑھے بغیر زوال سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔^(۱)

یہ مسئلہ ان علاقوں کے لئے ہے جہاں عید کی نماز صرف ایک جگہ پر ہوتی ہے، اور اگر کراچی شہر کی مانند بہت ساری جگہوں میں عید کی نماز ہوتی ہے تو پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے تو اس کے بعد قربانی کرنے سے قربانی ہو جائے گی، لہذا اس جیسے شہر میں قربانی صحیح ہوئی یا نہیں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں، بہر حال قربانی ہو جائے گی۔

وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھادی

اگر امام نے عید کی نماز پڑھادی، نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہوا کہ امام کا وضو نہیں تھا، تو ایسی صورت میں اگر فوری طور پر معلوم ہو جائے اور لوگ بھی ابھی تک موجود ہیں، تو امام صاحب وضو کر کے دوبارہ عید کی نماز پڑھادیں، اور اگر وضو نہ ہونے کی بات فوری طور پر معلوم نہیں ہوئی اور لوگوں کے عید گاہ سے واپس جانے

250

عیدین کے مسائل کا مفت مفت دفترا

2

(۱) إمام صلى بالناس صلاة العيد يوم الفطر على غير وضوء . وعلم بذلك قبل الزوال أعاد الصلاة . وإن علم بعد الزوال مخرج من الغد وصلى . وإن لم يعلم حتى زالت الشمس من الغد لم يخرج وإن كان ذلك في عيد الأضحى فعلم بعد الزوال . وقد ذبح الناس جاز ذبح من ذبح . وبخرج من الغد ويصلى . وكذا إن علم في اليوم الثاني صلى بالناس ما لم تزل الشمس . فإن زالت بخرج من الغد ويصلى ما لم تزل الشمس . فإن علم بعد ما زالت في اليوم الثالث لا يصلى بعد ذلك . فإن علم يوم النحر قبل الزوال فادى الناس بالصلاة . وجاز ذبح من ذبح قبل العلم . ومن ذبح بعد العلم لا يجوز ذبحه حتى تزل الشمس . وكذا في فتاوى قاضى خان . (الفتاوى الهندية : (۱ / ۱۵۲) قبل : الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف . ط : رشديه)

فتاوى قاضى خان على هامش الهندية : (۱ / ۱۸۵) باب صلاة العيدين وتكبيرات أيام الشريق . ط : رشديه .

المحيط البرهاني : (۶ / ۸۹) كتاب الأضحية . الفصل الثالث : في وقت الأضحية . ط : دار الكتب العلمية .

کے بعد معلوم ہوا اور لوگوں کو دوبارہ واپس لانا مشکل ہے تو یہ کہا جائے گا کہ عید کی نماز ہوگئی۔^(۱)

وضو نہیں اور عید کی نماز شروع ہوگئی

اگر کوئی شخص ایسے وقت عید گاہ پہنچا کہ عید کی نماز ہو رہی ہے، اور وہ بے وضو ہے، تو اگر اس کو ظن غالب ہو کہ وضو کے بعد نماز کا کوئی حصہ مل جائے گا تو وضو کر کے نماز میں شریک ہو جائے، ورنہ تمم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔ واضح رہے کہ یہ حکم پانچ وقت کی نماز کے لیے نہیں ہے۔^(۲)

وقفہ عیدین کی تکبیروں کے درمیان

”تکبیر زائد کے درمیان وقفہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۶۶)

(۱) (قولہ: بعذر کمطر) — امام علی العید علی غیر وضوء، ثم علم بملك قبل ان يفرق الناس تروخاً ويعيدون وإن تفرق الناس لم يعد بهم، وجازات صلاتهم صيانة للمسلمين وأعمالهم (شامی: ۱/۲۶۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب أمر الخليفة لا يقى بعد موته، ط: سعید
المحيط البرهاني: (۱/۱۳۲) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین، ط: دار الكتب العلمية.

بدائع الصنائع: (۵/۴۴) کتاب التوضیة، فصل: وأما شرائط جواز إقامة الواجب، ط: سعید
(۲) وإذا أحدث الرجل في الجبانة وخاف أن يرجع إلى الكوفة ليعوضا نفوته الصلاة، وهو لا يجد الماء فإن كان قبل الشروع في الصلاة، يتيمم ويصلي مع الناس، ومن أصحابنا رحمهم الله من قال: هذا في جبانة الكوفة، لأن الماء بعيد، أما في ديارنا الماء محيط بالمصلي فينبغي أن لا يجوز التيمم، قال شمس الأئمة السرخسي: والصحيح أنه متى خاف النفوت يجوز له التيمم في أي موضع كان، وفي الخاتبة بلا خالف — (التاتارخانية: ۱/۱۰۰) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العیدین، المطرفات، ط: إدارة القرآن

المبسوط للسرخسي: (۲/۴۱) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: دار الفكر
المحيط البرهاني: (۲/۲۴۹) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العیدین، ط: دار إحياء التراث العربي.

باتھ اٹھانا تکبیر زوائد میں

”تکبیر زائدہ میں باتھ اٹھانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۵)

ہر محلہ میں الگ الگ عید کی نماز

”عید کی نماز دو جگہ پر پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۹)

ہوائی جہاز میں عید کی نماز کا حکم

”پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۶)

252

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

۵

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف لہو لعب، کھیل کود نہیں بن سکتا تھا بلکہ ملت اور ایسی کے شعائر اور مذہبی نشانیوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سر بلندی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ خوشی کی انتہائی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقہ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ (بیۃ اللہ، ج ۲، ص ۳۰۰)

غرض کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں میں رہنے والے عاقل و بالغ مردوں پر واجب ہے، اور یہ عید الفطر چونکہ سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے اس لئے اس کے مسائل عام طور پر ذہن میں موجود نہیں ہوتے، اور ضروری مسائل یکجا موجود نہ ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مراجعت کرنا آسان بھی نہیں ہوتا اس لئے بندہ نے عیدین کے ضروری مسائل کو حروفِ چھپی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو، اور کم وقت میں مطلوبہ مسئلہ تک پہنچنا آسان ہو۔

بیت العمار کے بھائی

0333-3136872